در نعت حضرت عمرؓ

قریشی ہاشمی جن کا لقب ہی | سمجھ دل مین یقین محبوب رب ہی
محمد مصطفے مالک ہین دارین | سبب جنکے کیا ایجاد کونین
رکھا ہی انکے سر پر چتر لولاک | کرایا سیر جنکو یلمین افلاک
دیکھا قطرہ نے وحدت کا سمندر | ملا اسمین ہوا وہ نور انور
احد سے جا ملا احمد ہوس کر | وصل مین لب کو رکھ کر ہنسے بلک
دو مژگان چشم کے ہمدم کئے تھے | کئی بولی ستی بھر کر بھرے تھے
پچھانا جنے اس نور الہدا کو | یقین سمجھو پچھانا وہ خدا کو
سو جنکے واسطے دنیا و دین کو | دیا ہی بھیج ختم المرسلینؐ کو
جفا پائے انھونے ظلم سہے | کہے یا لیت لم یخلق محمدؐ
ستون شرع اونکے کردیا چار | ابا بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ شہ اسرار
نبوت کے نخل گلشن سے اب وو | ثنا خوانی کا ہے گل ہاتھ محمود
اپنا صلوات کہہ ہر آن ہر دم | بروح پاک آن ...

در نعت صدیق اکبرؓ

نبی اپنا دہن گوہر فشان کر | کہے یون جنکے تئین صدیق اکبرؓ
نبی کے خاص تھے اعلاوہ سبمین | مقرب یار تھے اہل عرب مین
کیئے وہ خانمان حضرت پہ ایثار | ہوئے او نور ایمان کے خریدار

در نعت حضرت عثمانؓ

در نعت حضرت مرتضیٰؓ

مجلس اول

اکھاڑے باب خیبر زور سون زود
دکھیوا و تاجدار ہل اتی کا
کہے تھے جسکو سلطان زمانہ
ولیان مین اونکو دیکھو سرور ہی ہے
خدا سے جسکو ہے کشف و کرامت
دکھیو قوت مئے او جہلی ہی
اپکے صدق سون دل سون کہوتم
کہوں اب مدح خاتون قیامت
ولایت کے گگن پر مشتری ہی
جسے کہے بضعۃ منی پیمبر
خدا نے لطف سون بھی پرورش کر
شکم سون جنکے دونون چاند او سور
حسن مخزن کرامت شاہ مظلوم
رضا پر دونون راضی ہوکے شہزاد
طفیل فاطمہ خاتون جنت
رضا لے اب یہان سے زود محمود

گئے تھے کفر کو سب نیست و نابود
بنی عم تھا دیکھو مصطفی کا
میرے اسرار کا یہہ ہا خزانہ
خدا اکن او نکو دیکھو مہتری ہے
نکاح مین اونکے ہی خاتون جنت
کہے ہین لا فتی الا علی ہی
ترضوا عنہم رضی اللہ عنہم
گل و ریحان بستان رسالت
شرافت کے قطب کی گلری ہی
شفیع عاصیان فی یوم محشر
دیا مولا علیؑ سا جن کو شوہر
ہوئے دو فرض ظاہر نور پر نور
حسین پاک باطن شاہ معصوم
نبوت کے چمن کے سرو آزاد
میرا کر خاتمہ بے مژدہ منت
کہ تا پاوےگا اپنے دلکا مقصود

در نعت شاعر گوید

[illegible]

ملازم روضۃ الشہدا کا مالی — فراست کے کیا گلشن کو خالی
مجھے کان ہے سکت اُسکے برابر — جو بولون شعر تازہ اس برابر
دے تجھ حکم سو نین ہوکے لاچار — کہتا ہون ای میرے دلبند دلدار
جو کوئی اسکو پڑھیگا بے سراسر — دعائے خیر سون کر یاد آخر
اگر واقع رہیگا سہو یک تِل — قلم سون ثبت کر مردِ مکمّل
ختم کر بیان ستی محمود اب زود — خدا بر لائیگا تجھ دل کا مقصود

مجلسِ اوّل

قلم ہو مجلس اوّل مین شاطر — چلا میدان مین کاغذ پہ لکھ سر
تو لد بولنا اوّل ہے لازم — کہ تازینت مین آوے یہہ ملازم
کہ یکدن مصطفےٰ ساقیِ کوثر — کہ تھے یاران ستی مجلس کے اندر
گویا فرشِ زمین پر چاند پُرنور — کواکب ساتھ وہ بیٹھے تھے مسرور
مذاکر علم کا تھا بحث و تکرار — گل وہ سنتے تھے مجلس کے حضار
یکایک آکے نکلے یار وان چار — ہوئے حضرت کی مجلس مین نمودار
بجا لا کر اوّل آداب و تسلیم — کہے تجھ حکم مین ہے ہفت اقلیم
ادب سے ہو کھڑے چار و ذی الجلال — ہر اک مطلب کو اپنے تب کئے قال
کہے محبوب تم سچ ہو خدا کے — چراغ و مشعلِ راہِ ہدا کے

[illegible]

[illegible]

کیا آداب سون نامیکو ارقام — حکم ہو تو کرون شادیکا انجام
لکھا لڑکیکے تب والدنے یہہ جواب — نہین لڑکی دئے سے تجھکو کچہ اب
یتیمی کا تیرے پر داغ بھاری — تیری خویشی سے دل منگنا فزاری
تجھے والد نہین ہے اور مادر — نہین دیتے ہین تجھکو اپنی دختر
مرے خویشان نہین راضی ہین ہرچند — تجھے دختر سنی کرنے کو پیوند
نہین مجھ ساتھ چلنے کا تیرا زور — تیرا قوت سٹون یک لحظے مین توڑ
ہوا اسبات سون وہ بہت پرغم — چلا لڑنے کو لشکر ساتھ باہم
گرا سب مملکت اور ہاتھ دھویا — اِسکے عیش کا اسباب کھویا
لگا لڑنے کو اُٹھے ہو ہراسان — وے غالب رہے شاہِ خراسان
نہ راجا کوئی کرے امداد اسکو — خرابی مین ملایا ہی اسکو
تفکر کے رہا دریا مین غواص — نجومی تب بلایا جو تھا خاص
پوچھا اخبار اس سے ہوکے لاچار — کہا مجھ مصلحت دے ہوکے غمخوار
نجومی نے کہا سن اے خردمند — تجھے کہتا ہون اے مجھ دل کے پیوند
نہین دختر تیرے یہہ تھا آوے — نہ تو اوسکے پدر پر فتح پاوے
وے مجھ دل کا تجھ کہتا ہون مطلب — تجھے یہہ مصلحت ہیگی بہت اب
محمد مصطفےٰ ہادی رہبر — عرب کے بادشہ حق کے پیمبر
وہان جا کر تو رکھہ اسلام پر دل — ہوویگا مدعا تجھ دل کا حاصل

مجلس اول

[illegible]

مجلس اول

کرین تاراج سارا ملک اور مال — کرین ویران ہمیشہ سال در سال

مجھے یہہ ماہ ہہم اب چلا ہی — نہ جانون بعد میرے کیا ہوا ہی

مسلمان کرکے سارونکو آزاد — امن اب ہمکو دیوو اور امداد

تلک جو تھا اُٹھا خورشید مانند — اٹھا وہ خضر کی تصویر مانند

بہت آداب سون تسلیم کرکر — گرا حضرت کے آ قدمونکے اوپر

قدمبوسی سے کر حاصل سعادت — بزان کہنے لگا اپنی حکایت

کہا آیا ہون کوہستان سے مین — نہ ملک کفر دیوستان سے مین

وہان راجا رہے یک خوبصورت — پسندا فعال ہین اور نیک سیرت

خزانہ اوسکنے اور مال بسیار — بڑی حشمت ستی رہتا ہی شہوار

اوسے دختر اہی خورشید ثانی — منور پاک صورت ہی نورانی

نہین طاقت صفت کا آدمی کو — پریان جس کن کھڑی ہین خادمی کو

وہ ہی قوت مینے خالق دلاور — نہ ثانی اوسکے کوئی زیر زمین

وہ ہی سنگین قلعہ کے بیچ ساکن — خوشحالی سے وہ رہتے رات اور دن

نقارہ سنگ کا ہے اُسکے اوپر — اُسے چوبان ہین سنگین ای ہمبر

بھی یک ہی ہشتہ سنگین نادر — کئے ہین سحر اونے اوسپہ ظاہر

سب ادرستہ وہ کرتی ہی ناری — نہ جگہین کس ستی کرتی ہے یاری

رتن بھی شرط دیکر اُسکے بولون — زبانکی لاترازو پر مین تولون

مجلس اول

ظہر کا بعد ازان سنت ادا کر
فرض کا تب کئے نیت علی ؑ نے
کہ سب ہو مقتدی یاران دلاور
نلک رجانے فرصت پا کے یکدم
نزان حملہ کئے سب ملکے یکبار
کئے تھے فاتحہ سورت کو اتمام
دیکھو قدرت خدائے لایزالی
ہوا تب دوستان کا پاسبان او
دیکھو تدبیر پر ہنستی ہے تقدیر
جدہان مولا کہے اللہ اکبر
رکوع مین آ لگے تسبیح کرنے
ہوئے تب بعد ازان سارے او قایم
نزان اللہ اکبر کو پکارے
رکھے سر شاہ نے سجدے کے بھیتر
اوٹھائے سر کو کہہ اللہ اکبر
کہے اللہ اکبر لے قراری
رکھے سر دوسرے سجدے مین حیدر ؑ

امانت تب کھڑے کرنیکو حیدر
پروٹے در دہان سے مہلی نے
لگے فرض خدا کرنے کو حیدر
کہا اب ٹوٹ کر پڑنا ہہی یکدم
کھڑے سے نزدیک آ کر وہ ستمگار
منافق پاس آئے عقل کے خام
محبان کا ہے اپنے آپ والی
رکھا تب حفظ مین اونکوا مان ہو
کسی کی وہان نہین چلتی ہے تدبیر
لگے سب دھو جنے جھنجلا سراسر
زمین پر تب لگے ظالم اوگرنے
لگے گرنے زمین پر تب او ظالم
ٹٹے ہتیار تن سون ڈال سارے
لگے رونیکو وہ سارے ستمگر
لرزنیکو لگے گیدی سراسر
لگے ہونے منافق سب فراری
رہے حلبل سگل موذی ہو اگر

خضر الیاس کو تب ساتھ لیکر
چلے اور ساتھ مین ہین جو داس شہر [illegible]
[illegible]

چلے مولا علی وہان سے ہو اسوار	ہو کوہستان کدھن و شاہ رہوار
حکایت اب یہان سے کر کے اتمام	شتابی لیکے چل شہ کا سرانجام
اتیا صلوات کہہ ودی سے محمود	جلو مین شہ کے چل تا پاوے مقصود

روانا ہونا مولا علی کا اسلام گڑہ سے طرف روطاس شہر کے

گلستان ہوتر کھول گل گل	تصدق شہ پہ ہوا زجان بلبل
ثنا خوانی کا گلدستہ لوے ہات	رکھہ اپنے سر پہ کہہ شہ کی حکایات
چلے اسلام گڑہ سے شیر صفدر	کئے طی قطع تب منزل سراسر
ہوئے روطاس کی سرحد مین داخل	دیکھے یاران اتیا کر تا ہے منزل
کہ دیکھا یکبیک تب شہر الیاس	سنو کہتے ہین اسکو شہر روطاس

داخل ہونا مولا کا شہر مین

ہوئے داخل جو ان اس شہر بھیتر	لگے سب دیکھنے جو دہیر جو سر
دیکھے اوس شہر مین ہین دیو سارے	ولے دیکھے ہین یک قلعہ کنارے
کہ میل اب ایک ہیگا شہر سے دور	جہان رہتے ہین وہ دلدار منظور
نگر صحرا تھا وہان سخت دشوار	چلے اس راہ مین دہر شوق غمخوار
نہ صحرا تھا نگر تھا وہ جہنم	نہ وہان پہنچا تھا عزرائیل یکدم

مجلس اول ۱

[illegible]

مجلس اول

بیٹھا ہی باشجاعت کرد فرسے ۔ سراپا غرق ہی آب وفر سے
حنیفہ نے کہی بستر سے للکار ۔ نہ اٹھیو وہان سنتی زنہار زنہار
وہان سب رات بیٹھو ہو کے قایم ۔ صبح کو آکے ہم ہووینا مزاحم
کھڑے ہون یکدگر جب ساتھ دونو ۔ کرین کشتی کے دو دو ہاتھ دونو
گراؤ گے مجھے گر تم زمین پر ۔ کنیزک ہو رہون خدمت کے بھیتر
اگر میتر ہوئی مین دست باور ۔ رکھونگی قید مین تمسا دلاور
کنیزک کو کرو زودی سے آزاد ۔ کرو نام مبارک سون بھی دلشاد
پدر کی نام کی زودی گرہ کھول ۔ وطن تیرا کہان ہی ہم ستی بول
کئے مولا نے بعد از دُرفشانی ۔ کہے نام و نسب کی سن نشانی
کہ ہی مشہور عبداللہ نام ہم ۔ مجھے کہتے ہین سارے ابن آدم
سنو تم اب زمین کا جو وطن ہی ۔ سدا رہنے ہمنکو وہی وطن ہی
سخن مین اوسکے مولا ہو کے مایل ۔ ہوئے نام و نسب مین اوستے سایل
کہے میرا حنیفہ نام مشہور ۔ میرا رشتہ ہے دیوان ساتھ مستور
پدر میرا ہے سلطان زمانہ ۔ بہت حشمت ہی اوسکو اور خزانہ
ہوئی پوری جدہان دونو مین بات ۔ تلک پہنچی ہی آکر جلد تر رات
نماز شب مین ہو مشغول حیدرؓ ۔ لگے کرنے کو یاد حق سراسر
سو مغرب اور عشا بعد از نوافل ۔ تہجد بھی گذارے شاہ کامل

نہایت شرم رو ہوا از دل فروزہ — کہے اپنے نبی کو [illegible]
بزاں لاچار بولے بانکو چھوڑ — کہ اب نوبت تمہاری ہے [illegible] زور
خدا کے لطف سوں وہ شاہ صفدر — تیرت پکڑے ہیں انگلی انکی خنصر
کئے تا ایدہ جب انگلی پکڑ کر — ہوئی عاجز بزاں وہ نیک اختر
ہوا تب شوق سوں دل انکا مایل — ہوا آب منی شہوت سے نازل
نہایت شرم انپر ہو کہ غالب — ہوا دل وصل سے تب انکا طالب
گرے مولا علی کے تب قدم پر — فراست سے کہے بعد از شرم ہر
کہے زود ہی بتاؤ اپنا تم نام — بتاؤ وصل کا بہتر کریں جا ہم
مجھے معلوم یوں پڑتا ہے اکثر — کمیں مولا علی ہیں شیر صفدر

خواب میں آنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تلقین کرنا

سنو اک راز کی نادر حکایت — محمد مصطفی ختم الرسالت
مرے آخواب میں شاہ مکرم — کئے تلقین مجھے کلمہ معظم
مشرف جب کئے اسلام سیتی — بشارت بھی دئے پیغام سیتی
تمہارا قد اور قامت سبھی بول — بھی جہر کا معما سب دئے کھول
تمہارے نام سے بھی ہو کے خورسند — رکھے ہیں تب سے مجھکو دام میں بند
اچھینگے ہشت تن ہمراہ دیگر — بشارت مجھ دئے ساقی کوثر

مجلس اول

عطا کر مجھ کو وصل معنوی کی
برکت سے یہہ وصل صوری کی
جو ہے محروم اسے در دولت
وصل میں ہے کرامت اور ولایت
نہیں ہے الکہ ہے کہنے کو زبان نہیں
تلذذ وصل کا شرح دیا ہمیں
غرض کو خدا الکتا کرامت
ہمین ثانی جہا ہمین انکی لذت
کسی دانا نے سچی جاز ہے یارو
عجب کچھ عیش کی لذت ہے یارو

غرض مولا علی بعد از دو ہفتہ
نکلکر آئے مشکل کشا ہو شگفتہ
بران قوت سے باہر نکل کر
دیکھے جا حسن خانہ میں نظر کر
تھے وہاں بندی جو لوگان افسردہ
دیکھت جنکو ہوئے دلکو مسرت
رہے چھوڑ سبکو وہیں آزاد کرکر
وطن کو جاؤ سبھی دلشاد کرکر

مجلس اول

[illegible]

نطاب حمزہ طرفسے تب بی بی کا
حنیفہ کو ہوا انس اجنبی کا

لگے کہنے کو یاران سب تبارک
علی درجواب کہتے تھے مبارک

خضر نے تب حنیفہ کو کہا یون
کبھو مشکل پڑیگی تم اوپر جون

سبھی یہہ دیت اور دیوان بھی ملکر
کرینگے آکے کچھ حملہ جو تم پر

ترت اوسوقت لیو تم نام علی کا
خدا کے دوست دوجگ کے ولی کا

سبھی مشکل کو حل کرنے کلی ہے
کہتے ہین لافتا الا علی ہے

سبھی ہر طرف ہو دینگے وہ موذی
مقابل سے رہینگے سارے ماضی

شہانی سیج تب نادر بچھائی
بران مولا علی کو تب بلائی

محل مین جا ہوئے داخل سو حیدر
کئے ہین شکر حق کا تب سراسر

ہوئے خلوت نشین وہ پاک حیدر
ہوئے واصل حنیفہ ساتھ حیدر

ارسے محمود جام بیخودی نوش
اپسکو آپ مین کردے فراموش

محل اب وصل ہے ہو تو خبردار
نہ کر اسرار پنہانی کو اظہار

زمین پاک کو دیکھے ہین قابل
ترت تخم امید بوئے ہین عاقل

صدف خالی دیکھے حیدر نظر کر
رکھے تب دریکتا اوسکے بھیتر

پیالی تب ہے خلوت کے بھیتر
سبھی دو ہفتہ تھے وہ شیر صفدر

ہوئے تھے عیش کے گلشن کے مالی
نہ تھے از وصل گل چینی سے خالی

[illegible]

مجلس اول

حنیفہ تب نشانیاں ہاتھ لیکر	نظر سے دیکھے ہیں تب اسکے اوپر
اٹھانا دعلی خنجر پہ مرقوم	اسد کے نام کا تھا سکہ مختوم
بزان مولا علی پشتہ اٹھا کر	کہے یہہ ہے نشان ہمکو سراسر
پھر آئے نام اس قلعہ کا جیا رہ	رکھے ہیں نام اوسکا تب حنیف گڑھ
چلے مولا حنیفہ سے جدا ہو	کئے تب کوچ سب سے الوداع ہو
چلے آئے بزان اسلام گڑھ کو	بھی وہیں زودیسے چھوڑ اس لشکر
عزیزہ کی نواحی چھوڑ صفدر	مدینے کو سو پہنچے زود حیدر
مدینے میں ہوئے زودی سے واصل	ہوئے حضرت سے اکثر زود شامل
سعادت دو جہان کا کر میسر	کئے سب ماجرے اظہار حیدر
مرخص تب کئے یاران کینین خاص	گئے تب گھر نگھر حمزہ و عباس
سبھی یاران گئے گھر کو نکل کر	چلے حسنین کے ملنے کو حیدر
ملے تب فاطمہ سون ہو کے دلشاد	رہے یکبار ملکہ سرو شمشاد
ارے محمود چل اب شاہ کے ساتھ	شہ بر بر سے کر زودی ملاقات

ختم کر یہان سے اب صلوات کہکر
مقدس روح بر شافع محشر

روانا ہونا مولا علی کا حنیف گڑھ سے مدینے کو

مجلس اول

تجھے مطلوب جو دینا ہے آج ۔ تو مجھہ قیمت سے لے کر آنیا کاج
کہے شہ نے ہزاران سایل کو یونکر ۔ میرا ایک علامی ہے اس مکان پر
کہیا راجا یہان وہ مرد کافر ۔ مجھے تو بیچ اوس کن جو ہے اہر
اگر پوچھے میرا وہ نام تجھہ کن ۔ قشتشم نام کہہ میرا ہے روشن
مگر ہے تجھ ہزار اس سے تو دینار ۔ نہ اسمین کم تو کر زنہار زنہار
ہنسے گر میرے وہ ہو وسایل ۔ تو کہہ اوسکو کہ یہہ ہے اسمین حایل
سبھی تجھہ مشکلان کو حل کریگا ۔ ہزاران دشمنان سون تجھہ لڑیگا
کریگا تب سون اوسکا بد اسر ۔ عجب قوت دیا ہے اوسکو داور
سنا مولا سے جب سائل نے یہہ فال ۔ ہو سن یاقت لگا رونے انجھوان ڈال
کہا تو پیشوا ہے دو جہان کا ۔ کہ ہے ہادی تو سارے انس و جان کا
کہ اب تجھ جوچ ہین ہو کر بے ادب کیون ۔ کہون تجھکو غلام اس سے نہ اب کیون
کہے مولا نے یہہ حکمت کا کہنا ۔ خدا راضی ہے اسمین چپ نہ رہنا
سنا سایل چلا تب حکم اوپر ۔ کھڑا آصف کنے وہ نیک جوہر
چلا آصف کنے زودی سے سایل ۔ ہوا دل سے یہہ اسکا مایل
سنایا حال کا اپنے گرہ کھول ۔ اٹھا زودی سے کن السلطنت بول
بہر سے آسا تہ چلی راجا کے دربار ۔ وہان کر کر تیرا دیتا ہون یہہ کار
گئے راجا کنے دونون برابر ۔ کہا سب کھول کر وہ سب اہر

مجلس اول

سبب اوسکے ہزاران سون ہر دور — سبھی بھیجا ہون وہانپر جمع کر کر
دیگر ہین یکہزار میرے غلامان — سبھی اس کام پر ہینگے مدامان
وہان پانی کے بند کرنیکی خاطر — کرین یکسال مین دیوار آخر
کہ جب ہوتی تہی وہ پوری عمارت — خدا ایک لحظے مین کرتا ہے غارت
برس مین ایکدن آتی ہی ندی — اٹھاتی تہی عمارت جو بنی کی
دیگر اک اژدہا ہی اس جنگل مین — سدا رہتا ہی غار تنگ مین بیا
اونے اطراف کے دیہات سارے — لئے سب مار لوگان گھر اجاڑے
کہ مین چاہتا ہون کرنے آب کو بند — زمین سے سانپ کو کرنا ہی پیوند
دیگر میرا ہی دنیا مین جو دشمن — مدینے مین سدا ہی اسکا مسکن
اوسے مولا علی کہتے ہین سارے — فتح کے اسکے بجتے ہین نقارے
اسے لا پیش میرے دست بستہ — کہا سبکام کا تجھکو سر رشتہ
یہہ تینون کام میرے کر تو پورے — نہین رکھنا انہونکو بھی ادھورے
تجھے واپس ترا خط دونگا مین — تجھے آزاد کر چھوڑونگا مین
بھی میرے بعد تجھکو مملکت سب — دیونگا تجھ کو اپنا سلطنت سب
کہے تب مرتضیٰ وہ شیر صفدر — اگر سو کام ہون اسکے برابر
کرون انجام سب فضل الٰہی — مبارک تخت تجھکو اور شاہی
دیا تب یکہزار دینار قیمت — کیا سلطان دین کو کر غنیمت

جز اس کا خدائے پاک جبار   دیویگا تمکو اے شاہِ جہاندار
بزان وین شاہ نے اپنی نظر کر   دیکھے اس کام کو اندازہ کر کر
دیکھے ایک کوہ ہے اُسکے مقابل   چڑھے اُس کوہ پر وہ شاہِ عادل
بزان وین ذوالفقار اپنا نکالے   کمر مین کوہ کے اک وار ڈالے
گئے اس کوہ کے ٹکڑے دو برابر   اٹھائے کوہ نبی آپ حیدر
اُٹھائے کر کے قوت شاہ باہم   لے آئے کوہ کو سلطانِ عالم
سٹے اُس پل کی جاگا اور بندھے اب   رہا چلنے ستی پانی کا سیلاب
سٹے مضبوط تب اُس کام کو کر   خبر راجا کو جا بولے سراسر
کہے مین اب چلا ہون مارنے مار   بلا تیری ولایت سے ستون کاڑ
چلے سلطان عالم اژدہا پر   چلا راجا بھی دیکھن آپ اوپر
دیکھے محکم ہوا ہے پل کا او کار   ہوا لی زرد رنگ او شاہ غمخوار
کہا یک نے بزان شہ کا شجاعت   سٹے تھے کوہ پر تیغ کرامت
پڑا ور سے مین تب حیرانگی سے   گیا وہ ہوش سے انسانگی کے
وزیران سے ان کہا یو نکر زبان کھول   نہ کوئی مشرق سے مغرب اوس کا ہمتول
کہا اب کیا کریگا دیکھنا ہے   مجھے بھی ایک سخن اس سے کہنا ہے
نہین ہے یہ وہ غلام ہے بلکہ سلطان   حکم مین اوسکے ہینگے جن و انسان
غرض مولا چلے تھے چند قدم دور   دیکھے دشت بیابانی مثل دیجور

مجلس اول

بزان

مجلس اول

بزان راجا کنے وہ پوست لائے
ہوئے حیران سب حضار مجلس
کہا تب حکم یونکر شاہ بر بر
وے باقی رہا ہی تمسے یہہ کام
کہے مولا نے باندھا ہمنے پل کو
کہے سن کان دھر تو مست و مغرور
دے تجھہ عیا سون ہین ہوکے لاچار
سٹے فی الفور شہ پر سب کمندان
کمندان چار سو تب شہ کے تن پر
دگر یکسو سپاہی لے کے تلوار
پنٹ غصے سے نعرہ کر کے حیدر
نکالے سیف اپنا میان سے بھار
کہے سب نے شہنشہ تم یقین ہو
کہ اب ہمپر کرم کی ٹک نظر کر
کئے ایمان کا اقرار دل ساتھہ
قدم پر شاہ کے بلہار ہوئے
رسوم کفر کو سب کر کے باطل

رکھے آگے سبھی اُسکو دکھائے
عدو اور دوست اُنکے بار مونس
کئے ہو کام تمنے یہہ سر انجام
پنٹ دشوار ہی کرنا ہی اتمام
دگر مارے ہین ایسے اژدہا کو
مجھے مولا علی کہتے ہین مشہور
کیا ہون آج مین اتمام یہہ کار
پکڑ نبیے ہوئے تھے مستمندان
پڑے جب شہ ہوئے ہین لئی غضب
کھڑے تھے میان سے دو کار کرہا
کمندان توڑ ڈالے تب بپھکر
لگے تب بولنے موذیون کو للکار
ہمارے تم سچے ہادی دین ہو
گنہ بخشو ہمارا عفو کر کر
پرستش سے اُٹھائے کفر کے ہاتھہ
لگے دل جان سے قربان ہوئے
سعادت مرتضیٰ سے کر کے حاصل

کہا اسلام حق اور کفر پامال
بچایا صدر پر تعظیم کے سات
کہ کلمہ عرض کر وہ ننگ افعال
کہا راٹھو بیمار ام ننگ و ناموس
ہوا در حال آکر وہ قدم بوس
کھڑا ہی آسمان ہون آ زمین پر
دیکھا مولا کو جون خورشید انور
جلا کرنے کو اشتعال در حال
اٹھا وہ اس راجا برق تمثال
وسا ہین اس کے بہی ایک حیدر
اہے تن وہ سب یکجا برابر

مجلس اول

رہنمائے مصطفےٰ سے شاہ صفدر | خراسان کی طرف عازم ہو حیدر
تسلی دیکے دونون گلرخون کو | لئے تب ساتھ وہ سیف و کمانکو

جانا یارون کا ہمراہ حیدر کے

بھی حمزہؓ اور خضر الیاسؑ کو لے | عکاشہؓ اور قمر عباسؓ کو لے
دیگر بھی دحیۃؓ الکلبی کو لے کر | عمرؓ عیار بھی تھے ساتھ دیگر
چلے ہو تسع یاران ملکے یکدل | اتھا باقی کا وہ یک یار شامل
مدینے کے ہوئے باہر وہ یاران | کہے شہ نے سبھونکو دوستداران
کر اب آنکھونکو موچا اب سراسر | رہو دامن سے میرے ہت پکڑ کر
دیکھو تم مرتضیٰ کی اب کرامت | زمین کو پل مینے کینچے اشارت
زمین نے کھینچ لیتے تب طنابان | دکھا یارو دشہ کو لا خراسان
کہے آنکھان کو کھولو ای برادر | کہو یہہ کون جاگہ ہی سراسر
کہا قاصد خراسان کا یہہ ہے شہر حد | پڑھے تب نے درودان دلسون بیحد
چلے آگے وہ لشنے تب ہوس کر | دیکھے تب لعنۃ مولانے لشکر
بزان وہ بیک زودی یہانے جا کر | کہا راجا کی بیٹی کو سراسر
محمد مصطفےٰ خورشید دین ہین | بلا شک رحمۃ للعالمین ہین
ولے کے لطف سون تیرے سبب وہ | مدد تیری کو بھیجے ہین عرب وہ

مجلس اول

کہے اہل عرب ہم سب بشر ہین
مسلمان تجھ کو اب کرنیکا ہی کار
سنا راجا نے جب جانسوز کی بات
نجومی سے سنا تھا اُسنے یونکر
عرب یک نرک حیدر کے لقب کا
اسی ساعت میری آئی نظر مین
وے اُسنے کیا تھا حکم یون کر
علی احوال دیکھے بدگہر کا
اقامت پڑھکے اوشیر شجاعت
خدا غالب ہی اپنے امراو پر
کئی بہرے ہوئے تھے اور بیہوش
رکھے سیف دو سر شہ نے مقابل
نزان احرام کا تکبیر حیدر
دیکھو قدرت خدائے پاک جبار
کیا حق نے نزان وہ سیف کا مار
لگے موذی اپسکے سر پٹکنے
کئے تب فاتحہ سورت کو اتمام

فضیلت مین ہمن سے بیشتر ہین
تیری دختر بیاہا اسے جفا کار
لگا تب ہاتھ ملنے بول ہیہات
کہ ایکدن ہوویگا الٹی سخت تجھپر
یہان اگر پھراوے دین سب کا
لہذا تا وہ چھپا جا اپنے گھر مین
کرو تیار زودی حملہ لشکر
اذان بولے شتابی وہین عصر کا
مصلے پر کھڑے کرنے امامت
پراگندہ کیا موذی کا لشکر
اپس مین آپ تھے بس ہو خاموش
حضور دل سے تھے حق ساتھ شاغل
زبان سون تب کہے اللہ اکبر
سدا ہی دوستانکا وہ نگہدار
نگہبانی بدل شہ کے نمودار
لگے سب کفر کا دامن جھٹکنے
قتل لشکر کے بھیتر تب ہوا عام

مجلس اول

کہی دختر نے بعد از کر کے زاری — نہ کیجو اب ہماری اتنی خواری
کہ ہم کرتے ہیں سب اقرار ایمان — کہ کلمہ پڑھکے ہوتے ہیں مسلمان
مجھے جیو دان دینا شاہ کامل — مجھے کرنا میرے پیو ساتھ واصل
رنگیلی رس بھری باتاں سراسر — کئی پر در دیش شاہ صفدر
سنی لڑکی کے مونسے شاہ باتاں — اٹھائے بعد ازاں مولا نے ہاتاں
بدرگاہ الٰہی تب مناجات — لگے منگنے کو حیدرؑ قبول حاجات
لگے کہنے کو یاران سارے آمین — لگے پڑھنے کو یاران سورہ یٰسین
ہوا او سو وقت میں ہشیار لشکر — خدا کے لطف سوں یکبار یکسر
کہ کلمہ پڑھ محمدؐ کا ہو دلشاد — کھڑے تھے شاہ کن مانند آزاد
کئی موذی رہے محروم ہو کر — کھڑے لڑنیکو جا بھر سنکے اوپر
دیکھے حیدر کھڑے لڑنیکو فجار — نکالے زود اپنا سیف للکار
نزت دیہی حیدری لعین کو مارے — دلیرانکے دلاں سینے سوں کاڑے
کئی نامرد تھے سنکر موئے او — لبائے جا جہنم دوزخی ہو
کتنیک کے گوش سے دم ہو جاری — اوٹھی بہتونکے دل پر بیقراری
غرض جزوی ہوئے وہ شہ سوں حایل — کھڑے لڑنیکو حیدر سوں مقابل
کئے یکبار سارے ملکے یلغار — اٹھے حیدر نے بعد از زود للکار
دگر تھے ہشت تن مولا کے یاران — کھڑے لڑنے کو اگر دوستداران

[illegible]

دونوں لشکر کھڑے تھے صف بصف ہو — رہا شادی سے کینا برطرف ہو

کئے شادی کا سب بعد از سرانجام — بیاہ کر اس دئے نازک گل اندام

نکاح امر شریعت ساتھ حیدرؓ — پڑھے اون گلرخا نکا دل خوشی کر

ملائے بعد دونوں وصل کر کر — وداع ہوکر چلے اپنے مکان پر

نبیؐ کے وصل کا تب شوق دھرنے — چلے منزل بمنزل قطع کرنے

دیکھو وہ گلبدن اسرار وحدت — مدینے کے لیا گلشن میں راحت

کئے زودی سے آکر وہ ملاقات — ملے حضرت سے آ شاہ کرامات

کئے سب ماجرا خدمت میں اظہار — ہوئے خوشحال سب مجلس کے حضار

ہوئے تب فاطمہ سوں آ ملاقی — ملے حسنینؓ سے کوثر کے ساقی

ارے محمود اب یہہ ماجرا چھوڑ — حنیفہ کی حکایت سے سخن جوڑ

مجلسِ دویم در ذکرِ حنیفہ

حکایت مجلس دویم کا بولوں — دہن کے جام میں شکر کو گھولوں

کہ سب امید کے لاکر گلوں کو — دکھاؤں کھولکر سب بلبلونکو

سنایا شاہ کی چاروں حکایات — حنیفہ کی کہوں مولود کی بات

حنیفہ سے ہوئے مولا جدا جب — رکھے اپنا توکل بر خدا تب

ہوئے نو ماہ پورے اونکو سالم — خدا بن کوئی نہ تھا اوس وقت عالم

مجلس دویم

[illegible]

حفاظت میں تبھی تھے مرغ و ماہی [illegible]

عم

عمر یک ماہ لڑکے کا ہوا جب
نظر آتا ہی یہہ لڑکا برس کا
غرض جب عمر کو انکے ہوا سال
سرو قد تب لگا بڑھنے کو ہر دم
کہ جب چلنے لگے وُہ شیر صفدر
ہوا سن مبارک ہفت سالہ
کہ سب اس شہر کے ہمزاد سارے
حنف شہ شیر صفدر انہین جا کر
ہوئے دس سال کے جب وُہ دلاور
غرض ہمزاد سارے اُنسے ڈرتے
کہ سب اطفال یکسر بھاگتے تھے
نہین چلتا تھا کسکا شہ اُپر زور
زلاچاری کرین گستاخی شہ سے
زبان اپنی بڑان وُہ طول کر کر
لگے کہنے کو سارے خاص و عام
سنے جب یہہ سخن سرور نے دھر گوش
ہوئے یکبارگی شہ ماہپاس حائل

تعجب سون لگے کہنے کو یون سب
عجب ہی گل دمیدہ رنگ و رنگا
نظر آنے لگے جون برق تمثال
لگے مشہور ہونے شاہ عالم
ہوس تھی کھیلنے لڑکون کے بھیڑ
کرین ہر روز بازی وہ نرالا
ملے یک جا کرین بازی کنارے
گرا دین مار کر سبکو کھند لگر
لگے تب مارنے ہر یکطرف دھر
نہین اُن ساتھ بازی کوئی کرتے
حنف شہ مار نیکو تاکتے تھے
کرین بازی مقابل شہ کے مکھ موڑ
خصومت ابر جون کرتا ہی مہ سے
کہتے تھے یہہ حرامی ہی سراسر
حرامی لفظ سون منسوب دشنام
ہو بیطاقت لہو کھانے لگا جوش
ادب سے ان ہو کھڑے خدمت مین سائل

مجلس دوم

مجلس دوم

کہے سرور نے کیا ہی دلپذیر گفتار — تمہارے طفل کو حق ہی مددگار
کیا ظاہر حنیفہ راز دل کا — کہا سب کھولکر مقصد اُس کا
کہے سرور نے ای بی بی حنیفہ — جمع رکھہ اپنا تو خاطر شریفہ
ہمارے نام سون کر اسکو آگاہ — اوسے حق پاسبان ہر دم ہی ہمراہ
مدینہ شہر ہی ملک عرب مین — کہ ہی مشہور او شرق و غرب مین
شہنشہ اسجگہہ پر پیشوا ہین — محمد مصطفےٰ نور الہدا ہین
اوسے انگشتری دے اور خنجر — مدینے کو روانہ زود تر کر
بشارت دیکے وہ ہادی کونین — چلے تشریف لیکر شاہ دارین
بزان ہو خواب سے بی بی نے بیدار — پڑھے صلوات ہو حضرت پہ بابہار
کہے سب کھولکر نور البصر کون — کہے سب ماجرا لخت جگر سون
حنیفہ نے سنے جب مانسے یہہ قال — ہوا روح روان غازی کا خوشحال
کہے مجھہ دے رضا دو دی سے مادر — کہ تا دیکھوں مین جا کر شاہ حیدر
دگر امید ہی دل مین سراسر — دیکھوں اوس تیغ کو مین نظر کر
عرض مین آٹھہ گز اور طوالت — کہ ہی وہ مظہر مولا عوالت
کہ ہی وہ پانچ گز او سل کا بس دل — وزن ہی پانچسو من اُسکا اکمل
اُسے بھی دیکھنا دلمین ہوس ہی — وسیلہ مصطفےٰ کا مجھکو بس ہی
حنیفہ نے توکل بر خدا کر — بزان سو نبی اور مصطفےٰ پہ

لیجا تعظیم سون وہ نیک کردار
اہین ہو سامنے خدمت کے بھیر
کیا تسلیم بعد از وہ ادب سون
کہا یکروز وہ شاہ دلاور
یہان آکر کئے ہمکو مسلمان
پہرائے نام قلعہ کا وہ حیدر
غلام اونکے ہمین خادم ہین سارے
غرض کئی دن پہون شاہ زمانے
ہزان راجانے کشتی کرکے تیار
ہوئے اسوار جب کشتی کے بھیر
وہ کئی دن جب چلے دریا کے بھیر
سوا آبندر ہین تب پہنچے سلامت
ہزان اترے ہین کشتی سے کنارے
اکابر شہر کے راجانے لے کر
صدر پر لاکے تب تعظیم کے ساتھ
کیا معلوم تب شہ کے نسب کو
کیا ہتیار کے بھی فنمین شاطر

کیا تب تخت پر اپنے وہ اسوار
کھڑا ہو دست بستہ مثل چاکر
لگا کہنے ہزان وہ کھول لب کون
تمہارے باپ ہین گے شیر صفدر
بتائے ہین ہمن کو راہ ایمان
رکھے ہین تب ستی اسلام گڑھ کر
ہمین پائے سعادت آج بارے
ہوئے عازم ہزان سوئے مدینہ
دیا کچھ خرچ اور کردیے اسوار
اٹھائے بعد ازان بندر سے لنگر
جزیرہ ایک تب دیکھے نظر کر
دیکھے تب خوشی ستی وہ رو راحت
خبر شہ کا سنا راجانے بارے
چلا سے شاہ کو تب آپنے گھر
بٹھایا اور ارہ باندھکر ہاتھ
سکھایا پہلوانی کے کسب کو
ہوا تب شاہ کالی جمع خاطر

مجلس دوم

مجلس دوم

کرئے معلوم ہن گھٹا کی جگہہ ہے
پوچھے تب گاذران سون شاہ زمن
کہے ساکن ہین یہان دھوبی بچارے
کہے شہ نے ہمین ہے پیاس اور بھوکہ
تمہین کچھہ بھی مجھے لا کر کھلاؤ
کہے سب نے ہین محتاج جا کر
وے پانی ہے اس میدان مین بارے
کہے یک چاہ مین پانی ہے پرجوش
پتھر ہمکو اٹھانا بہت دشوار
وے یکشخص ہمسے ہے قوی تر
بزان لیتے ہین ہم پانی کو بارے
رکھے غازی اسے پتھر بند کر کر
کہے شہ نے مجھے چل کر بتاؤ
کہ سب دھوبی دکھائے شاہ کو لا
خدا کا نام لے اول وو صفدر
ہٹے تب زیر پتھر اپنا ہاتھ
کنارے پر رکھے پتھر اسے

مسافر کو یہان آرام گہ ہے
تمہین ہین کون اور کانکے ہین ساکن
ہمین دھوبی یہان دھوتے ہین سارے
گیا ہے تشنگی سے حلق سب سوک
نہیں ہے مجھکو تمہین پانی پلاؤ
نہین ہمنا کنے کچھہ چیز حاضر
نہین وہ ہاتھ آنے کا تمہارے
وہی ہے سنگ کا اس منہہ پہ سرپوش
نہین کھلتا ہے ہمسے آب زنہار
سدا آکر اٹھاتا ہے وہ پتھر
سو اس پانی سے ہم دھوتے ہین سارے
چلا جاتا ہے بعد از آپنے گھر
مجھے یکبار تم چشمہ دکھاؤ
دیکھے شہ نے عجب جاگا ہے اعلا
بزان صلوات بولے پر پیمبر
اوٹھائے ہین او پتھر دریا نہر
وہ خود اترے ہین اس کو دیکھے اندر

مجلس دوم

عمر عیار تب آئے کوڑے پر / دیکھے بیٹھا ہے لڑکا یک مکان پر
شجاعت کا دیکھے جھر اتر یا باب / کہ ہے آب و قر میں بہت غرقاب
لگے خوش بات سوں بولن کو عیار / کہ ہے تو کون کسکا ہے تو غمخوار
اُٹھا یا تھا تو پتھر زور کے سات / ولے زودی سے پھر رکھہ سن میری بات
وگرنیں تو تجھے رہنا ہے دشوار / نہیں ہونیکا تیرا کوئی غمخوار
تیرا کہو نام کیا ہے ای دلارام / تیرے سوں حسن لالہ نے لیا وام
سرو قد پر تیرے میرا رحم دل / ہوا ہے یا الجوان نیکو شمایل
حنف شہ نے کہا ای نیک جوہر / کہ ہے دانشوری سے بات باہر
کوئے کو موناآیا ہے دشوار / ہو منصف بات کا اور راز اظہار
بزان عیار نے عیارگی کر / اوٹھا جھولیمیں ڈالے ہیں پکڑکر
لگے جھولے اُٹھانے بہت کر زور / ولے جھولی نہ اُٹھتی تھی زمیں چھوڑ
ہوئے وہ زور کرتے سات تمام / ولے کیتے تر اتر زور باہم
بزان قوت کئے ہیں تیسرے بار / پھٹی جھولی ہوئے ہیں یا شہ نمودار
لگے تب کھینچنے شہ کوں پکڑ ہات / ولے ذرّہ ہلے نہیں شیر کی ذات
حنف شہ نے کہے ای نیک فرجام / تمھاری کچھ نہیں ہے نیک انجام
مجھے مطلب ہے ہار رستم زماں سوں / جو ہے مرد دلاور پہلوان سوں
تمھیں گر عافیت کی خیر چاہو / رخ جان بخش اپنا تم لیجاؤ

مجلس دوم

لگے تب کھنچنے آپس میں مل کر ‏— کہ تب غصے میں آئے شیر صفدر
گرے تب ہاتھ اور پانو کھینچ جھاڑ ‏— گرے بیخود زمین پر ہر دو ہر کھاڑ
اوٹھے سو پھر کہے کیا نام تیرا ‏— بتا دیو زادہ بوم اور کام تیرا
قبیلہ کیا ہے تیرا کون مادر ‏— پدر ہے کون تیرا کہہ سراسر
کہے شہ نے بزاں ہو مسکرا کر ‏— میرا والد ہے نیکو انس جو ہر
کہ ہے مادر میری جو غم رسیدہ ‏— ہے جس سے گلشن آدم خزیدہ
جو پوچھے تم میرے سے میں بتایا ‏— سزا کردار کا خود تمنے پایا
میرے اس قول اوپر اب عمل کر ‏— دیو کے گھر کو تم جاؤ نکل کر
کہ ہو جو پہلوان شیر زمانہ ‏— جوانمردی کا جسکن ہے خزانہ
تمھیں بھیجو اسے دیکھو نظر کر ‏— بھی پہنچوں اوسکی قوت کو سراسر
ہوئے لاچار تب دونوں دلاور ‏— چلے تب شہر کا رستہ پکڑ کر
تلک آ یکبیک وہ شیر یزدان ‏— نکل نخچیر گہ سے شاہ مردان
دیکھے پانی کے اوپر تب نظر کر ‏— پڑا ہے دور پشتہ سو قدم پر
بھی اس پشتہ کے اوپر یک جوان خوب ‏— بیٹھا ہے خوبصورت نیک اسلوب
کہے مولا نے ای لڑکے دلاور ‏— نہیں تجھہ دل منے اب خوف او ڈر
اٹھاؤ پشتہ سنگین سراسر ‏— شتابی رکھہ تو اس کو پکے اوپر
اگر اس کام میں کرتا ہے تاخیر ‏— تو میرے ہاتھ سے ہوتا ہے نخچیر

[illegible]

تلک پہنچی خبر یہ شہر بھیتر — ملے سب آنکر کنوے کے ویہر

تماشا دیکھنے سارے کھڑے تھے — حنف شہ باپ سے لڑنے اڑے تھے

کہے حیدر نے پھر سبکو بلا کر — پکڑ کر اوسکو رکھنا قید بھیتر

کئے یلغار شہ پر خاص و رعام — حنف شہ نے کہے اب خوب ہے کام

اٹھا نیکو لگے تب کوہ سارے — ملے چمٹیاں ہمن آکر بچارے

کئے سب زور سارے متفق ہو — ولے شہ کچھ ہلے نہیں یک سر مو

کھڑے ہو ہاتھ اور پانوں نکو جھاڑے — زمین پر یکدفع سبکو پچھاڑے

گرے سارے نزاں ہو کر اوارا — کیا یکبارگی سب نے پکارا

نہیں انسان ہی یہہ دیو اکثر — عجب شہ زور لڑکا ہی غضنفر

لگے سب پوچھنے یوں کون ہی یار — بلا ہی دیو یا جن ہی تو عیار

کہی کیا نام تیرا کاں ہی جانا — کریں کچھ کام کی زودی روانہ

علیؓ نے بعد ازاں اپنا دہن کھول — کہا دسکے مطالب زود توں بول

کہ ہی تو اکستی یا تو ہی خاکی — کہ ہی خوشحال یا توں دردناکی

کہ ہی جن یا تو ہی فرزند آدم — ملا یا ڈھول میں تو بہت عالم

انھو کنیں نہیں ہی طاقت اب نیر سا تھے — کریں بازیکے وہ کچھ سستی ہاتھ

کئے شہ نے نزاں یہہ دُرفشانی — لگے جھڑنیکو گل منہہ سے نورانی

کہے یک چیز میں طالب ہوں نادر — ملا دیگا مجھے قدرت سے قادر

مجلس دوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں

مین ہون انسان اور آدم ہون ظاہر — پدر کو دیکھنے نکلا ہون باہر
مجھے معلوم یون پڑتا ہی اکثر — کہ ہی اس ملک مین وہ نیک محضر
نشان پایا ہے مجھکو ایک اُن کا — عقل بھی کھینچتا دامن ہو سب کا
میری میراث کا پایا ہو نہین مال — میرا دل بہت ہوا ہی آج خوشحال
ولے اس ملک کے دھوبی ہین یہہ چور — رہے ہین متفق ہوا اپنا دل جوڑ
دگر تمکو دکھا کر یہہ برائی — کئے ہین مجھہ ستی سب مل لڑائی
خدا کے حکم سے اونکو گرفتار — کرونگا اور پہچون لبونگا اخبار
پوچھے لوگون نے انکا نام کیا ہی — کہو کیا قد و قامت فام کیا ہی
کہے وہ نام مجھہ کو حرز جان ہی — مجھے معلوم اون کا بھی نشان ہی
مین دیکھونگا قدم اُنکے مبارک — کہونگا صدق دل سے یہہ بیشک
ولے یہہ گا ذران ہین چور میرے — کہ یہہ منکر ہوئے ہین ملکے سارے
کہ اب لڑنے کوئی آویگا مجھہ ساتھہ — او دل دھونا انے بھی جیو سون ہاتھہ
مجھے ہین مدعا پایا پدر کا — میرا قبلہ ہی جو عالی گہر کا
نہین جانے کا مین زنہار زنہار — کرونگا باپ کو تحقیق اشتہار
شجاعت کا سنے جب شاہ نے حال — گئے سب لوگ اپنے گھر طرف چال
گئے حضرت کنے احوال ظاہر — اتھے خلوت بھیتر سارے اکابر
بزان محبوب رب کے وہ نبی خاص — ہوئے وحدت کے تب دریا مین غوص

مجلس دوم

سو چھوڑے بعد ازاں دونو برابر
حنف شہ نے پکڑ شہ کی کمر کو
سو دین مولا نے بازو ہاتھ سے چھوڑ
کئے ہیں امتحان دونوں نے قوت
اشارہ کر نبی ان مولا علی رض نے
ملایک آسمان سے ہو کے ناظر
حنف شہ زود اٹھکر تب کھڑے ہو
لگے ثابت قدم کشتی کے کرنے
رسول اللہ کھڑے کرنے نظارا
کئے کشتی پٹ بیخود سو ہو کر
اڑا دیں بعد ازاں سر پر سو للکارا
لگے ہونیکو فاخر یک بیکس پر
محمد مصطفیٰ کے ساتھ ملکر
کہ سب وہ دیکھتے تھے مل تماشا
دیکھو مولا علی تھے شیر صفدر
علی نے ہاتھ بھی زانو کے پھیر
کئے نعرہ بھرائے سر کے اوپر

علی نے تب لیئے بازو پکڑ کر
کہے اب ڈھونڈتا ہو نہیں پدر کو
حنف شہ نے کمر چھوڑے ہیں فی الفور
کہ دونوں ایک ہیں پائے شجاعت
ترت پائے حنف شہ مہلی سے نے
کہتے تھے آفرین دونو پہ وافر
لگے کرنے کو کشتی رو برو ہو
کھڑے تھے داؤ میں یکبیک کو دھر کے
کہے صد آفریں ہیں چند بارا
گرانے کو گئے تھے تب زمیں پر
ولے نہیں ضرب پہنچا کسکو زنہار
نہیں ہٹتے تھے دونو نادہ غضنفر
کھڑے اصحاب تھے اور یار ملکر
نہ تھا دونوں میں بیکس کوئی حاشا
حنف شہ بھی اٹھے وہ ابن حیدر رض
گرائے اور اٹھائے سر کے اوپر
پچھوں پٹکے ہیں زود ہی کے زمیں پر

مجلس

مجلس سیوم

مجلس سیوم بیان بیاہ دیکھا اور سیر کرنا ان کا

پینڈ قابو مین پایا ہو کے لاچار — نہین اسوقت حاضر کوئی غمخوار
خدا احوال پر میرے ہی ناظر — بہت بیکس ہون مین عاجز مسافر
بتائی تھی نشانی مجھکو مادر — ہی اسمین کا یہہ رشتہ یک مقرر
پدر کو ڈھونڈھتا پھرتا مین آیا — یہان یہہ رشتہ رنگین مین پایا
کیا دلمین یقین تب اس مکان پر — یہان والد ہی میرا شاہ حیدر
کہ اب زودی سے کر تو اپنا یہہ کام — چلا خنجر کہ تا پاؤن مین آرام
کہے حیدر نے لعداز ہو کے پرغم — نشانیان بول باقی ہے سبھی باہم
کہے سرور سنو اب گوش دھر کر — نشانیان اور باقی ہین یہہ دیگر
تمھارے ہاتھ ہی خنجر پدر کا — ہی اوسپر نام اوس عالی گہر کا
دگر مجھ ہاتھ مین خاتم ہی روشن — لکھا ہی اس اوپر نام مرتضیٰ بن
سنے مولا علی نے جب یہہ گفتار — کہا انگشتری کو ہاتھ سے کاڑ
میرے کن دے تیری وہ ابانت — ملاؤن تجھ کو مولا سے سلامت
نہین ہم مارتے ہین تجھ کو زنہار — دکھاتے ہین یقین والد کا دیدار
نکالے ہاتھ سے انگشتری زود — کہ تا جلدی سون دیکھے رو مقصود
دئے جب ہاتھ مین مولا علیؑ کے — وہ داماد نبیؐ حق کے ولی کے
دیکھے انگشتری کو جب نظر بھر — لئے بوسہ پیشانی پر خوشی کر
کہے شہ نے تمھارا ہین ہون دلبند — کیا حق نے تجھے مجھ ساتھ پیوند

مجلس سیوم

بلایا عشق نے یک روز آکر
کر اب اسباب کا تدبیر کرنا
کھڑے مولا علی کن آادب سون
کہے ای کعبۂ حاجات کونین
حکم ہو تو کرین صحرا کا جا سیر
کہے مولا نے ہے یہہ بات بھی نیک
حنف شہ نے سبھی آرستے بلے کر
مدینے سے ہوئے باہر سو درحال
چلے جب او نکیتاین دو تو برابر
کہا ہین سیر کرنے کو برادر
کہے دو نون سنو تم نکیذ رہ بات
حنف شہ نے کہے بسیار یہی خوب
چلے زودی ستی دو نون برادر
کہے مولا سے آ دو نون جگر نے
لے رخصت شاہ سے دو نو برادر
چلے ملکر برادر ہو ثلاثہ
چلے تب سیر کرنے کوہ و جنگل

کہے جا سیر کرنا خوش مکان پر
وے صحرا بہتر نخچیر کرنا
سو کھولے فکر کر آہستہ لب کون
قدم سون ہی سعادت مجھکو دارین
کرون نخچیر اور لاؤ نین کچھ طیر
وے مجھ سون وصیت تم سنو ایک
چلے اسوار ہو گھوڑے اوپر
ملے حسنین رہ ہین سرو تمثال
کہ ہمکو چھوڑ کر جاتے ہو کیدہر
رضا باباستی جاتا ہون لیکہ
کہ ہم لیکر رضا ملتے ہین تم سات
لگی کہنے سکینہ ہے یہہ بات مرغوب
پدر سے آئے وہ نیک اختر
رضا ہمکو بھی دیؤ سیر کرنے
حنف شہ سے ملے زودی سے آکر
نہایت تب ہوا دل کا خلاصہ
غرض پہنچے یکایک کوہ کے تل

مجلس سیوم

ملے دونون ہوئے دلکو قراری ولے پہنچے بہت وہ انتظاری
نہین آتے ہین دیکھے جب وہ شہوار پھر وہانسے چلے گھر کو ہو لاچار
ہوئے مولا علی کے پاس حاضر کیے اظہار جو دیکھے تھے نادر
لگے کہنے حقیقت کا شرح کھول کیا اظہار قصہ سب بیان بول
کہے مولا علی نے سنکے اخبار صباح اوسکا کرینگے سار اوسکا
ارے محمود ہوشہ پاس حاضر کہ ہین صحرا مین تنہا مسافر
زمین لٹی طحا کئے تھے ابن حیدر نہ دیکھے کوئی انسان او بھیتر
چلے تھے دیکھنے اکثر پرندے مگر صحرا بھیتر دیکھے درندے
گیا سب دن نکل اوکا رمیانے سما لاگا ستار ونکا دکھانے
ہوا تب اونکا جنگ بیچ سیلاب کئے یک جھاڑ نیچے جا شکر خواب
انکھیان بھین جو ابین ہشیار تھا دل خدا کی یاد سے وہ شاہ کامل
گئی وہ رات فکر و ذکر بھیتر صبح کا وقت دیکھے تب سراسر
کئے تازے وضو کا تیمن پوشاک نہایت تب ہوئی ہی طبع چالاک
دو رکعت صبح کی اتمام کر وہ اٹھائے ہاتھ بھی قبلہ طرف وہ
نزان بولے زبان سے یا الٰہی مسخر کر میرے سب مرغ و ماہی
مسافر ہون کہ مین دیکھا ہون عزبا دکھا نادر مجھے تو اپنی قدرت
نہ مجھے دے تو عجائب تحفہ نادر کہ تا لیکر پھرون ہو جمع خاطر

بزران پٹکے زمین پر ہو غضبناک / کہ ٹوٹا سر گرا تن اسکا در خاک
دیکھا قطران جب احوال جاہل / پریشان دل ہوا این کفر جاہل
لگا تب بھاگنے اپنا محل چھوڑ / چلا وہ ڈھونڈتا سرور سے مکھ موڑ
حنف شہ تب چلے اسپر کھڑک تول / کہا قطران نے اپنی زبان کھول
سنا ہو تمین نہین یہہ رسم سادات / گریزان پر نہین کرتے ہین وہ گھات
سنے سادات کا جب رسم سرور / پھرے ویسے ہی آئے محل اندر
کئے تب فکر سے موذیکو معلوم / نہین یہہ آدمی ہے دیو مفہوم
مقرر آویگا فردا مقابل / کسی امداد لاویگا وہ جاہل
وے لے تعجیل سے قطران جاکر / لے آیا ساتھ اپنے بہت لشکر
تلک تھے منتظر وہ شاہ ممتاز / نقارہ بکا سنے ویسین آواز
ہوئے اسوار بھی تیریکے اوپر / نہ تھا دل بیچ کسکا خوف اور ڈر
مقابل آ کھڑے لشکر کے صفدر / نہ تھی طاقت کسے دیکھے نظر بھر
کہا قطران نے تب اپنے لشکر کو / پکڑ لاؤ تم اب زود یسے اسکو
میرے سو منکے بنکوان نے توڑا / پٹک ڈالا زمین پر سر کو پھوڑا
کہ تم اس سے لیو اسکا مکافات / کرو تیغ و تبر کا اسپہ برسات
میرے تنکو کیا ہی ان نے برباد / نہ چھوڑو اب تمھارا ہی یہہ امداد
تلک یک دیو آ تیرے کو لیکر / لگا تب مارنے شاہ جہان پر

میر اول اب کیا ہی اضطرابی
تو کر تم بیر اس کا اب شتابی
[illegible]
ہوا حیران تب قطران مطلق
[illegible]
دیا تب جواب اسکو خوب اطلاق
گیا تب جنگ کرنے زود کھلاق
ہوا تب رو برو شخص زمانہ
کہا کہ نام اور تیرا ٹھکانہ
[illegible]

مجلس سوم

[illegible]

مجلس سیوم

کہے شہ نے بزان العقل ہے خام — گنوا یا کفر مین تو دین اسلام
ہوا اسلام سے لند ہو رشا کر — تو کیون اس کفر مین رہتا ہے کافر
تو کیون کرتا ہے مجھسے لن ترانی — خدا کے حکم سے ہو ویگا فانی
کہا نین دین کی تھی اسکو حاجت — وے نین ساتھ حمزہ کے تھی طاقت
ہوا حمزہ کی قوت سے وُہ کمزور — دیا اجداد کے وُہ دین کو چھوڑ
نہین دیکھا ہی تمنے زور میرا — ہزاران فوج کو مین نے بکھیرا
کہا آؤ شتابی تم مقابل — ہنر اپنا کرو تم مجھ سے حایل
حنف شہ نے کہے مجھ کو قسم ہے — ضرب کھا کر ضرب کرنا رسم ہے
وصیت مجھ کو ہے میرے نبیؐ کا — کہ اول ضرب لینا مدعی کا
تو کر اول اپس کا رسم کفار — تیجھے ہمے سزا اے اوسکا بکوار
وہین املاق نے نیزے کو لیکر — کہا اسکو سنبھالو ابن حیدرؓ
جھکا کر اوسکے نیزے کو شہنشاہ — پھر امارے ہین نیزہ اسپہ ناگاہ
لگا نیزہ بزان موذی کے سر پر — اندہاری آئی اوسکے نین بھیتر
گرا تب خاک مین موذی ہو برہم — چڑھے چھاتی کے اوپر شاہ عالم
کہے تو بول کلمہ نین تو اب سر — گرا دن کاٹ کر جاویگا تو ہر
کہا مجھ کو نہ مار واب کرو شاد — کرو جی دان دیکر مجھ کو آزاد
خدا ہے ایک اور اوسکے محمدؐ — ہین برحق وہ پیمبر شاہ امجد

دکھاوٗن تمکو مین نادر تماشا ۔ چلو ہمراہ میرے آؤ اسجا
تفرج کو چلو اب محل اوپر ۔ کہا شہ کی طبیعت ہے مکدر
نزان آہستہ شہ سے بات بولا ۔ تقرب سے زبان املاق کھولا
[illegible]
ہوا تب کیا تفرج پر اوپر ۔ عفو کر انکو بعد از شاہ صفدر

[illegible]

مجلس سوم

[illegible]

لئے تب ہاتھ مین پیالیکو سرور ۔ انتھا خواہش کہ پینا سب سراسر
تلک املاق و قطران نے ادھر سون ۔ لگا کرنے اشارت تب نظر سون

اربے محمود اب مولا کی قدرت
نظر کر دیکھ اوس خالق کی حکمت

خدا چہتا ہی جسکو رکھنا سلامت ۔ وہ خود رہتا ہی اسکے در حفاظت
نہین چلتا ہی کسکا مکر اوس پر ۔ گرا وین آگ مین اسکو نہین ڈر
دیا تب یاد دل نے شہ کو یکبار ۔ کہا شربت نہ پینا تمنے زنہار
ہوئی تب دلکو شہ کے اضطرابی ۔ رکھا تب ہاتھ سے پیالہ شتابی
پڑا تب یاد حیدر کا وصیّت ۔ کہا پینا نہین زنہار شربت
کہے قطران اور املاق کو تب ۔ کرو شربت کو اوّل نوش تم سب
ہیوٗنگا مین جو کچھ باقی رہیگا ۔ یہی میرا ارواح اصل ہیگا
سنے دونون نے جب یہہ بات دہر گوش ۔ رہے تب عقل کھو کے دونو بیہوش
نزان املاق نے پیالہ اٹھا کر ۔ دیا ہے پھینک وہ زودی زمین پر
دیکھے شہ نے نزان وہ زہر قاتل ۔ غضب سے ان تب کہے انکو ایجاہل
کہے ای بیحیا مجہول فاسق ۔ مناسب یہہ نتھا تمکو منافق
کہے شہ سے نزان کر عذر خواہی ۔ گنہ بخشو دیو جان سے نباہی
کئے سب عاجزی سر رکھ زمین پر ۔ ہوا تب رحم دل شہ کا برابر

[illegible]

[illegible]

مجلس سوم

میان ہر دو ابرو ہی عجب خال — صفت کہنے سے ہے میری زبان لال

ولے دو چشم اسکے مثل بادام — ہزارو نپر سٹے ہی عشق کا دام

دو لون رخسار اُسکے زہرۂ پر نور — تصدق ان اوپر ہی مشتری سور

زنخدان کی کرون تعریف اب شاہ — مگر دستا ہی مجھ کو سر کا وُ چاہ

عجب قد نازنین ہی مثل شمشاد — ہزاران سون کہ ہے مجنون ہو فرہاد

عجب ہی حسن کا گلشن منور — کہون کیا تم سنی یا ابن حیدر

بہت مدت سے ابین ہو نگا حیران — کرون کیا کچھ نہین چلتا ہی اس آن

وصل کا مجھ نہین اب کچھ نہین ہی یارا — دہان کسکا نہین چلتا ہی چارا

برادر پہلوان اسکا ہی جمہور — اپسکے زور مین ہی بہت مغرور

قلعہ اطراف وہ آتش جنا کر — رہتا ہی را تدن نزدیک خود آ کر

رہے انسان حیران ہو کے سارے — ولے دیوان بہی ہین عاجز بچارے

سفید یک دیو ہی اس جاہ بہیتر — پہنٹ عاشق ہے اس دختر کے اوپر

بچھ جہیتے نیند وہ لیتا ہی دایم — دھوان سب سانس کا اسکے ہے قایم

بہتا اس نار کا عاشق ہے غم خوار — ولے تدبیر سُون وہ بہی ہی لاچار

دگر جائی وہ ہین در پر نگہبان — رہتے ہین وہ سدا ہو اسکے دربان

نہ وہ دیتے ہین کسکو کرکے شادی — رکھے ہین اوسکو اپنی کرکے باندی

اگر جا تا ہی دلمین کوئی ہوش دہر — کرین یک پل مین اُسکو بند کر کر

مجلس سیوم

ہوا تب یکبیک آواز موقوف ۔ پڑے تب فکر مین وہ شاہ موصوف
تلک مشغل سمط وہ نار سُندر ۔ کبھی ہنوز دستے تہین برادر
گیا سب دن نکلکر رات آئی ۔ بساط عیش کی جگہ سیج دہائی
چلی یون ہو لکر آئی تہی در پہ ۔ دیکھے جون چاند اترے ہین پر
ہوئی تب محو اسکے در تجلی ۔ رہی بیہوش دلکو دے تسلی
ادب سے مشتری کے ہو کنارے ۔ کہے ہشیار دلسون یونہی بارے
کہے کیا خواب ہے یا ہین ہون بیدار ۔ کہ ہون بیہوش یا دلسے ہون ہشیار
ادب سے نار نین اپنا دہن کھول ۔ مثال گل قفص کا سخن بول
مگر محمد حنیف کہتے ہین تجھکو ۔ تمہاری سب خبر پہنچی ہی مجھکو
تمہین لخت جگر ہو مرتضیٰ کے ۔ تمہین ہو شیر نر بھی مصطفیٰ کے
میرے گھر آؤ کر آزاد مجھ آج ۔ کئے ہو وصل کا مجھکو ملا راج
خدا میری دعا کو کرا جابت ۔ ملا یا تمکو مجھ سے با نجابت
اپنا مجھ آج نین جانا نکل کر ۔ مجھے یہانسے چلو تم ساتھ لیکر
چلو ملکر یہانسے دونون جانا ۔ وصل کا جام لبداز بھر کے پینا
میرے ہین سات بھائی بہت مغرور ۔ لباس کفر پہنے ہین وہ مستور
نہین آئے تلک بھائی سو جاوین ۔ وگر نہین تو بلا کچھ یک اٹھاوین
کہے سید حنیفا ای نیک اختر ۔ نہین یہہ کام دستا ہمکو بہتر

اگر ماریگا بھائی جاویگا پیو
وگر ماریگا پیو تو جاویگا جیو

یہہ دونون پیو کو جیو کو ندامت
رکھیگا اپنی قدرت سے سلامت

بھی انکو خلعت ایمان عطا کر
میرا اس عرض اور حاجت روا کر

بھی میرا کام پورا کر خدایا
سدا رکھہ میرے سر پر پیو کا سایا

کہتی تھی مدعا یون دلکا بارے
نین کی فوجین اچھلے فوارے

اجابت کی نشانی یہہ ہے کامل
کیا حق مدعا سب دل کا حاصل

حنفشہ کے اتہا دلپر یہہ سوز
عشق کی آگ تھی دل بیچ افروز

تیجے یک جھاڑ کے بیٹھے تھے سرور
جمع آئے محل مین سب برادر

نگر یک بھائی جو پیچھے رہا تھا
مکان پر وہ ضرور تکو گیا تھا

یکایک تب نظر شہ کے چرن پر
پڑی اوسکی ہوا حیران سراسر

لرزتا تب گیا بھایون کنے او
کہا تب شیر نر دیکھا اونے سو

کہا یک شیر نر آیا ہے ہم پر
ہمن سبکو وہ ماریگا کھند لکر

سنے بھایون نے اوس سے جب یہہ گفتار
کہے تجھہ مین نہین ہمت ہے زنہار

کہا تب ایک نے جاتا ہون اسکن
پکڑ کر اوسکو مین لاتا ہون ہمکن

چلا اس باغ مین یون بول اوٹھکر
دکھا شہ کو رہا دل مین اٹک کر

بغیر از حکم یہان آئے ہو کیونکر
ہمن کو اب لیجاتا ہون جکڑ کر

کہے تم آؤ لیجاؤ شتابی
وگر نہین تو ہووےگی اب خرابی

مجلس سوم

[illegible]

مجلس سوم

میرا ہی نام روشن جگ میں جمہور میرے ثانی نہ کوئی قو تمین مشہور
دیے ہیں جواب اسکو شاہ آزاد تیرا ہون جگمنے مین آج استاد
پسر ہون شاہِ مردان مرتضیٰ کا نواسا ہون محمد مصطفیٰ کا
دکھاؤ اپنا ہمکو اب تمھین زور کہ ہو تم شیر نر یا ہو کہ تم مور
کیا تب دور سے نعرہ یک بار چکائے شاہ وہ نعرہ کو للکار
ہوا آواز سنے سے وہ بیہوش گنوایا عقل اور وہ اپنا ہوش
گرا وہ دھول مین چپا زمین پر ہوئے اسوار شہ چھاتی اسکے اوپر
کہا بخشو مجھے اب تم خدا کاج ایسکے دین مین لاؤ مجھے آج
خدا حافظ تمھارا ہی الیسرور محمد مصطفیٰ ابیشک پیمبر
بتان اور کفر ہیگا سب یہ باطل رہے منکر تمن سے وہ جاہل
کہا بھائیونکو چھوڑو کفر آخر کرامت شاہ دیکھا ہون ظاہر
مقابل کوئی نہیں ہے اس دو رہ بھیتر نہ تھا قوت مین انسان کوئی دیگر
وہ لے مین شہ کو دیکھا شیر تمثال کیا قوت ہوا مجھ سر یہ جنجال
کہے سنے خدا بر حق پیمبر کیئے اقرار تب اسلام اوپر
پڑھے کلمہ کفر دلکا دیے چھوڑ قبولے دین ہے ایمان دلجوڑ
نران شہ نے کیئے سبکی خلاصی سو چھوڑ رہے بند مین پائے تھے عاصی
ملے جب کے سب سارے برادر چلے لے شاہ کو تب محل اندر

[illegible]

مجلس سیوم

نظر آنے لگی وہ حور جنت
بزان تعظیم سون سرور کو اندر
اٹھا زین العرب کون تب برادر
لے آیا بعدازان اس گن بھری کو
مشاطہ شرع کا پردہ لئے ہات
بٹھایا پاس سرور کے تخت پر
کہی خواہر نے دلمین لطف ربکا
شرم سون تخت پر بیٹھی نور کر
مشاطہ ہاتھ لیکر پھول کے ہار
بزان پردہ شرع کا اُن کئے دور
خدا کا نام اور بھی مصطفیٰ کا
بزان زہرہ خدیجہ کو کیا یاد
دکھائے بعدازان قرآن لاکر
پڑھے اخلاص اور جلوہ دیکر
تصدق لاکے دونو پر زر و سیم
درود ان مصطفیٰ پر بے نہایت
مٹھائی بعدازان ڈالی دہن مین

گویا صورتیں ہی رضوان رحمت
ملا تیکے بدل پاکیزہ خواہر
لٹکتا پیچلا تھا وصل کے گھر
ملایا چاند سے لا مشتری کو
کئے درمیان اور کیتیے رسومات
کہا ہی بجنو رہبر سے یہہ اختر
مجھے شوہر ملا عالی نسب کا
ولے گرتی اٹھی دلسون قدم پر
لگی گانے کو جلوہ زود دلکار
ملے دونون ہوا نور علی نور
لئے اصحاب چارون باصفا کا
ہوا تب شاہ کا جلوہ مین دلشاد
دکھائے آئینہ دونو نکو ملکر
ملا کے بعدازان دو قرص حیدر
کیا زین العرب اور شہ کو تسلیم
پڑھے تب دل ستی شاہ ولایت
کہ گل اب عیش کے جیسا چمن مین

مجلس سوم

نہونا حالیر بھی اپنے مغرور ۔ نگہ کر اوسکی قدرت دیکھہ مغرور
فلک نے شہ کو اول لا دیا آس ۔ بٹھایا فرح سے زین العرب پاس
کہ شہ تھے نیند مین لیٹی فارغ البال ۔ ڈلی زین العرب کے سر تھا جنجال
کہے کہان سے یہہ آئی نئین سوکن ۔ کسی غافل میر سون ہنکا موہن
نہین کوئی حال میرا اب سنبہار ۔ نہ کوئی بھائی میرا اسوقت غمخوار
اٹھاتی ہون تو ہوتے ہین نگران ۔ نہین تو ہاتھہ سے جاتا ہے یہہ جان
ہمیر سر آلیٹ کیسی کھڑی ہے ۔ قضا مجھہ سامنے آکر کھڑی ہے
بچالون کس بلا مین مجھہ گرفتار ۔ لیجا کرنے کھڑا ہی دورِ دوآر
یہہ کیسی مجھہ ستی ہووےگی اب دور ۔ تلک اتنے مین آیا دیو مغرور
دیکھا در پر نہ دربان کوئی ادر ۔ سو توڑا ہاتھہ کی یکضرب سون در
کیا تب ہاتھہ لنبا محل بھیتر ۔ اٹھا دلہن کو لیکر تب چلا خر
پٹٹ عاجز ہو تب شہ سون پکاری ۔ ادب سون کانپتی بیخود بکاری
کہی شہ کو مجھے یہہ دیو دیجور ۔ چلا ہی آج لیکر تم ستی دور
تردد سے علاج اسکا کرو آج ۔ خدا خاطر اپکے چھوڑ دیو کاج
درنگ اسیا نہین کرنا یہہ ہیہات ۔ کرو تعجیل فی التاخیر آفات
گئی یہہ بات میر سون نکلکر ۔ چلی ہون آج مین جنگل کے بھیتر
کیا زین العرب کو زود غافل ۔ چلا تب چاہ مین لے دیو جاہل

[illegible]

کہے شہ نے مسلمان سبکو کرکر
وے وہ دیو نے مجھ ساتھ کر کید
یہیں سوئے پر اُنے اپنا کیا کام
کہے شہ نے مجھے اس چاہ کے کن
دیا پاسخ بزان املاق مغرور
کہ ہے ہشتاد گز او نچا وہ فجّار
تو الافیل کا کرتا ہے یکدم
سفید اُسکی ہے چھاتی سب سیہ فام
سنے یوں شاہ نے بولے اسے تب
دگر کرتا ہے تو چلنے کو اہمال
لیجایا شاہ کو تب چاہ کے پاس
دیکھے یک سنگ مہ بر مثل ڈونگر
نہ طاقت تھا کسے وہ سنگ ہلائے
کہے املاق کو تب شاہ صفدر
گر اس سنگ کو زور دستے کر زور
بزان معشوق کو لے کر برابر
کہا املاق نے سر دھر زمین پر

بعقد شرع لایا اونکی خواہر
گیا مجھ ہاتھ سے لیکر وہ خورشید
لیجایا من موہن میرا دلآرام
لیجا زودی سے دیکھوں اُسکا مسکن
نہ سمجھو دیو کو مانند جمہور
قوی قوت میں ہیگا وہ جفاکار
نہ پورا ہر کسے اُس ساتھ آدم
کہ کہتے ہیں سفید دیو اسکا سب نام
بکر اب لاف چل اُٹھ ساتھ مجھ اب
تجھے فی الحال اب کرتا ہوں پامال
کہا اس چاہ میں ہے دیو تنہا اس
رکھا ہے سنگ اُسپے وہ گرانبار
نہ تھا قوت کسے کو وہاں جاوے
اگر ہے عشق کا تیرے میں جوہر
بھی اندر جا کے تو اسکا دہن توڑ
شتابی آؤ تم کو دیکھے بار بار
گرا وُ مار کر اب شاہ صفدر

[illegible]

مجلس سیوم

[illegible]

مجلس سوم

یہاں دلبر کو آنا بہت دشوار — مگر کوئی مدعی ہیگا ستمگار

کہے زین العرب کو جبکہ سرور — تیرے نزدیک آیا فضل دادار

سپاہین ابن حیدر شیر نر ہون — بہت حکمت بھیتر مین پر سنہر ہون

دکھاؤ تم مجھے وہ کہاں ہے غاصب — اسے ہے مارنا مجھہ کو مناسب

کہ جھلکر خوب دیکھی تب گل اندام — کہی وہ تخت پر سویا ہے ناکام

یہہ قابو خوب ہی کہتی ہون تمنا — مجھے لیکر تمھین ودی سے چلنا

کہے مجھہ کو کہینگے سب برادر — بڑا نامرد ہی یہہ ابن حیدر

نہ راضی مجھہ سون ہووین قبلہ گاہی — میرا دل لیویگا تب بہت تباہی

اگر ایسا ہی لیکر بچھہ چلون گا — مین مارا دیو کو جاکر کہون گا

مین سید ہون نہ بولون جھوٹھہ زنہار — کرون فارغ اسے اب ضرب تلوار

تمھین ہے یہہ یہان ہی مین جاتا ہون لڑکے — تمام اس مدعی کا کام کرنے

کہے زین العرب نے بعد ابشاہ — چلو تم مجھہ کو لیکر اپنے ہمراہ

گئے سرور نے مونہین ساتھہ یہہ قال — چلا دو رخ مین ڈالین اسکو در حال

چلے صمصام لیکر ہاتھہ مین دھر — دیکھے جنا پڑا ہی تختا دبیر

چرہائے پاؤ تینین شمشیر کاری — ہوئی تب چار انگشت زخم بھاری

دے بیہوش ہو سو یا تھا خناس — اٹھے وہ زخم جون کاٹا ہی والناس

غضب سے جاکے سرور نے پکارے — سو نعرہ حیدری کانو نمین مارے

مجلس سوم

بھرے صندوق مین سارے وہ اتمام — بٹھائے اُس اُپر اپنی گل اندام

اشارت بعد ازان اطلاق کو کر — کہا تو کھینچلے صندوق اوپر

رسن تب کھینچکر اطلاق فی الحال — دیکھا زین العرب مین بھر و مثال

کہا اب ہی عبث جی کو جلانا — رسن کو ڈال دشمن پاس لینا

ہُوا اسوار وُہ صندوق لیکر — چلا زین العرب کو لیکے وُہ جز

کیا تب فکر دلمین عقد کا کاج — سو کرنا میزبانی شہر مین آج

ہوا تب شہ کے سر پر غم اُپر غم — لوے سر سون ہوا تھا تازہ ماتم

اوتار الحمل مین صندوق مجہول — خدا امید مین اسکی گرا دھول

بزان اطلاق کو سرور پکارے — پیا لچے تین ہانکان اسکو مارے

جواب آتا نہین دیکھے ہین سرور — کہا حیرت سُنی اللہ اکبر

کہا مجھ سون فلک کرتا ہے یاری — دکھاتا ہی مجھے یہہ شرمساری

کئے زاری بدرگاہِ الٰہی — زبان سون بہت گیتے عذر خواہی

اگر احوال خود گویم کماہی — بحال من بگرید مرغ و ماہی

دریغا منکہ عمر خویشتن را — بغفلت صرف کردم در عمر را

میرے پر آج ہے مشکل یہہ دشوار — نہین تیرے سوا یہہ کوئی غمخوار

تو ہے ہر کار مین قادر توانا — تجھے ہے سہل مجھکو بھار لانا

تمہرکے حق مین اپنا کرنا شفاعت — بحقِ مصطفٰے شافع اُمت

کیفیت

گئینگے جب چلے تب آگے جمہور
ملا شہ سے لگا ہونے بلا دور

کہا میر کہ ہے قربان دل و جان
تمہارا حق تعالی ہی نگہبان

کئے دانشوری واپس ہو آئے
ابس کو اس بلا بھیتر نہ ڈالے

کہے سلطان عالم سن اے جمہور
کیا ہوں قتل میں نے دیو مغرور

لیا زین العرب کو میں نے بھر کر
کیا او پر روانہ میں تھا اندر

دعا املاق نے مجھ سوں کیا ہے
تیری خواہر کو وہ لیکر گیا ہے

کہا جمہور اے سردار عالم
چلو اب گھر کیتیں تم ہو کے بیغم

کہ سب بھائیوں کے تیں ہیں ساتھ لیکر
گرا املاق کا سر خاک بھیتر

چلا جمہور سب لیکر برادر
چلے ہمراہ شہ کے ہو کے مضطر

کہ دیکھا راہ میں جنگل نورانی
پوچھا جمہور تب شہ سوں نشانی

دیکھا جنگل بھیتر تب نور جمہور
کہا کہاں سے ہوا یہہ مطلع النور

کہا شہ نے سنو راز نہانی
کہ ہے یہہ نور بھائیوں کی نشانی

ضیا پائے ہیں میرے آج عینین
مقرر ہوئیگا یہہ نور حسنین

سنے ویسا ہی دوڑے سب ہو بیچین
دیکھے آتے ہیں رہ سے دونو سلطین

ملے شہزادگان سے ہو کے خوشحال
لگے تب پوچھنے والد کا احوال

خنف شہ سے کہے تب دونو مہجور
تمن خاطر ہیں والد بہت مغموم

تمہارے واسطے تینوں انکل کر
چلے ہیں ڈھونڈھنے جنگل کے بھیتر

مجلس سوم

میرا دلبر گیا املاق لیکر
گیا املاق لیکر آج غمخوار
سنو اب کان دھر احوال میرا
کرین زین العرب اپنی خرابی
رہا ہون فکر مین غرقاب ہوکر
کہے مولانے الفرزند دلبند
خدا حافظ کہ ہے جسکا نگہبان
مین تنہا شہر مین جاتا ہون امشب
ہنر اور فکر مین اسکے نظر کر
اٹھے حیدر رہین آڈیریکے تب بھار
خبردار سیون رہنا سب بھلین مل
ہوا اتنے مین گل سورج کا مشعل
نقارہ دین کا ٹھوکا موذن
ادا مغرب کا کیتے فرض حیدر
کئے ہین دم الیس انذام پر سب
چلے کرتے تھے وہ سبکا نظارا
شہر گشت تب دیکھے حیدر نظر کر

میرے دلکو وہ چھوڑا آگ بھیتر
نہایت فکر مین دل ہے گرفتار
بجاتا ہے وہ شادیکا نقارا
کہ چھوڑی آپ دل در اضطرابی
کرے گی کیا ابسکی جان اوپر
رکھو دل اپنا تم تقدیر سے بند
کہ سب کرتا ہے مشکل اسکی آسان
دیکھون کرتا ہے کیا مجہول آ اب
ملاتا ہون ہمتن سے لاکے دلبر
کئے یون مالک اشتر سون گفتار
ہمین جا شہر مین ہوتے ہین داخل
پڑا مغرب کے تب دریا منے ڈھل
مصلی جا ہوئے مسجد مین ساکن
پڑھے اسم خفی سب تنکے اوپر
نکل تنہا چلے ہین شہر مین تب
لگے پھر دیکھنے چوپھیر سارا
تجمل سے چڑھا املاق بدتر

مجلس سوم

مجلس سوم

طمانچہ منہ پہ مارے زور کر کر — گرے دندان پڑا اوندھا زمین پر
پکارا رانڈ سا مرتا ہون دوڑو — خدا کے واسطے اب مجھکو چھوڑو
کہے اے بے ادب مجہول فاجر — نہین سمجھا خدا کو ہے وہ قادر
گرا تھا اور لرزتا تھا زمین پر — چلے لے باندھکر لشکر کے بھیتر
ہوئے زین العرب دل سات شاکر — کئے شکر خدا اس وقت وافر
لئے زین العرب کو ساتھ حیدرؓ — کہے چل تجھ ملاؤن تیرا دلبر
خبر قطران کو کہنے گیا پیک — چلا املاق کو لیکر جوان ایک
لیا لشکر کو اپنے ساتھ جاہل — ہوا مولا علی سون رہ مین حائل
دیکھا قطران جب احوال املاق — غضب مین تب ہوا مردود آفاق
پچھونڈے باندھ حیدرؓ نے غضب ساتھ — چلے تھے لیکے اوسکے باندھکر ہاتھ
ہوا غصے مین جب قطران مجہول — پڑی تھی سلطنت مین اسکی تب ڈھول
لڑائی واسطے شہ سون مقابل — کھڑا رہکر لگا کرنے کو جاہل
تڑنت غصے مین آ حیدر غضب سون — نکالے میان سے سیف دوسر کون
لگے تب مارنے موذیہ للکار — ہزاران سون گرائے پل مینے مار
بہت ایمان لائے ہو کے مومن — رہے کافر بہت دوزخ مین ساکن
غرض قطران کو پکڑے ہین حیدرؓ — چلے شیطان کو تب باندھ لیکر
نکلکر شہر سون تب شیر صفدر — ملے حسنین سون زودی سے آکر

مجلس چہارم

حنفیہ تھے فراست بیچ عاقل ۔ شجاعت اور دلیری میں بھی کامل
ولیکن علم میں ہر ایک ممتاز ۔ کیا حق نے بہت خوبی سے آغاز
ولے فطرات اور اخلاق ملکہ ۔ کہ سب محصول وہاں کا جمع کر کر
یکایک کے ساتھ وہ کرتے تھے مرسول ۔ نبی کے پاس وہ ہر سال محصول
تفاوت وہ نہ کرتے تھے کسی ل ۔ ہر اک آفت سے تھے وہ فارغ البال
دعا سے وہ انھے مادام خوشنود ۔ ہوا تھا عاقبت لگ انکا بہبود
سناؤں یہاں سے میں دیگر حکایت ۔ کہتا ہوں کھول ایشاہ صداقت
حنفیہ ایکدن خاطر گرانبار ۔ نہایت دل ابر امڈے تھے انکا
کہے والد کے تئیں ایشاہ صفدر ۔ رضا ہو تو ہوئے آؤں اپنی مادر
کہے جبار نے ہے یہ مصلحت خوب ۔ لگے کہنے دلکو میرے بہت مرغوب
رضا لیکر چلے شاہ کرامت ۔ شتابد کھینچے پہنچے سلامت
دیکھے جب والدہ کا پاک دیدار ۔ مفرح تب ہوئے شاہ یکو کا
نزاں چند روز بعد از ترکے ہمراہ ۔ مدینے کو ہوئے عازم شہنشاہ
منازل در منازل قطع کرتے ۔ مدینے کا چلے تھے شوق کھرتے
ہوئے داخل مدینے میں غضنفر ۔ لے آئے گھر منے ہمراہ مادر
سکونت واسطے مولا نے دیکھہ ۔ دیا خانہ رہے وہاں ابن حیدر
نزاں ہر روز تھے خدمت کے بھیجر ۔ علی اور مصطفیٰ کے نیک جوہر

عدالت میں خوشی ہوئے مرغ و ماہی
صلابت یوں لگے کرنے کو شاہی
اُکھاڑا ظلم کا بنیاد سارا
برادر کو دئے ہیں تب وزارت
گئے انبار جب دار العمارت
عدالت کا چلتا تھا ستارا
ہوئے چند روز بعد از شہر جل منازل
سجے ہیں متفق چار ہون منازل
گئے انبار کو شیر نے روانہ
لشکر کو ساتھ دے شاہ زمانہ
پچھے زین العرب کو ساتھ لیکر
دیکھ عمراہ گئے انکے مادر
غرض مولا علی بعد از خلافت
کرے تفویض حسنؑ اور امامت
یزید بد نہچا لعنت ہوا تب
ان کے حق میں فتنہ انگیز
بڑان بشک سے کرانکی شہادت
کیا شوخی سے تب دعوی خلافت

مجلس چہارم

[illegible]

بڑان ظاہر ہوا یہہ فاطمہ پر
ہمیرے کو نین کو وہ شاہ صفدر
حنیفہ کے پسر کو نام سارا
یہہ گریہ کی نبیؐ بانان سنے جب
کہے یکدن تمھارے دونو غمخوار
نہ رہونگا میں نہ رہوگے تم دگر کوئی
یہہ نالا خون کا انکے کرے گا
سنے جب فاطمہ احوال سارا
لگے تب فاطمہ کرنے کو زاری
دیکھے حضرت بنت روتے ہیں خاتون
بڑان کہے سرور عالم پیمبرؐ
جدھان دعوی کریگا یہہ سراسر
سنے جب فاطمہ یہہ دُرفشانی
کہتے محزون خاتون قیامت
کئے مژدہ ستی حیدر نے آگاہ
دئے خلعت بادشاہی کر یکرفران
بھی یک فرزند دیکھو اکبر علی تھے

تعجب سے کہے اللہ اکبر
مشرف نام اپنے سے ہیں کر
دئے اور یوں کہے حیدر ہی ہمیرا
تشفی فاطمہ کو آ کئے تب
رہینگے کربلا میں بہت گرفتار
نہ رہینگے مر تضٰے اسوقت اور کوئی
یزیدی قوم سوں ہر دم لڑیگا
کہ آنسون میں سوں اُچھلا فوارا
کئے نینوں سے بہت اب اشکباری
نین سے اشک بہت جھڑتے ہیں گلگون
شفیعِ عاصیانؐ دین رہبر
بہا دے خون کی ندیاں زمین پر
کئے رو نبیسے تب نینو نکا پانی
تشفی سون ہوا تب دلکو راحت
کہے اب یمن کا زود تو راہ
روانہ تب گئے ہیں شہر انبار
عجب قوت میں وہ جون شیر نر تھے

مجلس چہارم

ایسے افکار میں ہر دم حنیفہ — ہمیشہ ذکر تھا ورد و وظیفہ

کبھو غرقاب ہوتے تھے فکر میں — کبھو خوشحال رہتے تھے ذکر میں

کبھو باد سحر سے تھے خبرگیر — کبھو اس فکر میں رہتے تھے دلگیر

نہ آگاہ تھے حسینؑ کے ماجرے سے — نہ واقف تھے شہادت کی خبر سے

نہ تھا معلوم شہ کو کربلا پر — ہوا کیا ماجرا نور الہدا پر

ستم آل نبیؐ پر کر جفا کار — سوا اولاد علی کو کر کے غمخوار

اٹھے اس فکر میں ما دام حیران — شہ محمد حنیف وہ شبر سبحان

کبھو کرتے اٹھے وہ شادمانی — کبھو ہوتا تھا چہرہ زعفرانی

کبھو فرحت سے دل ہوتا تھا خوشحال — کبھو کرتے تھے وہ سب عیش پامال

غرض اس حال میں حاشا شاہ للہ — نہ تھا وہ ابن حیدر ذرہ آگاہ

زمین کربلا میں شاہ صفدر — قتل ہوتا گہاں ساقی کوثر

کیا شمر اللعین نے آکے تلوار — دیا کونین کے والی کو تیں بار

پڑا تھا شور سب ارض و سما میں — اٹھا غل عرش میں اور سب زمانہ میں

نہیں اس وقت شہ کن مصطفےؐ تھے — نہ حاضر شاہ مرداں مرتضی تھے

نہ تھے اس وقت میں خاتون جنت — نہ حاضر تھے حسن شاہ ولایت

غرض جز وی اٹھے وہ خویشاں برادر — وطن سے دور پُر محنت کشادر

کہ سب حاضر اٹھے شہ پاس اس دن — کہ تھے انیس تیں مرد مومن

حسینؑ ہزاران آہ کہ قضا ہے سارے
کیا جب بیدردی شمر کافر
ہزاران ہم تنگ کون چھوڑ اور پیادہ زمین پر
ہزاران آہ ستم ارتے شمر صفدر
دیکھو تم تاسے ناحق اپنا نازی
حسینؑ ابن رسولؐ اپنا نازی
حسینؑ نہ ہوا لیجے بدن سے گھر بین افشان
ستمگر شمر کے مبارک تن پہ خان
آگ تیزی ناہنجار ان
نقشہ خان تیز اور نا وکی ہزاران

سلح اور لیکے تن مین ہین بکہتر		چلے تب ہاتھ لے صمصام سرور
وصیت کرکے اہل حرم کون		رکھیگا حق تمہین ہر دم شر و شور سے امان
تمہارا ہے خدا حافظ و ناصر		مصیبت مین تمہین رہنا ہو صابر
منگائے بعد ازان دلدل پیمبر کا		اُسی کا پاسبان ناحی عمر بفضا
جوان خوبرو تہا زود رفتار		دئے نامہ اُسے یون کہکے یکبار
لیجا نامہ کو دے نزد برادر		محمد شہ حنیف ہے ابن حیدرؑ
سلام اس کشتہ مظلوم کا بول		یہہ عقدہ جور و ظلم ماجرا کھول
روانہ تب کئے ہین اسکو فی الحال		ابہیں تشریف لائے رن کے ابدال

چلا کونین کا وہ ہونے جب نیر
لگا چلنے شمر ملعون خنجر پر

ہزاران کرگرم تیزی کو اٹھا کر		سوا دس سو موذی کے دلمین مار نشتر
گرائے کئی ہزاران سیف سون مار		ہزاران سون گرائے رن مین سون اسوار
ہزاران لئی گرم ہو سلطان گیانی		گئے سب فوج کی وہ ڈھولو دھانی
چڑھی تب وصل کی شہ کو خماری		بھاگنے کو لگے تلوار بہاری
گئے تب خارجی مولا نے فانی		ہوئی تب تنگ سب پر زندگانی
لگے تب مارنے کو وار بد بار		لگے کہنے انا ابن محمدؐ
تلک آ جمع ہو موذی نابکا لشکر		لگے سب مارنے نازک بدن پر

جدا اپنا مبارک تن سے سر
رسالت کے گلشن کا پہول اخر
پڑا تھا صحن مین کربل کے بے سر
ہزاران شمر اللعین مردود خناس
لے آیا سر کسین شہ کے حرم پاس
حرم کو قید کرکے شہ کے وہ مردود
اٹھایا اور چلایا وہان سے زود

مجلس چہارم

سعد چلایا
کہ ان کو پہلا یا
[illegible]
عرش [illegible]
ہوا تھا [illegible]
[illegible]

عبا [illegible] صفدر [illegible]
ہزاران [illegible]
[illegible]
ازل سون چلا تھا [illegible]

[illegible]

مجلس چہارم

کھلے سر پاؤں باندھے اہل حرم کے
چلا منزل بمنزل قطع کر کر
کنیزک زاد تھا نام یزیدی
حرم لا سامنے سارا کھڑا کر
کہا یہہ سر ہی میرے مدعی کا
دیکھا جب سر مبارک چہرہ نور
زر ان صندوق سون موذی نے لایا
اُسے دے قفل محکم وہ پرستار
رکھا صندوق اس صندوق مین جم
پھچون حاضر کیا اہل حرم کو
نہین کچھ رحم کیتا انیہ فاجر
نہین کچھ خوف رکھتا تھا خدا سے
کہ تھے باقی وہ سب مردان سو دو تن
حرم کو سب لجایا محل بھیتر
رکھا تھا پاسبان اسیر سپاہی

چلے تھے قید مین لوگان بشرم کے
دمشق کو جا کے پہنچے ہین یا پہر
ہوا اُسکے مقابل شمر گیدی
رکھے سر لا مبارک تخت اوپر
امام دین حسینؑ ابن علیؓ کا
اتھا تابان مین جون نور علیٰ نور
مبارک سر کو دے تب اسمین ڈالا
منگایا دوسری صندوق مردار
اسکے ہاتھ سے کر قفل محکم
منگایا سامنے اہل بشرم کو
زنان مردان کیا تفریق آخر
نہ تھا کچھ شرم اسکو مصطفےٰ سے
کیا تب قید دونون کو وہ کودن
رکھا اوس محل مین تب قید کر کر
دیکھو آل نبیؐ پر کیا تب اسیاہی

روانہ کرنا قاصد قمر کا

عجب

مجلس چہارم

عجب زینت بھی تھی یہ شہر گلزار — نظر آتا ہے مجھکو رستہ بازار
سنا جب کان دھر اہل عرب وہ — تعجب سے رہا خاموش لب ہو
سوالی باز کھول لب بولا ہے گیانی — تو ساکن ہے کہاں کا بول جانی
ترا کیا نام ہے اور کون ہے تو — قبیلہ کون تیرا بول مجھکو
کہا میں ہوں حلب دا مسافر — خبر شادی کا مجھکو بول دلبر
کہا محمد حنیف ہے شاہ اکبر — کہ ہے اس بالغہ یک نیک دختر
کہ ہے شادی کا اسکے یہ سراسر — کیا ہے زیب و زینت شہر بھیتر
سنا اخبار جب شادی کا سارا — پچھاڑی کھا زمین پر کر کے نعرا
کہا صد حیف شاہِ محترم کون — نہیں اخبار ہے اس فرد غم سون
اگر آگاہ ہوتے شاہ صفدر — نکرتے ساز شادی کا سراسر
تلک وہ شاہ صفدر ابنِ حیدر — کہ بیٹھے ذکر کرتے تھے برادر
کہ تھے بھایون طرف سے بہت پر غم — کئے تھے چشم کو از اشک پرنم
تلک آ کر قمر پہنچا ہے سرور — کہا وہ شیر نر ہے ابنِ حیدر
پوچھے اُسکو کہ تو ہے کون آیا — شتابی بول تیرا کیا ہے اکار
قمر بولا نہیں ہے کار مجھہ کون — بولے آیا کہ ہوں میں کربلا سون
مگر لایا ہوں میں پیغام شہ کا — حسینؑ ابن علی شیر خدا کا
چلا در حال جب وہ شاہ کے دھیر — کہا آیا ہوں قاصد شاہ تدبیر

مجلس چہارم

دیکھو مین دُرا تھا در گوش اندر
دگر اسکے کمر مین زر قمر تھا
علیؑ بعد از حسنؑ شاہ مبین تھا
مجھے دیکھے بہت خوشحال تھا مین
گیا ہادی ہمارے سر سے رہبر
رسالت کے گگن کا ماہ تھا وہ
ہوا پنہان ہی جسوقت ماہ انور
گیا ہے جب سے وہ سلطانِ گیانی
مجھے اندہکار جگمین سب پڑا ہے
میرے پر غم ہوا ہے سخت بھاری
نبوت کے چمن کا دیکھ بلبل
گیا ہی جب سے وہ نازک گل اندام
میرے پر وقت بہہ بھاری ہوا ہے
نہ کھانا خوب لگتا ہے نہ پینا
ہوئی ہے نیند بھی آنکھون سے دو
محبت کے وفا کے جو ہین گلشن
حسنؑ سرور میرا بھائی بڑا تھا

بہت پیارا اتھا ساقی کوثر
علیِ مرتضیٰ وہ شیر نر تھا
پیمبرؐ کا نواسا جانشین تھا
محبت کا ہمیشہ تازہ گلشن
دیکھو بازو گئے قوت سراسر
ولایت کے تخت کا شاہ تھا وہ
کرو سایہ وہ جب شمس الضحیٰ پر
کہان دستا ہے وہ چہرہ نورانی
اجل بھی سامنے آگر کھڑا ہی
انجھون مادام نینون سے ہین جاری
ستم کے باد سے جھڑ کر پڑا گل
نہین یکدم مجھے ہے چین آرام
میرے جی سے برادر بھی ہوا ہے
نہین مجھہ دلکو جیتا ہے بچھونا
نہ بھاتے ہین مجھے فرزند و مسنو
مجھے اس غم سے سب لگتے ہین دشمن
مجھے اس کا جہان مین آسرا تھا

مجلس چہارم

گرائے تب مین پر جب ہزاران
بہت سے فاجران کر قتل یکدم
صحن کربل کا سارا لہو سینے تر
جھجھے اُسکے وضل کا بھی چڑھا کیف
فلک دیکھا کہ وُہ ساقیِ کوثر
شہادت کا ہزاران وُہ جام لیکر
میرا قاتل کہ ہی وُہ شمر ملعون
پکڑ کر قید مین اہل حرم کو
بھی زین العابدینؑ میرا سر بھی
یزید کن شام کو جاتا ہے لیکر
میرا والدسو تیرا باپ حیدر
لے دعوی خون کا شامی سے میرا
پڑھے نامہ کئے اتمام سرور
پچھاڑی کھائے ممبر سے زمین پر
پڑا بیہوش ہو سلطان اعظم
یمن کا شاہ تب بیہوش ہو کر
سو حلقہ کر کھڑے تھے لوگ حیران

کہ تھے اس مین پیادا و سواران
دکھایا تا قصو تکو بھی جہنم
کیا تھا مین نے ایک لحظے کے بھیتر
صلابت سون بجاتا مین چلا سیف
کھڑے ہین ہاتھ مین لے جام بھر کر
چلا دنیا سے وُہ آرام پاکر
لیا ہے اپنی گردن کے اُپر خون
لیجاتا ہے دیکھو اہل شرم کو
بھتیجا وُہ تیرا الممتحنت جگر ہی
تجھے اب شرم ہی میرے برادر
تجھے اس بات کی ہی شرم اکثر
روا ہی تجھکو مین بھائی ہون تیرا
کئے نعرہ کہے اللہ اکبر
رمق باقی رہا تھا جی ذرا بھر
پڑا حضار مجلس پر ہوا غم
زمین پر وہ پڑا خاموش ہو کر
کہ تھے اس غم سے نینان سبکے گریان

مجلس پنجم

لگے تب پھاڑنے وہ شیر صفدر
غرض اسطور سوں ہفتاد دو بار
دیکھو ہفتاد دو دو تن کے سبب سے
علی اکبر سناۓ یہے سو لا کر
جاہاں نوڑے ہیں شہ نے زلف کے بال
لئے تب نوچکر رخسار انور
بزان سر پر شہنشہ اتھ مارے
کہ جب پھاڑے لباس سرور یکو
حنف شہ کو وہ جب دیکھے ہیں غمناک
لگے ماتم سے شاہنشاہ رونے
جلا سینہ سو شہ کا آہ غم سوں
ہوئے اس درد و غم ہیں شاہ مسعود
اتھا دل شاہ کا سوز سوں بریان
اتھا خورشید سا چہرہ نورانی
بہار حسن ہیں تھے شاہ ممتاز
شہنشہ روز و شب اس فکر ہیں تھے
نواسا وہ محمد کا پیارا

لباس اپنا اتھا جو تن کے اوپر
لباس اپنا دئے سرور وہاں پھاڑ
سٹے ہیں پھاڑ کپڑے سب بدن سے
دریدہ کر کے چھوڑے بن حیدر
ہوا جنت کے تب حور و نیہ جنجال
پڑے تب درد ہیں جنگلی جناور
لگے بریان وحش زنیکو سارے
پڑا لرزہ جہاں ہیں سب زمین کو
لگے کرنے ملایک چشم نمناک
پھٹے حضار مجلس کے درونے
لگے روہنے سبھی ہر درد و الم سوں
ہوا تب عفرانی نورا فرود
نین جاری اتھے گریتے تھے انجوہاں
ہوا لحظے میں دیکھو عفرانی
ولے تھے یاد سوں خلکے سرافراز
حسین ابن علی کے ذکر ہیں تھے
جہاں سے کیوں دیکھو پکڑا کنارا

اتنا اب مجلس پنجم بیان کر

مجلس پنجم

ترک کرنا شادی کا اور روانہ ہونا

نقارہ کوچ کا ٹھوکا ہو مسرور
وکالت دے اسکی بر برادر
بزان اکبر علی شاہ گل اندام
فصاحت سون نکاح امر شرع پہ
حوالے کرکے وہ ماہ مبین
نلک شاہ حنیفہ اس مکان پر
قلم ہین آئے سب جو داہزاران
سو وہین اکبر علی خوشیان ملکہ
کئے آتے ہین فردا خیر سبسے
علی اکبر وداع ہو کر چلے جب
بجا آداب لا شاہ جہاندار
بزان اکبر علی دانائے کامل
بلائے بعد ازان سب حافظانکو
پڑھانیکو لگے قرآن تلاوت
جو تھے مسکین دنیا کے فقیران

رہا جا ایک فرسنگ شہر سون دور
نکاح پڑھنے اسکی نیک دختر
کئے زودی سنتی شادیکا انجام
پڑھے اکبر پرودئے سلک گوہر
گئے منسوب اوس دختر کو محسن
قلم ہین لائے سب انداز لشکر
جمع ہو شاہ کن سارے سواران
وداع ہو کر چلے گھر سون نکلکر
رہو خوشحال تم سب جمعیت سے
سو شاہ دین سون آگر ملے تب
کئے سب ماجرے شادیکے اظہار
ہوئے اپنے برادر ساتھ واصل
عرب کے خاص جو تھے ذاکرانکو
کھلانے کو لگے پاکیزہ نعمت
بلائے شاہ نے سارے اسیران

مجلس پنجم

کہے اسوار ہونا اب ہمیں سب — پڑھے اللہ تفعل ما یشا تب
نقارے سون اٹھا آواز چلنا — پڑھے تب حافظان انا فتحنا
ہزاران چودہ ہزار اسوار ے سات — چلے تھے وہ دیکھو شاہ کرامات
مدینے کیطرف عازم وہ ہوکر — چلے لشکر کو لے وہ ابن حیدر
لگے تب منزلان کو قطع کرنے — کمک دلبر چڑھا تھا فتح کرنے
کتنے تھے امیرے ارکان دولت — نہیں جچھ چین ہے اور دلکو راحت
کہ جبتک مارتا نہیں دشمنون کو — یزیدی بھیجا اور مدعی کو
ہوا ایک روز شہ کو رہ میں حایل — لوا قاصد شہنشہ کے مقابل
پوچھا شہ نے کہ تو ہی کون سو بول — تو آیا ہی کہاں سے زود کہہ کھول
کہا آیا ہوں میں شہر مدینہ — جہان اسرار حق کا ہی خزینہ
ہزاران بولو کہو اخبار کیا ہی — وہان کا حال اور اسرار کیا ہی
کہا احوال ہی پامال سارا — پڑا ہی شہر میں اندھکار سارا
یزیدی بھیجا ہی اہل کینہ — لے آیا ہی حرم کو در مدینہ
بھی زین العابدین کو قید کرکر — رکھا ہے شیر کو بھی صید کر کر
دفن کر شاہ کو کہتا تھا معصوم — مدینے میں رہنا اب ہوکے مظلوم
تربت وہ مدعی مقصود پا کر — چلا ہی پھر دمشق کو زود لیکر
کہا دعوی امامت کا کرے گا — ہمیں لیسے یہہ ہزاران ہر دم لڑے گا

مجلس پنجم ۵

مجھے شاید جدھاں بخشتے وہ سرور
کہ تھے اُسوقت میرے تین برادر

کہ تھے عمر علی طالب علی سے
دگر عاقل علی سو جہلی سے تھے

دئے تھے سلطنت تینونکو بغداد
رہے ہین جاکے وہان تینون ہو دلشاد

دگر لطفی اتھا میرا برادر
مشیب قاقا اُسے کہتے تھے حیدر

اُسے دے سروری مرز عراقی
وہان بھیجے ہین وہ کو تنکے ساقی

کہ ہین وہ دو سردار خاندان کا
کہ سب اہل ستم ماتم زدیان کا

بھی ترکان دو برادر تھے سپاہی
دیکھو تبریز ہین کرتے تھے شاہی

انھونکو سلطنت کا دیکے فرمان
روانہ اونکو کیتے شیر سبحان

بھی ابراہیم اشتر نیک جوہر
کہ ہین والی نجف ہین وہ برادر

رہے ہین ہمسے اب وہ دور پڑکر
محبّ خاندان کے نیک اختر

پسر جگمین کیتنک مولا علیؑ کے
وہ سلطان زمان خفکے ولی کے

کہ ہین وہ زندہ سارے مجھکو معلوم
نہین یہہ ماجرا کچھ اونکو مفہوم

علی اکبر کہے اے شاہ کونین
تفکر سے میرے دلکو ہوا چین

میرے آتا ہے یون اب دلکے بھیتر
عدو ہی سخت اور زائد ہے لشکر

عزیزان کی طرف اب ہوکے لاچار
لکھو نامہ شتابی اونکو اخبار

کرین وہ یارہ آکر ہمسے یاری
عدو کی فوج پر شمشیر کاری

عزیزان نامے لکھے ہین شاہ مقبول
کئے چارون کدھن نامیکو مرسول

دو لون فوجونکے اندر شیر صفدر — سما کے بیچ جون پھرتا ہی چندر
لگے گھوڑا پھرانے شاہ اکبر — لگے کہنے انا ابن غضنفر
لگے نعرے پہ نعرہ مارنیکو — یزید ونکے لگے دل پھاڑنیکو
لگے کہنے کو تب وہ شیر یزدان — سنو اے جاہل و بیعقل و نادان
مجھے جو جانتا ہیگا سو جانے — اگر نین تو مجھے جلدی پہچانے
پسر ہین شاہ مردان مرتضیٰ کا — پیارا ہون محمد مصطفیٰ کا
سو سلطان شہر یاریکا ہون مین — برادر شہ حسن غازیکا ہون مین
مجھے محمد حنیف کہتے ہین سارے — میرے بجنے فتح کے سب نقارے
کہ اب آیا ہون تم پر فتح پانے — تمہین اس تیغ کا شربت چکھانے
سو لینے خون کا دعویٰ تمن سے — چلا آیا ہون دیکھو مین تمن سے
کھپا کر تمکو اب کرتا ہون مسمار — دیکھو ایک لحظہ مین ٹھنتا ہون سب مار
رہیگا موت کا جو شخص مائل — کھڑا میدان مین ہووے مقابل
دیکھوگے جب میرا یہ قہر کا ہات — کہوگے تب سبھی ہیہات ہیہات
سنا عتبہ نے تب شہ کی ندا کو — کہا جلدی ولید بیحیا کو
کہ اب جلدی سے جا میدان بھیتر — کھڑا وہ آ مقابل ہو سراسر
ولید نے تب کہا عتبہ کو یونکر — نہین طاقت کسے شہ کے برابر
کھڑا رہکر کہو کہان ہم کو جانا — کہو کہان جیو کو اپنے چھپانا

مجلس پنجم ٥

مجلس پنجم ۵

ہوئے سب گھابرے اہل سموات
اٹھا تازی پڑے جو فوج اندر
اٹھا تیزی کے پاؤں لینے دھلارا
ہوا سب شور سارے پہلوان کا
لگے سلطان زمین پیٹھنے کو
لگے جھڑنے کیتین دھر سون ان لون
لگا بہنے لہو سیلاب ہو کر
دیکھا عتبہ ولید یہہ حال سارا
دیکھا لشکر ہوا اپنا بہت یہہ
طبل کر بازگشتی نا بکاران
رہے اپنے مکانیں آ ادھر کے
ہزاران قید قتل میں لا سواران
لکھا فی الحال لے قرطاس نامہ
یزید اسوقت میں بیشرم و جاہل
بھی ساری عورتاں کو لاکے فاجر
کہا انکو رکھے سے کیا ثمر ہے
میری خاطر بھیتر آتا ہے یہہ اب

کہے تسبیح سب قاضی حاجات
لگے تب کاٹنے موذی کا لشکر
ہوا چو گرد میں اندھکار سارا
پھٹا سینہ زمین اور آسمان کا
لگے موذی کا لشکر کاٹنے کو
گویا طوفان سے جھڑتے ہیں پھل جون
زمین پر سے چلا جوں آب ہو کر
موا لشکر ہوا پامال سارا
دونوں اخگر نمن ہو کر کہے یہہ
پھرائے بعد ازان اپنے سواران
گئے ڈیرے طرف اسوار ادھر کے
موئے عتبہ کے سارے چہل ہزاران
کیا جانب یزید کے وہ روانہ
بلایا شاہزادے کو مقابل
حکومت سے کیا تھا پیش حاضر
نہیں کچھ فائدہ اور کچھ اجر ہے
پڑے یک چاہ میں یہہ ڈالنا سب

مجلس پنجم

نہین تنہا کہ ہے ماہِ منوّر ۔ وہ سلطان بانیازی سر صفدر

خنف شہ نام ہے جسکا مبین ۔ کرینہارا شب یلدا کو روشن

بہت عارف وہ ہینگے سب برادر ۔ نہین معلوم تجھکو ہین وہ ظاہر

بھی لشکر انکا ہے بے انت بسیار ۔ کمک انکی کرینگے آکے یکبار

سنے یہہ بات جب ارکانِ دولت ۔ ہوئے سب گھابرے گئے بھول حِستا

یزید نے جب سنا اونکی زبانی ۔ لہو جلکہ ہوا غصّے سون پانی

کہا وہ کون اونکا نام کیا ہے ۔ کہان رہتے ہین انکا کام کیا ہے

کہا سن ہین فرزندان علی ہین ۔ کہ سب مردانگی ہین زور ور ہین

عمر عاقل دگر طالب علی ہین ۔ خدا کی یاد مین نت وہ ولی ہین

عدو کے خون پینا ہین قاتل خونخوار ۔ اکھاڑے ہین انھونے بیخ اشرار

نہین لشکر کا انکے ہیگا تعداد ۔ وہ ساکن ہین سدا در شہر بغداد

پسر لطفی دیکھو مولی کا عاقل ۔ مشیب قا قا ہے سن دانائی کامل

محب ہے دیکھ وہ شاہِ یمن کا ۔ کہ ہے پروانہ شمع انجمن کا

عراق و شام اسکا دیکھ اقلیم ۔ کیا مولا علیؑ نے اسکو تسلیم

بھی ابراہیم اشتر ہے دگر ایک ۔ پسر ہے مالکِ اشتر کا وہ نیک

اُسے مسکن سنو شہر نجف ہے ۔ حبابہ اُسکا دیکھو ہر طرف ہے

قوی ہیکل ہے وہ مردِ دلاور ۔ ملادے دھول ہین لاکھو کا لشکر

مجلس پنجم

کیا شمر اللعین نے یون ہی گفتار / رکھا سر ہاتھ وہ فجار بدکار
یزید خوشحال ہو بولا ہے تو کر / مقرر تو ہی غالب ہی اُنھون پر
دیا ہی تیس ہزار اسوار کو سنگ / کہا جلدی کا سے جا مہر پہ کر جنگ
کچل مُہرا اُنھون کا تو ابیٹھار / نہ آنے شاہ کن دے انکا یک بار
کہا لے ساتھ اپنے تو یہ لشکر / تو جا بغداد پر تاخیر مت کر
تجھے میری قسم ہے شمر گیانی / اُنھون کو مار کر دھول دھانی
انکو تو چھوڑ جیتا ایک تن کون / سبھو نکو قتل کر تو اس خس سن
کہا تب شمر مجھہ فرمان تیرا / فدا تجھہ حکم پہ ہی جان میرا

روانہ ہونا شمر اللعین کا طرف بغداد کے

کیا گفتار ہو لشکر نے فی الحال / چلا لے رخ پکڑ بغداد اُپر ال
لیا تب فوج اپنے ساتھ جاہل / چلا تب قطع کر کر وہ منازل
کیا جلدی روانہ روسیہ کون / کہ تھے ہمراہ اسکے جو سپہ کون
مدد عتبہ کے تین کر تنکہ لشکر / کہا زودی کرو تیار بدتر
سنجیدہ کر کے سب لشکر کو کارے / ہوئے تھے لاکھ تین اسوار سارے
کیا سردار ایک کو دے بڑائی / حکومت اس دیا کرنے لڑائی
کہا جا تون حنفیہ کے برابر / کھڑا رہ مار کر مُہرا اسر اسر

کو الیف شاہ کا لو جلد تر بول
لڑائی کرکے اول شیر صفدر
دیا تھا حق نے فتح آسمانی
وسیلہ جنکو دیکھو مصطفےٰ کا
بڑان اُنتر سے علی اکبر سو غازی
اٹھے تب بعد ازان اکبر علی نے
قلم مین آئے شہ دیکھہ اُس دن
شہادت پا کے وہ دنیا سے غازی
علی اکبر لگے غم سات رونے
ہوا دن کا عمل اتنے مین زایل
لگے کرنے ستارے جگمین شب گشت
دیکھو تلتل رین گھٹنے لگی تھی
ہوا تھا صبح کا روشن ستارا
ہوئی تب صبح روشن جگمین پر نور
فلک بیدار ہو سلطان کونین
وضو کر جلد ہو شاہ کرامت
نماز صبح سون فارغ ہو سرول

دہن سے لعل اور یاقوت رول
ہزاران سون یزیدی قتل کرکر
ظفر نے منہہ دکھایا تھا نورانی
حمایت پشت پر تھا مرتضیٰ کا
گئے سب ہو ذلیل تکو مار ماضی
لگے اخبار تب لشکر کا لینے
ہوئے تھے چھ ہزار اسوار مومن
نہ تھا کوئی ایک سوا یہہ خم خالی
لگے انجوان سے اپنے منہہ کو دھونے
رین کا شاہ نکلا ہو کے حایل
کہ سب یاران ہوئے تھے نیند مین مست
سیاہی کی ردا گھٹنے لگی تھی
چلا آہستہ اٹھ کر وہ اندھارا
ہوا ہر ٹھار پر نور علے نور
بڑان آہستہ کھولے نرگسی نین
نماز صبح کیتے باجماعت
دیکھے بھائی کھڑا رو تا نین بھر

مجلس پنجم

تھی

وہ دیکھو حسین جو ہے برادر
رسالت کے گلشن کے ماہ انور
امام اس وقت ہیں کس حال میں
نہیں معلوم ہوتا خبر یک
تلک قاصد حضوری پہنچ آیا
نجات نامہ تو دی کہ تاج کو لایا
قلم لایا وہ ادب سات
دیا ہے بعد ازان تاج کو
اٹھا لفافہ وہ نامہ سر پر
شہنشاہ یمن کا سر اٹھا کر
لگے تحریر علی نامے کو لیکر
لکھے ہیں اس برادر قرۃ العین
پڑھے ہیں خط کو مادر کر حسین
حسن کو زہر دے کر اول مارا
حسین مظلوم کو پھر جنگ میں مارا
پچھاڑے یار اور بیٹھے برادر
بزان مارا ہی دیکھو ابن حیدر

بھی ایسا جنگ کہیں یارو زمیں پر | نہ ہوگا آج سے تا روز محشر
غرض ہر روز آ میدان اوپر | کریں بازی یزیدیوں ساتھ سرور
ہمیشہ رات دن ہو ذیونکو مارے | فتح کے رات دن باجیں نقارے
تلک آیا مدد عبنہ کو وہ یار | ہوا تھا جان اپنے کا خریدار
بزان ہر روز آ شہ ساتھ لڑتے | حنف شہ اپنے غالب ہو کے پڑتے
ارے محمود ہو جلدی سے رہوا | شہ بغداد کو پہنچا لو اخبار

مجلس ششم

قلم کا ہاتھ میں اب لیکے نشتر | ششم مجلس کہیں لہو سوں رقم کر
زمیں خشک کو اب زود تر کر | لہو کی آب پاشی سوں سراسر
یہاں سے بول اب تازہ حکایت | روانہ ہو گئے تھے شہ کتابت
چلے تھے لیکے قاصد جو طرف کو | چلے تھے لیکے نامہ میر حسن کو
چلا یک جلد ہو تمثال جوں باد | یکا یک جاکے پہنچا شہر بغداد
اتھے خلوت منے تینوں برادر | بیٹھے تھے شاہزادے حلقہ کر کر
شہ مظلوم کا تب یاد کر کر | گئے تھے حوض خالی ہیں کے تر
الپس میں وہ اپنیں بل بوتے تھے | جواہر لعل موتی رو لیتے تھے
مدینے کا نہیں کچھ حال معلوم | خبر سے اب ہے ہیں یا ہو کے محروم

مجلس ششم

ہوئے ہشیار لاگے مارنیکو ۔ لگے تب تن کے کپڑے پھاڑنیکو
تلک اسحال میں دن ہوکے تمام ۔ ہوا تب رین کے عالم کا انجام
شہ مظلوم کا تھا غم سو بھاری ۔ صبح سون شام تک کرتے تھے زاری
کھلا کھانا تصرف کر زر و سیم ۔ بروح پاک کر فاتحہ سے تسلیم
شہیدونکی ہوئی ارواح تب شاد ۔ کہ سب تھا غم بھیتر وہ شہر بغداد
نقارا کوچ کا کر کر سراسر ۔ چلے چودہ ہزار اسوار لیکر
چلے ہونیکو شہ کے پاس حاضر ۔ حنیفہ کو مدد کرنے کی خاطر
اتیا محمود انکو رہ میں دے چھوڑ ۔ مشیب فا طرف جلدی ستی دوڑ
پسر مصطفی اتھے شاہ ولایت ۔ علی مرتضی شیر شجاعت
سو یکدن دل اپر لاگی گرانی ۔ نین سون کر رواں اخون کا پانی
کہا رو رو کے وہ ابن پیمبر ۔ میرے لخت جگر دونون برادر
حسن شاہ کرامت خوش لقا ہے ۔ حسین شاہ ولایت باصفا ہے
مدینے میں دکھو ساکن ہیں دونون ۔ خدا کن محترم باطن ہیں دونون
خبر بہت دن ستی معلوم نین ہے ۔ یہہ کیا باعث ہے مفہوم نین ہے
نہین آتا ہے کوئی انکے نزد سون ۔ خبر لاتا نہین انکی طرف سون
نہین اب چین ہے مجھہ دلکو آرام ۔ خبر انکی منگانا یو نہی ہے کام
کہے تب بعد ازان قاصد بلاکر ۔ مدینے کو تو جا تاخیر نا کر

روانہ ہونا قاصد کا طرف مدینہ منورہ کے

مجلس ششم

جلا ہندرا ہزار اسوار لے سات ۔۔۔ جلد کرنے حنفشہ سون ملاقات

مدینے کے طرف نکلے ہوا سوار ۔۔۔ لگے کہنے کو رہ ہین یونہی گفتار

مشیب قاقا میرا ہے نام مشہور ۔۔۔ کہ سب موذیہ میرا دستا پرزور

حنفشہ ہین سدا خونریز سالار ۔۔۔ نہ پہنچے ہین تلک ہین جاکے یکبار

کردن اس تیغ سون موذیانکو آزاد ۔۔۔ اکھاڑون جنگ سون انکا بیخ و بنیاد

لگے تب قطع کرنے کو بس در گوس ۔۔۔ اتھا بہت درد و غم کا دمین افسوس

کردن جا تیغ بازی ساتھ گھمسام ۔۔۔ بہاؤن خونکی ندیان صبح و شام

حنفشہ کا رہے دل بیچ دہشت ۔۔۔ قیامت تک رہے موذیانکو وحشت

تلک شاہ حنیفہ یہان ہمیشہ ۔۔۔ یزید کے سراو پر بہاتے تھے تیشہ

کھڑک کر موذیانکو مارتے تھے ۔۔۔ ہزاران پر ہزاران پاڑتے تھے

شمر نے لاف مارا تھا یزید کن ۔۔۔ کہ مین جاتا ہون جل عمر علی کن

مسافر ہو چلا دام اجل کا ۔۔۔ چلا ملعون عاشق ہو قتل کا

لگا بغداد کو جانے وہ کمظرف ۔۔۔ لگا کرنے کے تئین دم اپنا صرف

سوا ایکبار ہر ابلیس ثانی ۔۔۔ اتارا تیس ہزار اسوار جانی

تلک عمر علی بہت گرم تر تھے ۔۔۔ تردد کے قدم گن گنگے دھرتے

نزان کیٹھار پر گذرا وہ سب دن ۔۔۔ اتر کر وہان رہے سب یار ساکن

خبر ملعون سے جاسوس جاکر ۔۔۔ کہا اترا ہے یہان حیدر کا لشکر

مجلس ششم

لئے لشکر کو تب وہ اپنے سارے — علم کے کھول دیتے تھے فرارے
لڑائی کے دمامے گاجتے تھے — دلیران کے کھڑک یوں باجتے تھے
بزان شمر اللعین نے فوج کر پیش — کیا آراستہ ہو کر کے اندیش
کہا تب مشورت سوں پوچھ کر فند — کیا آراستہ ہو کر کمر بند
کہا جاتا ہوں میں تنہا اُٹھو پر — ترت عمر علی کو یوں پکڑ کر
وگر نہ ہاتھ آوے تو اشارت — کروں تمنا کو اے ارکان دولت
تمھیں سب ہو کے لشکر ایک حملہ — کرو یکبارگی سب ملکے حملہ
مرینگے سوز میں کے ہو دیں پیوند — پکڑ کر لاؤ تم مولا کے فرزند
چلا یوں بولکر میدان میں او — کھڑے میدان میں آرو برہو
لگا شوخی سنی کرنے کو گفتار — کہا عمر علی کون ہو تو ہشیار
فراست کے تو ہو دریا کا غواص — اجل کو یاد کر کر آ میرے پاس
حسین ابن علی ثانی علی تھا — شجاعت میں علی سے ہیبلی تھا
میرے دُو ہاتھ سے لئی درد غم میں — گیا دنیا سے وہ ملک عدم میں
مجھے قوت کہ ہے مولا علیؑ کا — عبث لڑتا ہی تو بیعت مینے آ
اگر خواہش تجھے ہے ملک دولت — دلاتا ہوں یزید کے پاس حشمت
دکھا فرزند کھڑا ہے ہو کے مغرور — ہنر سے بہت کرتا ہیگا مذکور
بزان طالب علی ہو مرکب انگیز — لگے تب دیکھنے کر کر نگاہ تیز

مجلس ششم

زبان لیکر چلا تیغ کو جاہل
پکڑ کے کیا شمر کے لا مقابل
شمر دیکھا جو اسکے ہاتھ غازی
دغا کر یون کھیلا تھا بازی
منگایا بعد زان قفص آہن کون
رکھا اس بیچ وہ ماہ گگن کون
ہوا خوشحال وہ ملعون جاہل
نہ سمجھا تھا کہ سر پر ہین یہہ قاتل
ہوا خوشحال وہ مردود جب ہو
نہ جانا تھا کہ سر پر پڑے دھول
دغا سون شاہزادے کو پکڑ جب
ہوا تھا سرخرو وہ زرد رو تب
چلا آہستہ وہ کرتا تھا منزل
قضائے ناگہان ہوتی ہی نازل
قضا ڈالا وہ تھا سب گلے میں دام
کرے دو کوس پر منزل صبح و شام
[illegible]

مجلس ششم

[illegible]

کہان طاقت مجھے جو شیر کے ساتھ / لڑائی ہین کرون دو چار بھی ہاتھ
کرون کہان لگ مین ایسے تیغ بازی / نہین سنئے کہ یہہ ہین شیر غازی
کہ اب کرتا ہون دیکھو ایک مین فند / پکڑ کر اونکو مین کرتا ہون اب بند
مقرب ایک تھا عمر علی کن / لکھا نامہ سو پہنچا عمر جوشن
لکھا تو یار ہے دلدار مجھکو / صداقت کا سخن کہتا ہون تجھکو
بزر یا کن سے دلاؤن مال بسیار / ہزاروں کا تجھے کرتا ہون سردار
کئے ہین عاقلون نے یونہی گفتار / اول آتا ہے بند آدم کو اقرار
زبان ہوتی سر تن مجھکو برادر / سخن میرا صداقت سون سمجھ کر
مجھے میری زبانکی لاج ہے آج / مقرر ہے میرے یہہ ہاتھ مین کاج
پڑھا نامے کو تب وہ یار اغیار / پڑھا یاری ستی جاہل ستمگار
سبب دنیا کے کھویا دینداری / دیا اسکے اوپر دلکو قراری
عجب تھا سخت کید بیوفا ہت / کیا شہزادگان اوپر جفا بہت

حکایت

دیکھو بکرات وہ ہر سہ برادر / بیٹھے کھانے تھے وہ کھانا شکم بھر
کہ تھا اسوقت خدمت بیچ فاجر / کمر بستہ کھڑا تھا وہ ہی حاضر
کمند کو کھول ڈالا صید کر کر / لیا فی الفور شہزادے پکڑ کر
کہ سب دنیا و دین سے ہاتھ دھویا / ہوا وہ بیوفا ایمان کھویا

[illegible]

مجلس ششم

مدینے کو وہ چھوڑا نیک اختر ۔ چلا قاقا طرف پھر راہ لیکر

مسیب قاقا طرف وہ جلد رہرو ۔ چلا تھا روز و شب وہ بادپا ہو

مسیب قاقا تھے وہ شاہ عاقل ۔ چلے یکدم نہیں دو دو راہ منزل

بہت ماندے ہوئے تھے شیر صفدر ۔ سکونت وہ کئے تھے یک مکاں پر

سو وہیں پہنچا شتابی آکے قاصد ۔ لگا کہنے کو جو دیکھا تھا قاصد

کہا مولا کو تو لطفی پسر ہی ۔ شجاعت مین سبھوں سے بیشتر ہی

پسر مولا کے تینوں نیک اختر ۔ وہ طالب اور عاقل عمر دیگر

مدد کرنیکو شہزادے کی خاطر ۔ چلے تھے شہر سوں ہو جلد باہر

دیکھو بغداد کے وہ شیر شر نے ۔ شمر نے قید ڈالا ہے جبر نے

مسیب قاقا سنا یہہ ماجرا سب ۔ کہا جلدی سے مجھہ پہنچاؤ تم اب

نقارہ کو چکا ٹھوکا سراسر ۔ اٹھا جلدی چلا شہ ساتھہ لشکر

چلا قاصد لیا دولے کو ہمراہ ۔ چلا فی الفور لیکر شمر کی راہ

بزاں کر قطع منزل جلد لایا ۔ شمر ملعون کا لشکر دیکھا پایا

ادہر سے محمود اب لشکر طرف چل ۔ شہ بغداد کا ہے فوج بیکل

ہوا معلوم جب لشکر کو احوال ۔ لگے سب توڑنیکو بال اور گال

کئے تھے سب شجاعت اپنی زایل ۔ ولیکن شرم تھی آنکھوں نہیں حایل

بیٹھے کرتے اپنی وہ آہ و زاری ۔ ہوا تھا سب کے دلکو درد بھاری

ترت پکڑے کمند سے شیر صفدر
شتابی سوں پچھاڑے ہیں زمین پر

نکالے بعد ازان خنجر کمر سوں
گرائے مار اس موذی و خر کوں

گیا دوزخ میں وہ موذی ہو خوشحال
ہوا سب فکر سوں وہ فارغ البال

بزاران کر کر نہایت دست چالاک
ہزاران سوں کیا تب خاک در خاک

بکل لشکر ستی شاہ غضنفر
کھڑا شمر اللعین تھا یک مکان پر

دکھا اسکو کہا مردود فاجر
میرے ہاتھوں سوں کان جاتا ہے کافر

کشادہ کر کمند شاہ سرافراز
کئے ملعون کے تب گل میں آغاز

پچھاڑا اور گرا اسکو زمین پر
پڑا جوں کوہ آلوندہ خاک چہیر

بزان چھاتی کے اوپر پاؤں دیکر
سو باندھا دست کو لا پشت اوپر

بساط زندگی سے ہاتھ دھویا
اسکے عیش کا اسباب کھویا

کہ سب لشکر کی کیتنے ڈھول دہانی
شکستہ سبکو کیتنے پل میں فانی

کہ تھے حمزہ کی سو سارے بھاگتے تھے
دلیران لگ کے پیچھوں کاٹتے تھے

دیکھے اسباب جو زیر لصبارت
کئے یک پل منے وہ سبکو غارت

ہوئی حق کی طرف سے فتحیابی
ملا اکٹھا لشکر آ شتابی

مشیب تا قاسم کوں لا پکڑ کر
بندھے تب ہاتھ اور پاؤں جگر تہ

لے آئے اس لعین کو شاہ صفدر
جو آ جلدی ملے نزد برادر

نکالے زود خنجر سے وہ خورشید
کیا موذی کو اس خنجر سے مثنے قید

پراگندہ کیا سب فتح پایا
ہمارے ساتھ کا یک بار لشکر
پکڑ کر قید ہمکو وہ ستمگار
ہمیں تینوں کو وہ جب قید کر کر
دیا اس ہاتھ میں لا قید کر کر
ہمارا کوئی نہ تھا والی جز ابن
محمد مصطفیٰ اور مرتضیٰ بن
خدا فریاد رس سے ہمکو آخر
دیا وہ فتح تمکو اسے برادر

غرض تلوار سے یوں بچایا
پھرا مجھ ساتھ لیکر نیک بازی
کئی منصف نے ہیں ملعون غازی
کہی سب ماجرے انکو عیان کر
بزاران عمر علی نے درفشان کر
جفا ورنج سوں نکلے تھے ستمزی
سو ظالم کے چند روز کے وہ دردمندی
سو طالب رہی عاقل علی کون
نہ تھے عمر علی کون لا کے سوں

مجلس ششم

مجلس ششم

دیکھو محمد حنیفہ شاہ یک روز
ولیکن حیران اتھا اس فکر بھیر
بہت سے فاجران کو دیکھ ہم
سہ صد اسوار انکے پا شہادت
حنف شہ فکر کے دریا مین غواص
کہے اکبر علی کو ای برادر
صبح اس وضع سون لشکر ہمارا
ہمارے لوگ اسطرح مرینگے
چلا ہوتا ہے کم ہر روز لشکر
نہین عمر علی آتا ہے ایجان
نہین آتا ہے کوئی شاہ نجف سے
اندیشے مین رین ساری نکل کر
سما پر آفتاب آیا ہو روشن
چلا مو ذیکا لشکر ہو کے تیار
نقارے باجنے شہ کے مقابل
عجب بدشرم تھا وہ قوم بے لاج
سفر اس روز مین آیا میسر

کئے عتبہ کا لشکر سب مین دوز
ہزاران سون کئے تھے قتل صفدر
دکھائے تھے سو وہ سلطان عالم
کئے تھے بہشت مین جا استراحت
برادر کو بلائے آپنے پاس
اچھلتے ہین یہ دریا غم کے دل پر
شہادت پائے اس میدان مین سارا
کہو کس دھات سون بازی کرینگے
مدد آتا نہ کوئی ہمکو برادر
مشیب قاقا نہین طوفان مین سنا
نہین دستا کوئی چارو نظر سے
گئی تب صبح صادق ہو منور
دکھانیکو لگا دنیا کا گلشن
کھڑا میدان مین آکر جفا کار
رہے تھے اکھڑے وہ لوگن جاہل
جہان مین کوئی نہین ثانی بہ معراج
خدا بھیجا مدد کرنے برادر

مجلس ششم

پڑے قدموں کے اوپر شہ کے سارے
لگے سون لاکے بعد از ابن حیدر
تلک دریائے غم نے جوش کھاکر
لگے حسنین کے غم ساتھ رونے
لگے کرنے کیتین سب آہ و زاری
غرض تقدیر حق سون ہوکے لاچار
ملے دیکھے برادر با برادر
پھرے وہ سب قطع امید ہوکر
یزان وہ ابن حیدر فوج لیکر
مسیب قاقانے کھولے تب دہن کون
کہے ایشاہ میرے مصطفیٰ کے
سنا ہو تمین تھین تلوار کاری
بہت مارے تھین ہو ذی جہاتمین
تیرا روشن جہان مین نام انور
اتیا کچھ غم نہ کر دلدار جانی
ابسکو وارین شہ پر کرون گا
کرونگا جانفشانی تاکہ خوشحال

منور چاند سے روشن ستارے
بیٹھے تھے سبکو اپنے پاس لیکر
نین خالی کیا اخوان بہاکر
لگے دُر اشک کے غم سون پرونے
لگے ماتم سے کرنے اشکباری
رہے صابر یزان وہ شاہ غمخوار
ہوا جبلکہ سوختہ مثل اخگر
رہے جاکر سبھی اپنے مکان پر
چلا شمس سعادت کوچ کر کر
ادب سے یون کہے شیرین سخن کون
جگر گوشے تھین ہین مرتضیٰ کے
یزید و نیر کئے تھے بہت بھاری
پراگندہ نہ کئے دنیا و دین مین
توہی سلطان جگ کا ابن حیدر
تصدق ہی تیرے پر زندگانی
تیرے آنگین اتیا مین کٹ مرونگا
ہووےگا دل تیرا اب نیک افعال

ہوا تھا اوسکے حق مین مثل تخمیر
شمر فی النار ہے پایا ہے آرام
رسن اگ ہاتھ مین اسکے گلے مین
اکھاڑے جگ سون اسکا بیخ و بنیاد
کہو دل ساتھ اپنے با صداقت
زمین کا تب جہا نین وقت آیا
زمین کا سلطنت زایل ہوا جب
یکایک صبح کا شاہ مظفر
لگا کرنے کو تب شاہی جہا نین
کھڑا ہو مستعد لشکر حرامی
نزان افواج آلِ مرتضےٰ کا
یزیدی صف بصف زیر چڑھے تھے
حنفہ شہ آ کھڑے میدان اوپر
تلک جا سوس آ میدان اوپر
جو کوئی میدان مین آرد برد ہو
اسکی وہ شجاعت کو دکھاوے
مشیب قاقا سنے آواز در گوش

سے لگے تھے بکہار ار اور رسات سو بیر
جہنم سے ہوا ہے آخر انجام
بندے ہے اور کھینچکر ڈالے رکھے ہین
جہنم کے اتھا لایق وہ شدّاد
ہی لعنت اُس اپر لعنت ہے لعنت
فلک سے تب ہوا پیدا اسما یا
جہا نین صبح کی چوکیان بیٹھے سب
جسے کہتے ہین خورشید منور
زمین پر اور زمین و آسما نین
سراسر عقل مین تھی اسکے خامی
ہوا تب مستعد شیر خدا کا
سو شہ کے ہاتھ بھی مرنے کھڑے تھے
گویا تھا سور دوسرا صحن اوپر
پکارا زور سے ای اہل لشکر
اسکے نقد جان سون ہاتھ کو دھو
نزان لڑنے ہمارے ساتھ آوے
ہوا تب غم کا دریا دلین جوش

مجلسِ ششم

دیکھو اسوار یک ہو نیکو فانی
اٹھا رنی وہ مغفر ابن رزانی
اٹھایا تب وہ گھوڑا وہ ہوا بیس
کیا نین دل مین پھر جیسے کا ریش
دیکھو گھوڑا ہوا پھوٹا بال
کیا قاقا نے اور پر دست جلال

پھر ایک برچھی جونکہ بار اِن
لگا ہو رے کو دو نون بیچ دا اِن
ہریرہ نے دیا یار دا اِس فی الحال
مشیب قاقا نے تب وار ہر حال
مشیب قاقا لیے ہین تب پھر پر
لیا تلوار جلدی سون اٹھو پر
دسا صمصام کینا دست چالاک
لگا جب یون ہریرہ ماسو غصہ کی
تو کھویا دین و دنیا کے تئیں یون
مشیب قاقا کے اسکو بھایا یون

دلید نے یون کہا یہہ ہے خوزادہ	عراق مرز کا یہہ شاہزادہ
پسر لطفی کہ ہے مردان علیؑ کا	ایسی قوت ہی دو جگ کے ولی کا
اول اسکا مشیب قاقا کہ ہے نام	حکومت کا چھوڑا عالم اپر دام
حنفیہ کو مدد کرنے کو آیا	سعادت دو جہانکا اُسنے پایا
کہا عتبہ نے تب افسوس کھاکر	مرنگا ہاتھہ سے اسکے یہہ لشکر
یزیدی سوار جو آتا تھا رن پر	سلامت او نہ تھا جاتا تھا پھر کر
مشیب قاقا شجاعت ساتھہ ماری	کہا تھا بہت سے موذیونکو ماضی
گرائے ایک پلہمین تین سو سوار	کھڑک سون جو تھے نامی سو سٹے مار
دلید بولا ہریرہ کو غضب سون	نکل میدان مین اب جلد جا تون
توہی تو پہلوان ہے اسکا ثانی	یقین ہے تو کریگا اسکو فانی
ہریرہ تب اجل کا ہو گرفتار	ہوا طوغا دکرہا دہ نمودار
مشیب قاقا کہے اسکو ہریرہ	یزید کے مال پر تو ہوکے غرہ
طمع کا تو گلے مین چھوڑ زنار	جہنم کا ہوا ہی تو خریدار
یزید سون دل کیا ہے اپنا بند	نبوت کے کیا لوگان ستی دند
خدا محشر مین تم سون ہوگا سائل	کہو کیا جواب دوگے تم ایجاہل
مشیب قاقا ستی یہہ بات سنکر	ہریرہ یون لگا کہنے کو پھر کر
یزید کے پاس ہے بہت ملک اور مال	تصدق جیو کیا یون اُسکے اپر ال

سو قابو پا چلا یار شاد ہو جب
دہ نیزہ کا ہریرہ ہاتھہ مین تب
پھر [illegible]
[illegible]
مشیب قاقا کے [illegible]
تو ہر سو مردار [illegible]

مجلس ششم

[illegible]

[illegible]

سہ [illegible]

مجلس ششم

ترت کر بازگشتی کا نقارا
یزیدی جا کے اترے تیہ مکان پر
مشیب قاقا پھرے خوشحال ہو دلنا
نزان لاگے گلے سے شیر صفدر
گیا وہ روز سارا درد و غم سون
ہوئے سب خواب کی مستی مین غافل
تلک آیا نکل جب روز دیگر
سو لا بار نیہ عشنہ فوج اغنام
اپسکے آ کھڑے جا گاہ پہ قایم
نکل طالب علی نے با شجاعت
کہا امید ہے مین رن چڑون آج
رضا دیکر گئے اون کو روانہ
چلے طالب علی صلوات پڑھتے
کھڑے میدان مین گھوڑا کدا کر
کئے تب حیدری نعرہ بکو للکار
نزان بولے کہ القوم جفا کیش
میرے پر آؤ گے تم بیس اور تیس

پھرائے مصر کے سون خلق سارا
بیٹھے حیرت زدہ اندیشے بھیتر
کئے تسلیم شہ کے آ مقابل
سرائے بہت سی تعظیم دیکر
سما یارین کا پہنچا عدم سون
اتھے ذکر خدا سے شاہ شاغل
ہوا پھر مستعد سب فوج لیکر
نزان آ کر کھڑے رہے شہ پہ اسلام
رہے ہو مستعد کر کے مضاحم
کھڑے منگنے لگے شہ کن اجازت
قضا پہنچی اجھے گی تو مردن اج
پڑھے شہ نے بھوں انا فتحنا
وظیفے سات کی آیات پڑھتے
ندا ہل من مبارز کا سنا کر
کہے مجھ کو سدا حق ہے مدد گا
جہنم کا خورش تمکو ہے درپیش
کھڑک سون مین اتارونگا سبھی سنس

بزان پیدا نہین جو آوتا تھا
یزیدی قوم کو بسیار مارے
ولید دیکھا ہوا تب کام ابتر
شتابی سون گیا لشکر مین ذی
چلا درحال آ طالب علی پاس
جدل کرنے لگے دونو ہو نیست
گیا دو پہر دن جنگ و جدل مین
ولید تھا پہلوان بہت زور ور وہ
نپٹ ماندا جدل سے تب علی تھا
ولید اگر کمر مین ہاتھ ڈالا
پکڑ اوسکی کمر کو زور محکم
دو لونے چھوڑ سواری آ زمین پر
لگے تب کھینچنے باہم برابر
ہوئے طالب علی بیکل ربستی
ولید نے زور کر قابو کو پایا
اوّل قوت ستی کر کر شجاعت
کئے عمر علی نے تب سون معلوم

تو جیتا پھر نہین وہ جاوتا تھا
بہت سے ناقصون کے گھرا جاڑے
موا سہراب اور مرتا ہے لشکر
دیکھا لڑتا ہے طالب شاہ غازی
مقابل آ کھڑا اجہول خناس
لگے کرنیکو تا ان ہر دو رن میست
اتھے فایق دو نو اور رن کھندل مین
چلا طالب علی پر دوڑ کر وہ
ولید اپنے مکان پر تازہ دم تھا
ہوئے طالب علی بھی بہت غصا
لگے تب زور کرنے ہر دو باہم
جدل مین تھے پیادے رن کے بھیتر
ہوئے تہدم دو نو ملک غضنفر
اٹھے ماندے نہ تھی کچھ تندرستی
بزان طالب کے تین زانو پہ لایا
کھڑا درحال ہو با استقامت
برادر کا کئے تب حال مفہوم

مجلس ششم

دیکھے سلطان عالم نے یہہ حال
خفیف شہ نے سو نعرہ حیدری کر
کہ سب آواز سنتے تھے گلو کا
خفیف شہ نے دیکھے عمر علی کو
سنے نعرہ حیدر ہاں شیر نبی کا
گئے تب بھاگ وہ نامرد سارے
پچھاڑے شہ ولید کو جب زمین پر
مشیب قاقا سو شاہ جہلی نے
اٹھائے جب تیرگان سر للکار
ہوا تب ڈھول کا دھنکار اسدات
ہزاروں ہزاروں مارتے تھے
لگے کٹنے سران دھر سون ادھر
گئے نابود تب بدبونکو سب بار
چلے نالے لہو کے بہت زمین پر
مشیب قاقا دگر عمر علی شاہ
چلے تھے مارتے درد و غم سون
ولید دیکھا کہ پہنچے شیر صفدر

تیرگان سب اٹھائے اور ڈال
چلے کہتے تھے یا مولا علی کر
سنے تب جنگ سب نے واقعہ کا
کہ سب گھیرے ہیں ماہ نخلی کو
ہوا دل گھابرا دیکھو سبھی کا
ہزاران عمر علی اس کو پچھاڑے
گیا وین بھاگ تا لشکر کے بھیتر
وہ ظاہر اور بھی عاقل علی نے
ہوا چاروں طرف سے مار و مار
نہیں معلوم ہوتا دن اور رات
کفیک نا قعص اٹھے سو بھاگ گئے تھے
کہ جون پڑتے تھے تپے پچھاڑ سون چھڑ
قتل کر کر گئے تب بار سمار
صحن پر خون ہوا سب لہو میں تر
چلے تھے مارتے دونوں ہمراہ
یکایک آگے پہنچے ہیں علم سون
علم کے پاس آئے مار لشکر

مجلس ششم

دیکھے گھنشام بھاری کرکے افسوس
بہت ہیبت پڑی تھی انکے اوپر
ہوا تھا جنگ ایسا حد و غایت
نزان آسودگی پانے کو سرور
غرض چند روز بھی خوشحال تھے وہ
پچھون شہ سون عبداللہ مل کر
لکھے اسکو کہ ای حشمت کے اختر
ہمارے سون لڑائی ایک بھاری
کہیا یا پہلوان نامی تھے سردار
ولید اور سعد اور سہراب بلکر
مشیب قاضا دگر عمر علی تھے
یہہ چارون متفق ہو ملکے باہم
گئے لشکر وہ سب کشتہ ہمارا
اگر چہتا ہے تیرا نام ہو ور
لکھے نامے مین جو کچھہ تھا مناسب
کئے نامہ روانہ جلد تر سے
پڑھا نامہ کیا اتمام ظالم

گئے بھاگے رہے سے جا دور دو کوس
نہین آتے نزان لڑنے کو رن پر
ہوا تھا قتل عالم بے نہایت
رہے مسکن مین اپنے آ دلاور
جدل کے باب فارغ بال تھے وہ
لکھے نامہ یزید کن مشورت کر
اچھو سایہ تیرا جم سبکے سر پر
حنفشہ نے کئے شمشیر کاری
بھی لشکر کئی ہزار اسوار دئے مار
گئے دنیا ستی بیٹون برابر
بھی طالب اور عاقل مہبلی تھے
پڑے آ لوٹ کیتے قتل یکدم
رہے گھوڑے سوا و پڑے کنارا
شتابی سون مادھیما کو لوٹ کر
کئے مرسول تب دلو وہ غاصب
کمر ٹوٹی سینہ پھاٹا تاخبر سے
سپاہی آرہی تھی ہنہ پہ سالم

مجلس ششم

لے اپنے ساتھ استقبال آیا / شہنشہ کن رحن اسکون چلا یا
چلا تھا باٹ بین فجار بے پیر / خرِ بیدم اتھا مجہول خنزیر
شہنشاہ یمن تب فتح پا کر / یزیدی لوگ کو سارے کھپا کر
وُہ کھوئے لعد بدنت کے کمر کون / نزان اُترے تھے آرا حت کے گھر کون
رہے دو ہفتہ تب آسودہ خاطر / کرے تب مشورت یک روز آخر
کہے یاران مجھے ہے شوق غالب / ہوا ہے دل رسولؐ اللہ کا طالب
کہے میرا کہ ہی یہہ مقصدِ دل / قدم دیکھون سعادت کرکے حاصل
تلک عمر علی آئے نکل کر / سعد کو لائے تب شہ کن پکڑ کر
دیکھے تب سعد کو دو جگ کے ولی / کہا زودی سے دیوٴ اسکو سولی
چلائے سعد کو سولی پہ دھرنے / چلا دوزخ بھتر آرام کرنے
چڑہائے سعد کو سولی کے اوپر / دیا سولی وہان شہ کے حکم پر
تلک جاسوس آیا جلد رفتار / کہا شہ کو کہ اے شاہ جہاندار
کہا تمکو پناہ ہی مصطفیٰ کا / مدد تمکو سدا ہے مرتضیٰ کا
لے لشکر ساتھ وہ مروان مردآ / لے آیا ہی یمن پر پانچ لکھ سوار
بھی وُہ چالیس ہزاران فیل لیکر / چلا آتا ہی تم پر ڈیل لے کر
بھی عبداللہ اور عتبہ کو لے سات / چلا آتا ہی لینے وہ مکافات
صبح لگ آکے پہنچیگا ترے کن / کہ ہے نزدیک تیرے سو وہ قوزن

مجلس ششم

نبوت کے وہ سب ہین خاندانی ... ل ایس کا بلکہ جان کر
سنا ہوئین کہ تجھنے شاہ غازی لڑائی کر کیا ہو دیان کو ماضی
زمین پر سب کیا تھا لہو کا گلشن کیا سب خاندان کا نام روشن
مدد تجھکو کہا شافیع محشر چھتر مولا علی کا تیرے سر پر
نہ کرنا غم اپنا کچھ لعین سعد اس مدد کر نیکو آیا ہون تیرے پاس
ہوئے فارغ گئے جا استراحت فرش پر جا رہے تھے چند ساعت

حکایت

حکایت بول اپنا دنشرف سون ششم مجلس مین لا شاہ نجف کون
رین کا ہو عمل اتمام سارا بجا دے صبح کا جگ مین نقارا
یکایک فوج کو مروان لیکر مقابل شاہ کے آیا سراسر
چلا تب دین کا دولہ ہوا سوار ہوا خورشید ثانی جب نمودار
لگے بجنے نقارے فتح یابی دلیران کے گئے دل اضطرابی
کھڑے مروانکی چھاتی پہ آکر غزا کرنے کون وہ شاہ غضنفر
نگہ مروان طرف سے ایک سوار کھڑا ہو سامنے میدان پہ للکار
نزان یک شخص فوج اسے ... نکل میدان مین آیا خودی سے
مشیت ... خویش اٹھ کھڑا میدان آیا پیش ہو کر

مجلس ششم

دیکھا مردان موئے تب بہت نامی
طبل کر بازگشتی کا جھاجو
گئے تب شہ سر انکو برادر
نزان مردان بلا یا پہلوانان
کہا انکو تمھین ہین اہل اشراف
نہین کچھہ شرم ہین دیکھا تمھین کو
تمھاری لاف اور قوتکو دیدہ
کھڑا سنتا تھا یک مرد فاجر
اتھا فولاد اسکا نام مشہور
کتنیک اسکو نواسے اور فرزند
ولے وہ زور مین شہزور در تھے
قبیلہ بھی اتھا بسیار اُسکا
سنا مردان نہین وہ بخش گفتار
کہا مردان کو ایسر دارٹ سکہ
اُسے جیتا پکڑ کر تجھہ مقابل
جزا میری شفقت کا سراسر
نزان مردان یون سنکہ پکارا

بہت فانی جہانسے وہ حرامی
رہا اپنے مکان پر جاکے بدخو
شجاعت اور دلیری یاد کرکہ
بلائے جو تھے سارے جوانان
یزید کے سامنے مارتھے تم لاف
سکے نین مارنے تم ایک تن کو
تمھین دیدہ صحیح نہین بریدہ
قوی تھا پہلوان وہ سمین نامر
پدر کا در دکان قو تمہین معروف
اُتھے فولاد کے قدمونسے پیوند
لڑائی کے وہ فنمین باہنر تھے
وسیلہ پاس تھا غمخوار اُسکا
کیا نزدیک جاکر اُسنے تلوار
حنیفہ طفل مکتب ہے صحن پر
اگر لایا تو کیا ہو مجھکو حاصل
کہو کیا دیؤ گے تم مال اور زر
منگے جو تو دیؤ نین تجھکو سارا

مجلس ششم ۶

تلک

قائم ہو مجلس ہفتم مین چالاک
چلا علقمہ سر پر ڈالتا خاک
شجاعت سون کمر با استقامت
بندھا فضلِ الٰہی سون مدامت
فلک سے آئینہ نور جھکا درات
دکھانیکو لگا ارض و سموات
گئی تب رات دن نکلا سماں پر
صبح روشن ہوا سب انس جان پر
کیا تب مسعد مروان افواج
چلا یا شاہ پر دریا کی امواج

مجلسِ ہفتم

مجلس ہشتم

برج سید عالم پیمبر
ختم کیا یہان تک صلوات کیکر
ہوئے فارغ کیے جا سر اجر
تمام دل کر بزان الوان نعمت
لیا ہی رات کی بید اسوی پر
نہان مغرب طرف سورج ہوا تب

تلک بجنے لگے سبھوں نقارے
لگے اُڑنے نشانوں کے فرارے

کہا چپلوس شہ کو کچھ نہ غم ہے
یہہ ابراہیم اشتر کا علم ہے

بزان شہنے سٹے موذی کو لاکر
چلے اشتر کے استقبال اگر

دیکھا فولاد تب کوئی اپنے اوپر
نہیں آتا ہے کوئی میدانمین چلکر

ہوا اسپا گیا لشکر منے وہ
کھڑا مروان کنے جا سامنے وُہ

دئے خلعت انھیں مروان کیا شاد
لگا تعریف سون کرنیکو تب یاد

حنف شہ تیغزن ہے سبمین فایق
حریف اُسکا تو نین ہے اسکے لایق

کہا فولاد یہہ سنکر بچن کو
کرونگا قتل مین شاہِ یمن کو

چہل میرے نواسے اور فرزند
کہ سب ملکر کرین شہ سون صباح دند

کرین تلوار سارے اس سون ملکر
کھپا دین اسکے سب یاران برادر

ادھر کرتا تھا یون یہہ بات وُہ خر
تلک جا کر ملے اشتر سون سرور

بزان بیادے ہوئے اشتر سوفی الحال
پڑے شہکے چرن پر آکے اُبرال

نین شہ کے چرن پر رکھ وُہ عاقل
لگے ملنے سعادت کرکے حاصل

تربت شہنے گلے اپنے لگا کر
بٹھائے پاس اپنے تب بلاکر

لگے رُونے کو وا ویلاہ کر کر
لگے کہنے کو وا شوقاہ سرور

حنف شہ کے نین اچھلے فوارے
لگے جھڑنے کو انجوان مثل تارے

چلے اشتر کو تب وہ ساتھ لیکر
رہے آکر بزان اپنے مکان پر

[illegible]

مجلس ہفتم

مبارک نام تھا دلبند حارث
اُسے کہتے تھے حارث ابن اشتر
تزت حارث ادا کے ساتھ اکر
کہے شہ کو کہ ای والئِ اسلام
کہے شہ نے کہ ای دلبند اشتر
سنا اشتر نے شاہنشہ کا گفتار
اگرچہ ہے ہیرا دلبند حارث
کہا شہ کو مبارک تجھ قدم پر
کہا اشتر نے ای شاہ زمانہ
اجازت لے نزان حارث صحن پہ
زرہ داؤد کا حارث بدن پہ
ہوا وہ باد پا ترکی کا اسوار
کہا ای احمق و بیعقل و جاہل
کرونگا نیست اور نابود سارے
سنا مروان نے تب بولا ای فولاد
کہا تب دردگان نے سن ای مردان
اتیا کہتا ہی تو ہمنا کو کسدھات

عدو کے خون کا ہردم تھا وارث
خدا کے فضل کا تھا سر پہ افسر
بجا تسلیم لایا وہ ادب کر
اجازت دے بجاؤں جا کے صمصام
رضا لے باپ کا اپنے سراسر
کہا شہ کون کہ ای عالم کے سردار
دے لے شہ کے قدم سوں ہے وارث
ستون حارث کا جیو قربان کر کر
اجازت دے کر و اُسکو روانہ
کھڑا میدان میں مثل غضنفر
کیا مستور بر قد صنوبر
کھڑا میدان پر موذی پہ للکار
شتابی آؤ کوئی میرے مقابل
جتنے ہیں پہلوان نامی تمھارے
تمھارے سامنے آیا ہے اُستاد
نہیں لایق ہمارے ہے یہہ نادان
جدل کرنیکے تیں نہنواد کے سات

کیا تھا یاد جو بخشا تھا استاد
اٹھا وہ لوح دل پر نقش بنیاد
سنا حارث نے جب استاد کا بات
گیا ارزن سون دیجور بد ذات
لگے اس وار ین دیجور کو مار
گیا ہمراہ بھائی سنگ وہ غمخوار

مجلس ہفتم

بزان جھبول حارث پاس آیا — یکایک آکر ملین ہاتھ بھایا
دیکھے حارث کمر پکڑا اپنے مردود — کمر اسکا اپین پکڑے بزان زدد
لگے تب زور کرنے ہر دو باہم — ولے پکڑے تھے دونونے محکم
بزان فرہاد وہ کر زور دوڑا — ولے حارث نہ جنبش ہیچ ہورا
کیا حملہ بزان حارث غضنفر — لیا فرہاد کو زانو کے اوپر
اوچایا لے معلق سر کے اوپر — پچھاڑا زور سون موذی زمین پر
پچھاڑا تب پڑا فرہاد لنبا — ہوئی تب زندگانی تلخ بر جا
ترت دین احمدی چپلوس دھایا — چلا فرہاد کے نزدیک آیا
بزان فرہاد کو باندھا شتابی — چلا لشکر منے لے کامیابی
دیکھا فرہاد کا قصہ وہ دیجور — ہوا تب تن بدن ہجران سے رنجور
کھڑا دیجور آمیدان پہ فاجر — قوی تھا پہلوان وہ سخت کافر
کیا یک وار حارث پر پکڑ سون — اٹھائے وار حارث نے ہنر سون
کیا دین بعد ازان حارث نے یکوار — سوٹا لا وار سون دیجور فجار
بزان ہونے لگے وار انپہ دارن — ہوئے تھے یک دگر کے گلکے ہاران
کھڑے تھے دو طرف لشکر ہو ناظر — دو لو ملین ہاتھ لئی ہوئے تھے فاخر
کھڑے لڑتے اتھے دونون برابر — ہوا تھا پھر تہرا ای برادر
دیکھا حارث نے بہو دیجور سون — بہت لڑتا ہے ثابت وہ قدم سون

پڑے وہ شیخ نے من بعد مارے ملا یک آفرین کہتے تھے سارے
گیا دنیا ستی افسوس کھا کر اٹھا فولاد جلدی آہ کر کر
لگا تب دیکھنے اپنے چپ و راس قبیلے کا نہ باقی کوئی تھا پاس
سٹے حارث نے سارونکو قتل کر سلک آتش رہی تھی ڈلکے بھیتر
ہوئے حارث کے ہاتھونسے وہ قوربن گرے تھے خاک مین پنجاہ و پنج تن
دیکھا فولاد نے جب اپنا احوال سٹا حارث نے سبکو کرکے پامال
لگا غصے سون ہونٹھان چابنے کو لگا تب کاٹنے وہ انگشتان کو
کیا پوشاک تب اسوار ہو کر چلا خناس تب حارث کے اوپر
مقابل آکے تب بولا شتابی کیا نادان نے خانہ خرابی
میرا سب خیل خانہ کرکے تاراج میرے گھر کو اجاڑا ہے سگل آج
سو مین فولاد ابن دردگان ہون سمجھ مجھکو کہ مین رستم زمان ہون
کرون مین موم سا آہن کو مل کر کہان جیتا تو جاویگا نکل کر
سنا یہہ بات جب حارث سخنور دیا تب جواب اسکو یون پھر اکر
کہا تو موم سا آہن کرے گا منم ایسا کیا زودی مریگا
ہے حارث ابن اشتر بھی مرا نام مدد مولا مجھے ہے صبح ہر شام
قدم سون اپنے آہن کو گرا کر مثال موم مین کرتا ہون اکثر
کیا فولاد نے تب وار آکر لیا حارث نے وہین اسکو سپر پر

مجلس ہفتم

کیا تب

روانہ ہونا قاصد کا

چلا در حال قاصد لیکے مجنون
کیا ملفوف اور نامے کو موزون
کہ پھر ہو وے نہ [illegible] ہمارا
مجھکو لازم
کیا حکم گرایا سب کو بیچارا
نہ سب پیلوانا نکو سا مارا
گرایا خاک مین کردھول دہانی
کیا سب پیلوانکو ان نے فانی

کیا مشرف تب نامے کو لیکر
لگا پڑھنے کو تب بے اختیار
لگا پڑھنے کو تب بیٹا وہ والی
کیا دور دین جون حوض خالی
کمر ٹوٹی وہ سب پھا ما در ثنا
کیا ایسا تنگ ہے تمنا کو جینا
اٹھایا ماتھے سے سلطنت ہون
کیا دل منقطع سب مملکت سون

مجلس ہفتم

[illegible]

کیا تب بازگشتی کا لفافا را پھر لشکر چلا ہے لیکے سارا
بہت لرزا تھا کچھ تابِ طاقت اتھا گرداب مین در ہلاکت
مشیب قافا ترنگ یک ساتھ لیکر کھڑے حارث کے وین آ کر برابر
چلے اسوار کر حارث کون لیکر پھر لشکر مین لائے شیر صفدر
وہ حارث کو وہ سب ملکر سپاہی کہتے تھے مرحبا سب مرغ و ماہی
قدم چوما شہنشہ کے ہو دلشاد لگے کہنے کو سرور آفرین باد
رہا جا کر وہ سب لشکر مکان پر ہوئے ساکن ہر اک اپنے مکان پر
نہ ان ہر روز حارث رہنے ادپر ہزاران مار نامو ذبانکا لشکر
ہوئی سب پہلوانون کی تمامی کہ تھے مردان کنے جو شخص نامی
بنر یدکن تب کیا نامے کو مرقوم کہے تجھہ حکم مین ہم ہینگے محکوم
لکھا اوسکو کہ ای دولت کے اختر سنا ہے تب یہہ تھا تجھکون سراسر
کیا ہے ہمسری شیر خدا سون حنفؑ شہ ابن حیدر مرتضی سون
ہوا ہے جنگ بھاری حد سے بے حد ہے واجب تمکو لکھنا نہیں اور بد
مدد کر تیکو سلطان زمان کو لے آیا فوج اشتراب نجف سون
اُسے ہے ایک فرزند مثلِ بلبل جوانی کے جو ہے گلشن کا وہ پھل
درخشان منہ ہے جون ماہ مبین عمر کو اوسکی ہیگا چودہوان سن
مبارک نام اُسکا ہیگا حارث شجاعت ساتھ ہے قوت کا وارث

[illegible]

مجلس ہفتم

یزید سون یون کہا کر اپنا دلشاد ۔ ہمین تینون ہین تیرے پاس صیاد
ہمارے ساتھ دے لشکر تو افزود ۔ کہ تا حاصل کرین تجھ دلکا مقصود
ہمین لاتے ہین جا سب کو پکڑ کر ۔ سنگ فرزند علی کے قید کر کر
یزید اسبات پر کر اپنا دل شاد ۔ کہا اونکو ہزاران آفرین باد
منگا یا بعد ازان خلعت نواز ۔ دیا اونکو کیا تب جمع خاطر
بھی اونکے ساتھ دے ایک لاکھ اسوار ۔ شتابی سون چلا یا کر کے رہوار
چلے تھے ساتھ لشکر لیکے فجار ۔ اجل کے نام سے ہونے گرفتار
یہہ تینون پہلوان یکرو زیکرات ۔ چلے تھے شاہ سون لینے مکافات
رضا لیکر چلے تھے بد گہر سون ۔ لے آ یکبیک مروانِ خرسون
لے آداب سون تسلیم کر کر ۔ کہے محکوم ہین تیرے حکم پر
دے سمہنا اب رضا جا نیکو ین پر ۔ جا ل کر نیکو جادین اب صحن پر
تماشا اب ہمارا دیکھو چل آج ۔ حنف شہ کے کرین لشکر کو تاراج
پکڑ جتنے ہمین لادین دلیران ۔ جتے ہین ابنِ حیدر خاص شیران
اٹھا مردان ابس جاگے سون فاخر ۔ کیا ہمت نکل دیرے سون باہر
لیا لشکر کو جب ہو دہ نسے رفتار ۔ اجل سون کر کے لوگان کو گرفتار
تلک انپر خبر شاہ جہان کن ۔ کیا ہی قصد مردان زنکا قوزن
خبر سن مصطفیٰ کا وہ پیارا ۔ ہوا تیار اور لشکر سنوارا

مودب

مؤدب ہو کہا ای قبلہ حاجات
سبھوں نے کر کے پوری اپنی باری
ہوئی حارث کی بھی اتمام نوبت
حسینؑ ابن رسولؐ اللہ کی خاطر
پدر نے جب پسر سے یہہ سنا قال
بزان لے ساتھہ اپنے نیک اختر
مشیب قا قا کہے ایشاہ کونین
اُسے ممتاز کرنا اب رضا سون
سنے سرور نے انکا گفتگو سب
کہ ہی کم سن بچا یہہ خورد سالہ
ہنیں پھر آجدن لگ گین ہوا بن
میرا قا قا شجاعت مین ہے دلبر
کئے سرور نے یونکر درفشانی
برادر سب میرا اور خویش و فرزند
سعادت کر کے حاصل تجھہ قدم سے
جہان سے ابن حیدر دو نوخورشید
مبارک دست اپنا سر کے اوپر

رضا مطلوب ہے تجہہ لینے مکافات
اپنا پہنچی ہی اب نوبت ہماری
میرے ہی آج اس نوبت مین دولت
تصدق مین کرونگا آپنا سر
چلا لینے رضا شہ پاس فی الحال
کھڑے ہو شہ کنے تسلیم کر کر
رضا منگتا ہی جانے نور عینین
یہہ راضی ہی مصیبت اور قضا سون
تعجب سے کہے ہو خندہ بر لب
میرا پیارا کہ ہی جیو کا جیوالہ
بچا کم سن کا لڑکا بھیجنا کیون
فدا جیو کو کیا ہے تجھہ قدم پر
مشیب قا قا کہے سن شاہ گیانی
مبارک تجھہ قدم پر جیو سے ہیوند
شہادت پا کے جم جا دین عالم سے
سدھارے سب ہمین ہے قطع امید
میرے قا قا کے رکھہ ایشاہ صفدر

مجلس ہفتم

ترت ڈالا کمر مین ہاتھ آکر — لگا تب کھینچنے کو زور کر کر
سو قاقانے پکڑ زنگی کی زنجیر — لگے تب کھینچنے کو دونون نخچیر
بزان مولا علی کون یاد کر کر — اچایا تب معلق سر کے اوپر
اتھا دل مین کہ سراوپر پھرانا — زمین پر بعد ازان خر کو گرانا
ولیکن وہ بہت سنگین اتھا خر — گویا تھا جبل جبینہ وہ ستمگر
خورد سالہ بچا تھا نو برس کا — اتھا گل نو دمیدہ رنگ و رس کا
غرض ہر حال پٹکے تب زمین پر — اٹھا وہ خس زوری زور کر کر
اٹھا جلدی ستی بد کار فجار — کیا قاقا کے اوپر زمین تب وار
ہنر مندی سون قاقا دار کو مال — کئے فاجر کے رد وار ونکو در حال
پلٹ غصے مین آکر دست چالاک — اڑایا پاؤن گھوڑے کے وہ ناپاک
بزان شہزاد آیا ہی زمین پر — سو دوڑا ازدہ زنگی بہت ہوس کر
پکڑ بازو مبارک شاہ صفدر — اتھا دلمین گرانا تب زمین پر
تلک امید اسکے دل مین باقی — پیالہ موت کا پہنچائے ساقی
دیکھے فرصت سو قاقانے خنجر کا — شجاعت سون کمر مین اسکے تب مار
چلائے زور سون تب خنجر صاف — کمر مین سے نکالے بھار از ناف
گرائے کوہ سا دوزخ مین فاجر — ملایک آفرین کہتے تھے آخر
برادر کا دیکھا سہاب ماتم — ہوا بہت دلمین اسکے درد و غم

مجلس ہفتم

کہے مولا علیؑ اور یا علی کر
لگا سہاب کی آلشت اوپر
سراد راد رپسون مل صبح و شام
ملایک دیکھکر یہہ حال سارا
دیکھا سہاب سے زنگی کو فانی
اٹھا تیزی کو آیا تب مقابل
چلا یا وار دوسرا گرم ہوکر
غصے مین آکے پھینکا گرز فاجر
پڑا جا کر زمین پر گرز بدکار
ٹھوکر کر گرز لاگا تب اٹھانے
ہوا دو ٹک برابر گرز زمین پر
گیا تب دو زخمی دو زخ کے بھیتر
سنان غصے مینے ہوکر کے کالا
لگا آنکو بہت دھر کر شجاعت
یکا یک آکے قاقا کے مقابل
دکھو آنچ وہ دیوث بنیاد
فراست مین اتھے قاقا خرد ممند

چلائے تیر حسب المدعا پر
گرا دو ندا ہو موذی تب زمین پر
گیا روضہ بھیتر کرنے کو آرام
کئے تب آفرین کا سب پکارا
ہوا بہرام جل آتش کے ثانی
کھڑا ہو شاہزادے کن وہ جاہل
سو قاقا نے اسے بھی زود در کر
ہنر مندی سون قاقا ٹال آخر
اٹھانے کون گیا بدکار فجار
تلک قاقا نے مارا ہی کمر مین
ملایک آفرین بولے سما پر
ہوا میدان خالی ابی برادر
کہا افسوس ہی یہہ خورد سالا
تڑ دسے چلا ادھر استقامت
بلا او پر بلا ہوتا تھا نازل
کمر مین ہاتھ ڈالا ہوکے دلشاد
سو پکڑے اسکا زود ہی جا کمر بند

چڑھے قاقا کے وہ منحوس آکر
تلک چھاتی کے اوپر لات مارکر
زمین اوپر سنانی کو جلد پٹکا
دیکھے جیتا پڑا گردن زمین پر
چڑھے قاقا شتابی جا سینے پر
سنان ہو گیا سرا چھاتی کے بھیتر
او مارا ہاتھ دو قاقا کے اوپر
اٹھے قاقا بزانو بیٹھ گئے
سنان وحشت سون اٹھ ...

اٹھا قاقا لونے چھاتی کے اوپر
گرایا تب زمین پر باعجبا پھول
دونو بازو پکڑ قاقا کے نامجبور
ہاتھ زور ور آ کو چھوڑ دہ
کہ شتابی گھا را اٹھکر کھڑا ہو
کہا ہنچ تب نے اونکے اوپر
لو قاقا نے سنان کو زور کر کر
ہر ان بھیر دونو سنانی پتھر
کہا ہو نیکو نب دونو منی زور

مجلس ہفتم

[illegible]

[illegible]

سبھی یکبار حملہ کر کے جانا
اٹھا یکبار گھوڑے اُنپہ بجانا

سنا مروان سنا نکی یون زبانی
کہا کرتا ہون فردا یونچہ جانی

بزان خلعت دیا اسکو ہو کر شاد
نکالا دل ستی وحشت کا بنیاد

کہا فردا کرینگے یونچہ دلبر
پراگندہ کیا سب کون سراسر

گئی تب مشورت مین رین زائل
جہا ئین صبح کا آیا تھا عائل

ہوئے تب مستعد وہ دونو لشکر
کھڑے رہے آکے دونو معرکے پر

بزان عبداللہ اور عتبہ دونو مل
سنجیدہ کرکے لشکر اپنا یکدل

یزیدی سب اُٹھے یکبار مل کر
کھڑے میدان مین لڑنے جگہہ پر

تلک سلطان عالم شاہ غازی
لے عمرہ اپنے یاران اور نازی

مشیب قاقا چلے یک سمت ہو کر
چلے عمر علی دوجے طرف پر

چلے سلطان ابراہیم اشتر
یزیدان پر کیا جون باد صرصر

ہوا حملہ دونون لشکر کا یکبار
پڑا سب جگہین غوغا مارا ور مار

خفا شہ تب چلے تھے ایک رخ پر
ہوا تھا قہر تب رُوئے زمین پر

بزان عمر علی عاقل علی مل
اُٹھے طالب علی تینون ہو یکدل

پڑے جا مار کر فیلان کے اوپر
لگے تب کاٹنے فیلانکو یکدھر

مشیب قاقا پسر کو ساتھ لیکر
پڑے جا عتبہ عبداللہ اوپر

لئے جا رسٹے تب اشتر کو ہمراہ
سنان پر تب چلے تھے شاہ دلخواہ

مجلس ہفتم

تلک عمر علی فیلان کے اوپر
کھڑا تھا ہاتھ مین صمصام صفدر

کھڑا تھا ہاتھ مین اور مارتا تھا
یکیک ہر ایک فیلان پارتا تھا

اٹھا وہ شیر حیدر کی اولاد
لگا فیلان کی کرنے بیخ بنیاد

ادھر سلطان عالم آکر خوشی سے
ہوئے آکر مکان پر اپنے ساکن
شہنشاہ امام الانس والجن

گم ہونا رستم کا

مجلس ہفتم

بزان شہ کو دکھاتا دتانی
منور شکل مین ہی پاک صورت
لے اپنے ساتھ تب ہتھیونکا دنگل
چلا ہاتھیونکو لیکر ساتھ آیا
ہوا فیلان ستی تب تنگ میدان
جدا طالب علی ہوا ز برادر
کھڑے عمر علی فیلان بھتر تھے
پھنسے حلقے مین جا ہاتھیونکے منکد
گئے نیزے چلانے شاہ ہرجا
دلے قدرت خدا کا دیکھہ اسرار
کہ تھا مردانکا ہاتھی بہت بیمار
قباے خود دیا اس فیلبان کو
تدھان عمر علی شاہ غضنفر
تلک وہ فیل مست آیا شتابی
ستا خرطوم تب شہ کو پکڑنے
سٹے تلوار مین اسکو قتل کر
لگا افسوس کرنے ہائے پرہائے

کھڑا ایک مرد کرتا دھول دہانی
نہین یکذرہ ہی دلپر کدورت
چلا لے ساتھ مردان مست منگل
لے فیلان تب مقابل شہ کے آیا
کھڑا عمر علی تھا شیر یزدان
رہا تھا ہو کے حیران بکر جن پر
خدا کی یاد مین مشغول دل تھے
نہین تھی راہ جانے انکو باہر
فضا کا اسکے پاؤنسون کھلا بند
کہ ہاتھی کوئی نہ ہوتا پیٹس تنہا
وہ زیادہ مست اور تب نسے بنارا
کیا جلدی سون جا کر اسپہ بھالا
ترنگ کون چھوڑ دا ترنے زمین پر
پلٹ بیجو دا تھا وہ اضطرابی
چلا یا ہاتھ تب عمر علی نے
رہا حیران ہو مردان جل کر
پچھوڑ وا اسکو ہر گروانے دیدے

کہ جب سون ہین نہین دیکھا برادر
خدا بوجھے نہ جانون کیا ہے ابتر

سنے سلطان عالم ہوکے خاموش
گئے تب ہوش اپنا سب فراموش

فتحمندی ستی جو دل اتھا باغ
ہوا اُس پر برادر کا بڑا داغ

کہا یارو بڑا افسوس ہم پر
خدا بوجھے ہے کیا عمر علی پر

نہین معلوم وہ دل کا پیارا
شہادت پا کے دنیا سون سدہارا

ویا قید جیا تی ہین ہے خورسند
یزیدو نکے پڑا ہے جا کے دربند

یزان یک سوار مومن سامنے آ
کہا ای مخزن اسرار مولا

یزیدان ملکے سب عمر علی کون
پکڑ کر لیگئے جنگ کے ولی کون

کمندان تہین تھے شہ کے سراسر
چلے نے فیل پر اسوار کر کر

یزیدی کر کے حلقہ ہو کے دلشاد
چلے تھے لیکے وہ سب بخس بنیاد

دیکھا مجزدن تھا شاہ کرامات
دسا مجھ تب قیامت کا وُہ عرصات

سنے یہہ ماجرا شاہ یمن جب
گئے رووُہ نہین خالی ہین سب

کہے شہ نے سنو دلکے مقاصد
نہین آ تھنے کے جیتا اسکون حاسد

رہے اس فکر مین دلگیر ہو کر
نلک یک سوار نکلا جلد آکر

لباس سبز مین مستور تھا وہ
فراست مین بہت معمور تھا وہ

بھی دیکھے رنگ اسکا یاد لاتا
بزرگی کا عجب سیر بر کلاہ تھا

کھڑا آ سامنے تسلیم کر کر
بہت آداب سون تعظیم کر کر

مجلس ہفتم

کیا افسوس شہ نے درپشانی
کیا دیر و بسن الیا جدل یار
کیا لشکر کو سارے زیر و بالا
ہوا اس جنگ میں غائب برادر
نہ جانون کیا گئے ہیں یا کہ تن تن
پریشان دل ہوا ہے اس سے دل بہت
کہا ارقش نے ای شاہ کرامت
خوشی سون دلکو رکھ ماہ منور
سناؤن تجھ کرم سون رنگی کھلبل
منگایا بعد ازان الوان نعمت
تناول اوسکی خاطر شاہ کو نین
چلا از دی رضا سرور کا لیکر
پھر آکر اپنا کسو شاہ دہ ہنر مند
سو عبد اللہ کو دیکھا ہیگا اسو اسے
کھڑا ہیگا وہ لشکر فوج در فوج
بلند جاگا یہ جاسولی کھڑا کر
نران مردان آ جہول ناپاک

کہا سن ماجرا ای یار جانی
ہوا جنگ عظیمہ سخت خونخوار
بہا تب معرکہ میں لہو کا نالا
مرا عمر علی دہ ابن جبار
ستم میں یا فرح میں ہیں برادر
نہیں بھاتا ہے مجھکو کل سے کچھ بہت
نہ لاتو اپنے دل میں کچھ کدورت
ملاتا ہون تجھے لاکر برادر
خوشی سون غم کرونگا دلکا زایل
کھلایا شاہ کو بہت کر کے منت
کئے کچھ شاد دلکو تب ہوا حین
یزید و نہین ہوا پیوست جاکر
نقیبون سے کیا تھا جا کے پیوند
بھی عتبہ لئے ہوا ہے دلمیں ہشیار
چلا ہی خلق دیکھن موج در موج
طنابان کھینچکر باندھے تھے اسپر
بلا یا پہلوانان جو تھے چالاک

ہوئے دو میں پہلوان فی الفور نکال
نزدیک عمر علی کون پہونچے فی الحال

مجلس ہفتم

مجلس ہفتم

عدوِ خاندان ہے یار ہم سے
کہا ہرگز عدو نہیں ہوں غمخوار
لیجاتا ہوں تجھے نزد برادر
خبرداری اپسکی رکھہ ہو ہشیار
چلونگا میں جدھر ان پرواز کر کر
سنے جب یہہ سخن فرحت کا باہم
چلا وہ سامنے مروان کے آیا
بزان بولا کہ مروان حکم پاؤن
کہا مروان زود ہی پاس دلبر
کہا عالم کون زود ہی دور کرنا
ہوا تب حکم صادر خاص و عام
دیکھا سب خلق نکلا یکتن کو
دیکھا ارقش ہوا تب رہ کشادہ
لگا سولی کے اطراف پھرنے
نہیں لشکر کا اپنے یہہ جفاکار
کہا عتبہ لتعجب یہہ نو اہی
فلک ارقش نے مارا ہانک کر زور

اٹھا یا ہے مجھے تو کیوں ستم سے
نہ کر یک لحظہ تو اب ہیچ گفتار
شہنشاہ ہمن ہادی رہبر
کر دونگا میں جدھر ہان بہت تجکو گرفتار
ہر سر کے تورہ گیسو پکڑ کر
کئے تب شکر مولا کا وہ ہر دم
کھڑا رہ لیکے شیطانکو دکھایا
لیجا سولی کے اوپر اس چڑہاؤن
شتابی سے چڑہا اب دیر مت کر
کہ تا دیکھے برادر اسکا مرنا
ہوئے تھے سامنے سے دور کام
دیکھا ارقش صفا نادر صحن کو
ہوئی فرحت بزان دلبر زیادہ
لگے عمر علی کے ہین جھڑنے
خدا بوجھے کہانکا ہے ستمگار
نہیں معلوم کیا سر آلہ آسما
کہا مروانکو ای خناس او رجوہر

سبب سے مصطفیٰ اور مرتضیٰ کے / سبب سے روحِ پاکِ فاطمہؓ کے

اپنکی عاقبت ہمن نے سنوارا / تمہارا کر دیا ہوں کام پورا

اجازت گر زبانسے تیری پاؤں / خدا کی رہ اُپر یہہ سب لٹاؤں

فقیران سب جمع یکبار کر کر / تصدّق سب کیا راہِ خدا پر

تلک جلوس آیا باؤ کے ناد / گلے ارقش کو لا کر ہو کے دلشاد

ملے دونوں جب ہان اگر برابر / بجا لائے خدا کا شکر اکثر

تلک قاصد تو پیدا ہوا ایک / تو ہی آکر لگا کہنے خبر نیک

کھڑا آداب سوں کر شہ کو تسلیم / کیا تجھہ حکم میں سب ہفت اقلیم

سنو ایک لاکھہ بھیجا ہے سواران / پیادے اسمین ہیں اسی ہزاران

دگر بھیجا ہے فیلان اسمین ہشتاد / یزید نے اب کیا مرد انکو امداد

کہے شہ نے خدا کو ہے مددگار / یزید کے پاس بھی لشکر ہے بسیار

تلک آرات کا پہنچا سما یا / یزید و نیر نیٹ مشکل ہو آیا

ہزاران احمد بھی ارقش دونو ملکر / کہے شہ کو کہ ای شیر غضنفر

کہے شہ کو تو آیا ہے لشکر / مدد مرد ان کی بھیجا یزید خر

رہے ہیں آ و نزدیک ٹھار اوپر / سگل گھوڑے وہ فیلان ساتھ لیکر

تبسم شہ نے یہہ سنکر کئے تب / تعجب سے ہلائے ہیں دونو لب

کہے تم دو جنے شبخون گر کیوں / ہزاروں سوں بھلین دونو لڑے کیوں

مجلس ہفتم

رین اتنے مین آپہنچی سراسر
رین اس فکر مین کر چاک جامہ

پڑے جا خاک مین سب بند لیکر
سورج نکلا لہو کا لے عمامہ

اپنا محمود کر زردی سے انجام
لڑائی کا شتابی کر تو ارقام

اسوار ہونا مروان کا واسطے جنگ کے

ہوا اسوار مروان لیکے لشکر
حنیفہ شاہ کو پہنچی خبر یہہ
لباس جنگ مین مستور ہو کر
نقارہ کوچ کا سر در بجا کر
مقابل جب ہوئے ہو دیکھے قاتل
سنو لشکر اتھا مروان کا سب
اٹھے لکھ سات اور اسی ہزاران
پیادے بھی اٹھے نو لاکھ اس سات
سگان سارے دیکھو ملکر کھڑے تھے
یزان یکبار وہ شاہ جہاندار
اٹھے سب تیغ زن ہو برق تمثال

چلے عتبہ سون عبداللہ مل کر
چلا آتا ہے مروان گور خر یہہ
ہوئے اسوار سب لشکر کو لیکر
کھڑے لڑنے کی جاگا آکے ریز
یزیدی تھے پڑے شرمندہ جاہل
جمع مروان کیا تھا مردوم سب
کہ تھے مروان کنے اس دن سواران
ہزاران ساتھ تھے فیلان عرصات
دنبالے شیر نر کے سب پڑے تھے
اٹھایا فوج اپنا کر کے یلغار
پڑا مروان کے لشکر پہ فی الحال

مجلس ہفتم

یزید

مجلس ہفتم

یزید سون آپس جلدی ملے تھے — سعادت وصل سون حاصل کئے تھے
مشیب کا جانے عتبہ پاس جا کر — ملا یا جلد غازی نے ہنر کر
کہے کیون بیجیا کرنا فراری — ہے دوزخکو تیرے بن بیقراری
پھراتا ہون تجھے جاتا ہے تو کہان — مرے تون ہاتھہ کا اضرب لے یہان
کئے یک دار نعرہ حیدری مار — دو ٹکڑے کر سٹے ہین اسکو اشتہار
بزان اشتر نے عبد اللہ کو کر آہ — کہے جاتا ہی کہان ای نفر اللہ
جہنم کو بسا زو دیسے پھر کر — قطع امید اب جینے کا تو کر
ولے عبد اللہ تھا قوتمین فایق — یزید کی فوج مین تہا دجہ لایق
پھرا تب کر اوپر نیزہ پکڑ کر — ہٹا نیزہ بلند آواز کر کر
لیا نیزہ یکوا اشتر نے سپر پر — کیا یکوار عبد اللہ کے اوپر
گرا زودی زمین پر چھوڑ تازی — ترت پہنچا ہے حارث آگے غازی
کیا جب قصد گھوڑے کے قدم پر — قلم کرتا ہے یک صورت کے اوپر
کیا یکوار حارث آ کے زودی — جہنم مین گرا یا نامرادی
رکھا گھوڑے کا لب نے دلمنے داغ — گیا پرواز کر دوزخ منے زاغ
شہنشہ سون ملے عمر علی تب — ملے طالب علی عاقل علی جب
اٹھا فیلان طرف سارے کا جھنڈ — چلے تھے لہو کے نالے اس زمین پر
ہوا عتبہ او عبد اللہ فانی — ہوئے سردار دو نو ڈھول دھانی

[illegible]

تون کرموقوف ابشہکی حکایت
بیان کر جلد مروانکی شکایت

حکایت شکست پانا مروان نے اور بھاگنا اُسکا

فراری کرکے مروان نحس مردار
شکستہ ہوکے بھاگا تھا وہ فجار

چلا ہر روز منزل قطع کرکر
یزید کن جا ملا منحوس بدتر

کیا احوال سب ظاہر جدل کا
کہا تب ماجرا سب رن کھنڈل کا

کہا سن بادشاہ بخت آور
اچھو جم داب تیرا سب ملک پر

کیا دعوی تون اب شومی ندر سون
دہ جگ کے پہلوان شیر نر سون

ہوئی ایسی لڑائی سخت ہم ساتھ
یقین سمجھو قیامت کا تھا وہ ساتھ

ہوا چار و نظر فنون سخت مارا
ملا سب خاک مین لشکر ہمارا

مددگار کان گئے آ شاہ دین کو
حسین ابن علی کے جانشین کو

کئی غارت ہماری فوج ساری
تبر تیران و شمشیران سے بھاری

مجھے طاقت نہین لڑنیکا اس سات
نہین ہر جنا مین کرنیکا یہہ بات

یزید یہہ بات سنکر ہوکے خاموش
کمر ٹوٹی لہو کھانے لگا جوش

سپاہی تب پڑی تھی اسکے منہہ پر
گویا پاپوش مارے تھے دہن پر

دروناجل گیا سوز جگر سون
بیٹھا رو ناانتھا وہ دردغم سون

مجلس ہفتم

[illegible]

بزان سلطان جبش گن کرکے مرقوم
روانہ کرکے نامہ ہر طرف شوم

روانہ ہونا قاصد کا

چلے نامے کو قاصد ہات لیکر
چلے چارون طرف رہوار ہوکر
اتیا صلوات کہہ لے استراحت
سعادت کرتون حاصل با فراغت
ارے محمود رست موذیا گفتا
شہنشاہی کو ائف کرتو اظہار
لجا سرور کو اب روضہ کے بھیتر
سعادت سرمدی کا ہے سراسر
ختم کر یہان سے تو اور بول صلوات
بروح سید ارض و سموات

مجلس ہشتم

سنو شبدیز کلک جلد رفتار
ہوا چوگان ہین کا غذ کے رہوار
گلان نادر شجاعت کے چمن سون
چلا ہے ہاتھ لے ذرہ عدن سون
سراسر مجلس ہشتم کے بھیتر
چلا لے وارثی روضے کے اندر
دیکھو صانع کی تم صنعت نظر کر
نہین حکمت سے خالی ہے سراسر
مصیبت سے اتھا جو ہونے ہارا
ہوا حسنین بردہ امر سارا
کیا سرور کو اس غم ساتھہ رنجور
لیجا روضے مین کیتا دلکو مسرور
شہنشاہِ ولایت ابن حیدر
چلے جام ظفر کو نوش کرکر

مجلس ہشتم

مجلس ہشتم

حنیفہ نے کئے دلسوں زیارت
منور روضہ ختم الرسالت

حبیب خالق یکتائے داور
رسول کردگار پاک جبار

زادل تھے وہ لایق چتر لولاک
شہنشاہِ رسالت ماہ افلاک

انھون کی قبر پہ تن کو فدا کر
فدا کر جیو میرا مصطفیٰ پر

لگے کہنے کو ای ساقی کوثر
کہو حسنین کہان ہے وہ برادر

کہ تم حسنین کو چھوڑے دندیا ئین
کہ ہمسے وہ اٹھے امن و امانین

یزیدی بھیجیا مفسد جفا کار
عدو خاندان وہ سخت فجار

زہر سے شہ حسنؑ کو کرکے رنجور
حسینؑ شہ کو کیا زخموں ستی چور

بھی زین العابدینؑ اور سب حرم کو
ظلم سے تب لیجا کر قید سب کو

سبب اسکے ہوا ہون بہت دُکھی ہین
فضل سے اپنے کر مجھکو سکھی ہین

عدو تجھہ خاندان کا ہے یزیدی
میرے ہاتھون سے فانی ہووے زودی

ہزاران شکر اسدن مین کرون گا
قدم اوپر تمھارے منہہ ملون گا

نبوت کے چمن کے سرو رفتار
اکھاڑا ظلم سون بدکیشہا فجار

عدو خاندان کا یہہ کہان تھا
کہان ہوذی تمھاری آل کا تھا

اتھا وہ کہان علیؑ کے گھر کا دشمن
کیا صحرائے کربلا جنے گلشن

نواسیکو تیرے کر زخم سون چور
ظلم سے تب کیا یا نکو مستور

حسینا کے سبب سے ہے بہت اندھارا
مجھے ظلمات ہی اب جگمین سارا

رہے تھے مابقی دو در جکے نین
انھون نے اپنی نوبت کو بجا کر
رہے تم پانچ تن یکبھار جا مل
مجھے بھی کربلا کی تم زمین پر
نہین تو وہ زندی مجھ نہ دنیا
میرا اس عرض اہی خاتون مادر
تمھارا اس دعا حق کن اجابت
حسینا کی سنا ہین جانفشانی
اگر چند روز وہ رہتے جہان مین
وصیت کرتا ہمن کو شیر صفدر
مجھے تھی فکر ہر دم رات اور دن
یزیدی بیحیائی کر کے حیلہ
لبایا جب حسینا کربلا کون
کہ جبسون نہین ہے میرے دلکو آرام
مرا دل درد و غم سے اب ہوا چور
جیالی تے سے رکھا ہی مجکون مادر
ادسے ان فاطمہ کے ہو فدا میں

ازل سے تھے تمھارے قرۃ العین
ملے تمسے رہے جنت مین جا کر
میرے سر پر سٹے جنجال مشکل
شہادت کا پلاؤ جام بھر کر
اٹھاؤ جلد میرے دلسون کینا
کرامت کا تمھارے سر پہ چادر
کیا ہے تمکو حق شافیع امت
ہوئی تب مجھ کو بھاری زندگانی
خدا کے لطف سون امن و امان مین
چلے جاتے بقا کو کوچ کر کر
خبر معلوم نہین ہووے خدا بن
فنا کیتا وہ سب میرا قبیلہ
ہزاران درد اور جور و جفا سون
نہین معلوم ہوتا صبح اور شام
ابلتے ہین نین سے غم کے سمدر
رہا ہون اس مصیبت بیچ اگر
لگے کہنے قبر سون کر کے افسوس

مجلس ششم

مجلس ہشتم

لگا رونے کو عالم کر پکارا — اٹھا مسجد منے تب نور سارا
لگے اُن ساتھ رونے شاہِ غازی — وے تقدیر سوں تھے خفکے راضی
غرض وہ وقت نین محشر سوں تھا کم — کھڑے رونے دا اٹھے سلطان عالم
جماعت سوں سگل تھی آہ و زاری — اتھی سارونکے دل پر بیقراری
وصیت کر کے سب یارانکو سرور — پڑھے فاتحہ بزاں وہ ابن حیدر
اکابر تھے مدینہ کے رہنہار — لگے شہ ساتھ تب کرنیکو گفتار
پس از سبط پیمبر تا بہ اینا ز در — سنے یہہ مدح تمسے ہمنے جانسوز
مدینے مین کتنک دن آپ سرور — رہے تھے کر سکونت شیر صفدر
مدینے مین اسکے عاملان سب — بٹھائے جا بجا کر کاملان سب
عجب بکرات تھی رانا نین محمود — ستارے ساتھ لیکر چاند مسعود
عجب چنچلی مصفا تھی دل آرا — خفف شہ نے وہ سب مجلس سنوارا
بیٹھے کرتے اتھے ذکر محمدؐ — اتھا حمد و ثنا سارونکا مقصد
وسلے قہوہ پلاتا تھا وہ ساقی — نہین کسکو ذرا کہتا تھا باقی
اٹھا الحال نادر جن کا آواز — قصیدہ بولتے تھے نغمہ پرداز
مدح مین دل اٹھے سارونکے پال — نبیؐ کی یاد مین سارے تھے شاغل
شہنشاہ ابن حیدر ہو فراغت — کئے بستر کے اوپر استراحت
نین تب نیند مین مخمور ہو کر — رہے جا فرش پر مستور ہو کر

امام الوقت شاہ انس و جان کا
چلا لشکر دیکھو سلطان دین کا
دمشق کی طرف وہ شاہ غضنفر
چلا تب دو رزدم کوچ کرکر
چلا لینے مکافات برادر
چلا لے مدعی پر اپنا تازی
روانہ کرکے سکو شاہ غازی
چلا تب خود نکل کر مدعی پر

نبی کی قبر کا جا کر زیارت ۔ چلو جا کر کریں حاصل سعادت
خدا بوجھے کہ پھر قبر منور ۔ دکھو نگا یا نہیں میرا برادر
چلے سرور خواصاں لیکے ہمراہ ۔ ہوئے داخل بزاں روضہ میں ناگاہ
لے مصحف ہاتھ میں تب ابن حیدر ۔ لگے پڑھنے کو خوش الحان ہوکر
فصاحت ساتھ پڑھتے شاہ مقبول ۔ اٹھے تربت اوپر فردوس کے پھول
خدا شاہا ہی میرا انی برادر ۔ ندا آیا قبر سوں شاہ دیں پر
کہ ہیں یا محمد حنیفہ شیر صفدر ۔ مقرر ہے تو سلطان ابن حیدر
یزید کے سر اوپر صمصام کو چھاٹ ۔ یزید کی بیخ اور بنیاد سب کاٹ
سنا آواز جب سرور نے دھر گوش ۔ لگا کھانیکو تب دریائے غم جوش
حنفیہ نعرہ پر آہ کہتے ۔ اپسکوں قبر اوپر وار دیتے
حنیفہ بعد ازاں در ہوش آکر ۔ دئے سجدہ بزاں اللہ کہکر
اٹھائے بعد ازاں غنچہ من پھر ۔ پڑھے فاتحہ ہوئے روضہ کے باہر
یزید اپرال تب سلطان عالم ۔ چلے تب دل ہوا سارونکا باہم
گئے اس روز میں پھر کر سکونت ۔ بلائے سب اکابر کر حکومت
کہے خوش ہو کے رہو سب خاص اور عام ۔ ہمن سے ان لیو سب سوں اسلام
مدینے کا عمارت جو ہی نادر ۔ شکستہ ہر جگہ پر ہوئے ظاہر
اسے کرنا شتابی سوں مرمت ۔ کہ تا ردوں میں آوے سب عمارت

مجلس ششم

لگے کہنے کو سرور مدعا سب
چلے جب شہ سوں عالم کے سرتاج
چلے کونین کے والی غمناک
دکھو جاتے تھے سرور انس و جان کے
چلے تب روضۂ پرنور کو چھوڑ
بزرگان چلے لے ہاتھ صمصام
تیر اندازان چلے ناوک کو لے ساتھ
سپہ یک لاکھ تھے اور دس ہزاران
چلے تھے بعد ازان یکرنگ ہو سواران
چلے منزل بمنزل شاہ غمخوار
چلا اس آن لشکر واے گیانی
شعاع واں نور کا دیکھے ہیں زائد
پوچھے شہ نے کہ یہہ جنگل نورانی
کہے سب نے کہ اے سلطان رہبر
بہت محنت سے کر کے جانفشانی
اسی کو کربلا کہتے ہیں سارے
سنے جب کربلا کا نام سرور

فرشتے بولتے تھے مرحبا حبیب
لگے رونیکو سارے شاہ کے باج
عدو کے سر اپر تب ڈالنے خاک
لرزتے تھے جگر ارض و سما کے
مدینے کے وہ سب عالم سے لوٹ
ترک اسوار اشہب لیچلے عام
لڑائی کا چلے اسباب لے ساتھ
چلے تھے بعد ازان سارے سواران
عدو کے حق میں تھے قاتل وہ جو خونخوار
نیر یک کن پوچھتے تھے بوجھ اخبار
ملا یک راہ میں جنگل نورانی
کہے دل سے کہ یہہ کربلا ہے شاید
کہو کیا نام اسکا اور نشانی
برادر جو تیرے ابن پیمبر
ہوئے ہیں یاں اسمکا یہ دیکھ فانی
یہاں خاتون کے فانی گوشوارے
کئے نعرہ جلا دل مثل اخگر

مجلس ہشتم ۸

مجلس ہشتم

لگا شہ ساتھ کرنے بات قاصد
لگا کہنے کو حبشی کے مقاصد

یزیدی ہیبا کی رشتے ہے چال
سدا وہ بیٹھتا ہے تخت اُپر لال

ہزار اسوار وہ ہر روز بھیجے
کرے پیدا خزانے کو دکھا کر

لکھا ہے وہ مدد کرنے اپن کو
کہا مرسول قاصد چوطرف کو

فرنگی اور رومی کو ملایا
دیگر زنگی و حبشی کو بلایا

ملایا بہت لشکر جملہ اسوار
قلم سے لاکھ پندرا ہینگے تیار

کہ ہین یک لاکھ باقی جملہ حاضر
کیا ہی دھوم سے تیار فاجر

حاضر ہونا قاصد کا

شہنشاہ باآئین تھے اس سون شاغل
ملک آیا دگر قاصد مقابل

بجالایا وہ سب تسلیم آداب
کہا جم تاج تیرا سب اپر داب

پوچھے شہ نے مکان تیرا کہاں ہے
ہمارے سون کہو کیا مدعا ہے

کہا ہین روم سون آیا ہون قاصد
وہانکے میر سے تین پوچھو مقاصد

کیے تب شاہ نے کردُرفشانی
وہانکا شاہ کیا کرتا ہے گیانی

اُسے کیا ملک اور لشکر ہے بولو
بیان سارا مفصل ہم سے کھولو

کہا ہین پانچ لکھ اسوار دیگر
الف چالیس بھی ہین اسکے اوپر

کمند انداز رومی ہین سواران
شجاعت مین کہ ہین نامی دلیران

مجلس ہشتم ۸

سنے شہ نے خبر چارو نظرف کا — لکھا بھایان طرف غنچہ دہن کا
کہا یاران ہٹ بٹے ہے وقت دشوار — خدا ہر حال مین ہووے مددگار
سخن کا در سنے شمشیر زن جب — ہوا پر ان سبھون کا عقل و فن سب
مثیب قاقا کنے تھے باشجاعت — سنو دلبند مولا یہ حکایت
مجھے گر حکم سون ہو سرفرازی — فرنگی سون کرون جا تیغ بازی
کہے صد آفرین تجھ ہوش او پر — ظفر کا جام جا اب نوش تو کر
اٹھے عمر علی تب کرکے تسلیم — پسر شاہ ولایت ہفت اقلیم
کہے شہ نے اگر مجھ ہوا جازت — کرون یکپل مین ہبدومی کو غارت
کہے ہین تو بچہ انکے سر کا والی — کریگا تو وہ سب لشکر کو خالی
کھڑے اشتر بران آکر ادب سون — ہلا یا فکر کر اپنے لب کون
حکم زنگی کے حق مین ہووے صادر — جہالت سب کرون معدوم فاجر
اجازت دیکے کر اب مجھکو آزاد — اکھاڑون جگ سے انکا بیخ و بنیاد
اٹھے طوغان بعد از انکے موغان — کھڑے آ شاہ کن باصدق و ایمان
کہے گر امر ہووے شاہ گیانی — کرین حبشی کی جا کر دھول دھانی
نفر مولا علی کے ہم ہین کمتر — کرین موذی کو پنہان خاک بھیتر
کہے جاؤ تھین چارون رخن پر — یہان ہم ہین یزید بد کے سر اوپر
چلے چار و نظرف چارون دلاور — بکس تھے ایک خاتون شیر صفدر

کہا اسکو تون جا میدانین در حال
کھڑا میدانین تب بلقیا آ
تلک لشکر سے شہ کے بھی جوان ایک
کیا جا تنیجہ اس ابرال بکوار
بہت اس بلقیا نے کی شجاعت
حنیفہ شہ دیکھ کر یہہ حال سارا
علی اکبر لو بولے ای برادر
اِسکے ٹھار پر اُنکو کھڑا کر
ترت آ تنیجہ وہ شاہ جہاندار
شہنشہ نے ہنر مندیسون ٹالی
معلق زین سون سر ورا جا کر
مغفر تب کان کی رہ سون نکل جا
دیکھا تب بلقیا حال برادر
کیا تب پہلوان دیگر کو مرسول
اجل سے باورا ہوکر وہ مردا
پکڑ وین گرز اُسکا شہ نے لے وین
انکھیان اور کانسے جاری ہوا دم

شتابی ہاتھ لے شمشیر اور ڈھال
مقابل شاہ کے اور دوزخی جا
کھڑا میدانین اس شوم کو دیکھ
وے اوسکو رکھا وہ بلقیا مار
جوانان جہل تن پائے شہادت
اُڑا غصے کی آتش کا شرارا
دیکھو میر انما شا تم نظر کر
اہین اکر کھڑے میدان اوپر
کیا ناپاک نے شہکے اُپر وار
پکڑ اسکی کمر مین ہاتھ ڈالے
زمین اپرال مارے تب اٹیکے
گیا دوزخ مین وہ دوزخ کا انگار
کلیجا جل گیا سینے کے اندر
اٹھانا پاک وہ ابلیس جھول
سٹا سر ور کے اوپر گرز کو مار
سٹا وین مار کر اُس گرز سون وین
پڑا گھوڑے ستی وہ ہوکے تہ دم

مجلس ہشتم

مجلس ہشتم ۸

کہا مردان نے ہے کیا ابھی سون | انگین دیکھیگا تو اسکے لہو کون
نقارہ بازگشتی کا کرایا | وہ سب لشکر اپسکا تب پھرایا
رہے سرور اپسکے آمکان پر | رین ساری رہے وہ شیر صفدر
گئی سب رین آیا تب اُجالا | یزیدی بیچیا ہو کر اُتا لا
چلایا فوج کون تیار کر کر | اپن بیٹھا محل کے در اوپر
بزان مردان شتابی کھولکر در | نکالا بھار اپنا سارا لشکر
اتھا یک پہلوان زنگی قوی حال | اُسے کہتے تھے سارے نام خلخال
یزید کے پاس وہ خلخال آکر | اوچا یا پان تب لئی لاف کر کر
لیا لشکر وہ سب اپنے برابر | کھڑا اڑنے کی جاگا آکے زیر
حنیف شہ فوجکون سنگات لیکر | کھڑے رہے آکے جلدی صف کرکر
کھڑا خلخال وارث ہو صحن کا | گرز لے ہاتھ مین ادسان من کا

مقابل ہونا دونون لشکر کا

کہا شہ کون نکل اب بھار آنا | میرے بھی ہاتھ کا یکوار کھانا
سنے شہنے جدہان یہ بات دھر کان | اٹھے جلدی ستی پکڑے ہین میدان
کیا فی الفور شہ نے گرز کون کاڑ | ستے یکفر ہین خلخال کون مار
بھی دیگر پہلوان آیا قوی تر | اتھا وہ مست جون مردار بدتر

ہو سوئی

اگرچہ کوئی آتا تھا مقابل
یقین اس ضرب سون ہوتا تھا گھایل

مجلس ہشتم

ہوئی ساری نکل کر رین آخر — نکل سورج گگن پر ہوکے ظاہر
زمین پر سب لگا پھر نیکون عالم — لگے ملنے یکس سے ایک باہم
برید آبرج پر بیٹھا ہو باندر — نکالا بہار سب قلعہ سون لشکر
نکالا بہت ساتھ لشکر وہ جاہل — کھڑا میدان ہین کینا مقابل
وہ سب اسوار چودہ لاکھ مجہول — کیا سلطان دین پر تب وہ مرسول
شہنشہ ساتھ سب فوج یکدل — ہزار ہشتاد تھے مرد مکمل
حنیف شہ آکھڑے میدان بھیر — پڑا سب زلزلہ ارض و سما پر
علی اکبر کو بولے ای برادر — کھڑے رہو تم ذرہ میری جگہہ پر
ایسی ہین کوئی اپین ہرگز نہ چھوٹو — بغیر از حکم میرے کوئی نہ اوٹھو
یچھین وہ ابن حیدر شاہ کونین — چلے سلطان برادر ہردو حسنین
تڑنگ اپنا اٹھا کر شیر صفدر — پڑے چودہ لکھو نمین جا غضنفر
لگے تب مارنے ایکسپہ ایک ڈال — کلنگان پر دیکھو شہ ہنیگے اپرال
عدو کے سنگ لگا لڑنیکو غازی — لگا کرنیکو نادر تیغ بازی
علی اکبر پس کا فوج لے سب — عدو کی فوج ہین جاکر پڑے تب
پڑا عسکر ہین جا لشکر یو عنیاب — لگے سب مارنیکو لوگ اصحاب
لگے تب مارنیکون دیکھ موذی — لگے سب قتل کرنے ملکے غازی
کرین جنکی کمر ہین وار تلوار — پڑے یکوار ہین دو ٹک ہو مسمار

مجلس ہشتم

ہوا دہ روز آخر بت گذر کر
تخت پر آکے بیٹھا نحس مردار
ملے آکر سبھی ارکان دولت
کہا دیروز ہم سرور کے اوپر
اتیا چہتا ہون نین تم ساتھ لڑنے
وزیران سر زمین پر دھر کے عاصب
ہمین سارے ہیں حکم مین منسلک ہین
کہا باقی کیتے ہین آج نیار ر
کہا مردان ہتے یک لاکھ ابرال
کہا مردان کوہی ہیراد لا در
کہ سب فیلان و لشکر ساتھ لیکر
دیکھو کس دہت سون کرتا ہون نین جنگ
کرونین قید لا فیلان کے بھیتر
اسے اس قید سون عاجز کرونگا
وزیرون نے کہے یہہ بات مرغوب
بلا حاضر کیا سب پہلوان کون
اتھا مردار زنگی ایک فاجر

گئی شب بھی نکل سورج سما پر
بلایا سب وزیران اور سردار
کھڑے آداب سون تھے در حکومت
کئے حملہ نہ تھے غالب اُنھو پر
لڑائی سخت بھی جہتا ہون کرنے
کہے تجھکو یہی سارا یہہ مناسب
ہمن کو تجھ امر سے سرکشی نین
شتابی لاکہو میرے سون اخبار
کہ ہین اسّی ہزاران کوہ تمثال
کہ سب فیلان کو اب تو مستعد کر
لڑونگا شاہ دین سے مین سراسر
حنیفہ دیکھکر ہوویگا تب دنگ
سٹائونگا کمندان اُسکے اوپر
دیکھو یک پل منے جیتا دہرونگا
بہت نادر کہے یہہ مصلحت خوب
اُٹھے جو شہر مین دیگر مکان سون
اُسے تھا نام القاہت ناسٹر

مجلس ہشتم ۸

علی اکبر بزان مولا علی کا
اٹھا اسوار او خلف ولی کا

کھڑا شہ کن رہا او آ برابر
مکلّل تھا تو رنگ زیور کے بھیتر

کہا شہ کو رضا دے مجھکو اب دد
عدو کو مار اب کرتا ہون نابود

کہے مولا علی تجھکو مددگار
نہین کسکا چلے تیرے اپر وار

کودا تیزی کھڑے بلقا مقابل
بزان تب نام سون بلقا ہو سایل

پسر ہین حیدر کرار کا ہون
جگر گوشہ علی شہسوار کا ہون

علی اکبر میرا ہے نام ظاہر
ترا کہہ نام زودی مجھسون فاجر

میرا ہے نام بلقا جگمین مشہور
کہ ہون مین پہلوانان بیچ مطلوب

نہین تجھہ مارنا لازم ہے مجھکو
لیجاتا ہون یزید کے پاس تجھکو

بزان یون بولکر نزدیک آیا
کمر مین شاہ کے بکوار رہا یا

علی اکبر شجاعت مین اتھے اور
کمر زنگی کی وین جلدی پکڑ کر

کیا حملہ بپا لچ تین مردار
اوچانے کو لگا کر زور فجّار

و لے دیکھا نہین ہلتا ہے ذرا
نہین وہ زین سے ہلتا ہے ذرا

بزان بلقا کمر کو چھوڑ فی الحال
اٹھا قابو منے وہ شہ کے در حال

علی اکبر بزان کر کر فراست
اٹھائے زین سون وہ پاکے فرصت

کیا تب زور بلقا نے پکڑ کر
اٹھا خواہش اٹھانا سر کے اوپر

اچائے زور کر سنگین وہ مردار
اٹھا وہ کوہ کے مانند گرانبار

مجلس ہشتم

کیا مجھکو سپر کا نہین پناہ ہی — نظر رحمت کا تیری مجھ پناہ ہی
کیا انکوار الفاشہ کے اوپر — لئے اسکو شہنشہ نے سپر پر
ہوا اس گرز کا آواز یونکر — گویا ٹوٹا ستارہ وئے زمین پر
کہے ای پاک اور بعیب ستار — برادر را تو خود محفوظ میدار
سنے افواج وہ دونون شہنشاہ — ہوئے حیران تب وہ ذمین ناگاہ
سلامت رکھہ میرے بہائیونکو یار — ایسکے عرش پر تھین وا رب
سپر پر آلگا دہ دار کاری — پڑی نینون شہنشہ کے اندہاری
نپٹ قوت سے مارا گرز بھاری — ہوا ہر بال سے بھی آبجاری
ولے وہ شیر نر با استقامت — سنبھالے تھے اسکو با شجاعت
نزان شہ نے لے اپنے گرز کو ہات — سٹے الفا کے اوپر یون سیہات
تردسون کیا خالی وہ ضعیف — نکالا کھینچکر وہ بعد ازان سیف
علی اکبر نزان قمقام لیکر — کھڑے میدان مین صمصام لیکر
نزان گھوڑیکے پاؤن کاٹ سرو — پیادہ ہور ہمو ذی زمین پر
نپٹ غصے مین آکر سپیادہ — پکڑ شہکے لیا تب بازوان دو
اچانیکو لگا قوت سے ہر بار — ولے ذرہ ہلے نہین وہ جہاندار
علی اکبر اتھے صلب علی سے — اتھے قوت مین وارث ہبلی سے
شجاعت سے چلایا یٹ تل ہات — اٹھائے یا علی کہکر کے آفات

مجلس ہشتم

قلم کا ہاتھہ سے شمشیر کاری
چلے تھے جو طرف دلبند دلدار
مشیب قاقا فرنگی پر ہو اسوار
چلا وہ قطع کرتا بہت منزل
چلے ہر روز دو منزل قطع کر
رہے یک روز آ اکٹھا را و پر
کہا آکر فرنگی سلطنت سات
اسے سب خغلتی کہتا ہے لشکر
کہ ہی سب سات لکھ اسوار اکن
چلا ہی منزلان وہ قطع کر کر
مشیب قاقا سنے قاصد سون خبار
سلاح اور بکتران وہ پہن دلبند
چلے اسوار لے چالیس ہزاران
نقارے باجنے وہ لیچلے تھے
سنایا اور خالو کون بجا کر
ہر ایک تھے وہ غضنفر خون آشام
عدو کے حق مین تھے قاتل سگل وہ

عدو کے لہو سون کر ندیان کو جاری
چمک ہو دیکا کرنے نیت مسمار
چلا تھا وہ بہت لے تیز رفتار
و لے حاضر قدم سون شہ کے تھا دل
شجاعت مین اتھا وہ شیر صفدر
خبر قاصد نے بولا نزد آکر
پڑا ہی راہ مین وہ آکے بدذات
ہی دیگر مغلتی اس کا برادر
دیگر بیادے کہ ہین بسیار قوزن
مدد کرنے کیتین معہ ذیکو وہ خر
اٹھے جلدی کئے لشکر کو تیار
چلے لڑنے سبھی اپنی کمر بند
عدو کے سر اپر جون تیغ باران
فرنگی جس مکان پر سب ملے تھے
مشیب قاقا چلے تھے اس عدو پر
چلے یکطرف سے سارے سرانجام
سمجھتے تھے عدو کے لہو سون تر وہ

اٹھا کونین کے شافیکا امداد
بزان وہ مغلتی جو پہلوان تھا
قوی قوت منے تھا زور آور
بزان وہ مغلتی کہہ جعلتی کن
کہا وہ جعلتی در حال جا تون
قضا سٹ دیدہ بینا پہ سرپوش
کیا تب مغلتی آواز رن ہین
جسے ہو موت پیاری آ جکے روز
سنے کنے کا جب آواز شیران
تلک قاقا مشیب اوجھر دسالہ
بجا تسلیم اور آداب کرکر
کہا گر حکم سون ہو سرفرازی
مشیب قاقا سنے دلبند سون گفتا
عمر تیرا اہی نہ سال گیا نی
مجھے معلوم ہے یہہ مغلتی بہی
کرے ہر روز پنجہ پہلوان سنگ
اسے معلوم ہی ہر روز اسدہات

محمد مصطفیٰ جو سرو آزاد
نہ ثانی او سکے کوئی دیگر جون تھا
ہر اک فن ہین اٹھا تیار وہ حز
حکم دینا دکھاؤ ہین ہنر فن
مشیب قاقا کے تین جیتا جہ لو لاین
گنوایا عقل کو ہو سب فراموش
تمھین سب آئے ہین اپنے مرکہن
مرے ہاتھہ سون یکضرب جا لنون
لگے ہین تب بہکنے سب دلیران
مشیب پر کیا اپنے حوالہ
کہا تب باپ کو ہادیِ رہبر
ہوا ہی دل ہیراڑ نیکو رضی
کہے ای نور چشم نیک اطوار
ابھی ننہہ پر نہین ریحان جوانی
بہت قوتین خالق لعنتی سہی
دیکھو کشتی سنی کرتا ہے وہ جنگ
اُکھاڑے لحظے ہین ہاتھی کے و دانت

مجلس ہشتم

مجلس ہشتم ۸

سووہ آیتچہ مار امشنت سر پر
نین ہین لحظہ اک اندکار تھا وہ
ہزاران قاقا مشیب دیکھا ہنر کر
کمند گلمین ٹری تب بہت ہوگھات
کہا وہ جبلتی لشکر کو آدُ
ہوئے اہل فرنگ جب مرکب انگیز
مشیب قاقا ادھر سے ہو گرم تیز
ٹرے جا کر فرنگیان مین وہ غازی
لگے تب مارنیکون حرب اندیش
فرنگی کاٹ کر پاڑے ڈھگاران
لگے تب مارنیکو حیدری ہات
مشیب قاقا نہایت گرم ہو کر
کہا تب جبلتی کون ای ستمگر
تنک قاقا مشیب آئے مقابل
ہزاران سون دیکھو وہ کر کے فانی
گئے تب جبلتی پر دار صفدر
دیکھے فانی ہوا سلطان فرنگ

اندھاری آئی اسکے نین بھیتر
وے اپنی جگہہ ہشیار تھا وہ
کمند کر واز ڈالے جبلتی پر
سٹا تب کاٹ کر مقراض کے سات
تبرگان اپنے سب جلدی اٹھاؤ
چلا لشکر سبھی یکبار ہو خیز
چلے چالیس ہزار اسوار لیکر
لگے موذیان سے کرنے تیغ بازی
فرنگی سوار جو آتا تھا پیش
زمین سے خون کے چلتے تھے ہاران
زمین اوپر ہوا تھا کل لہو سات
سو پہنچے جبلتی کے پاس آکر
کہان جاتا ہے تو اب وسیہ کر
کہا اس مدعی کا مین ہون قاتل
کیا لشکر کو سارے نیست گیانی
رکھا اس وار مین دو ٹک برابر
لگے سب بھاگنے وہان چھوڑ کر جنگ

کہے سو نیا تجھے مین نے خدا کو
کھڑا وہ تیغ زن جا کر مقابل
کہا خاقان نے مجھسون راز کھولو
کہے شہ مین پسر مردان علیؑ کا
علی اکبر ہمرا اسم غضنفر
کہا خاقان تجھے مین نین بلایا
بلایا تھا تیرے سلطانکو آج
علی اکبر نے سنکر اس سخن کون
کہے تو کون سا کتا ہے مجھہ بول
اچھے تو کون ہے ولد الحرامی
حنیف شہ پاکدامن دیدہ صاف
پسر مولا علی سلطان نجف ہے
اتیا مجھہ ہتھہ کا یک ضرب تو کھا
سنا خاقان جب یہ ان فعل نا
پھر اگرز کون وہ نحس بدکار
علی اکبر دیکھو دانائے عاقل
لگا تب وار آ گھوڑیکے اوپر
محمد مصطفےؐ اور مرتضےؑ کون
ہزاروں کا انھا وہ ایک قاتل
تمھارا اسم کیا ہے مجھسے بولو
وہ داماد نبیؐ حق کے ولی کا
یقین مین ہون حنیفا کا برادر
عبث تون سامنے مرنیکو آیا
تجھے آنیکو کیون آتی نہین لاج
کہے غصے ستی اس کشتہ زن کون
بیان اس راز کا مخفی وہ سب کھول
تیرے پر کیون چھڑے ہین مردنامی
اسے معلوم ہے اشراف و اجلاف
فضیلت مین اسے سارا شرف ہے
نیچے تون نام لے شیر نبی کا
نپٹ غصے سے اگر گرز مارا
دیا قوت ستی وہ پھینک فجار
شکم نیچے ہوئے گھوڑیکے داخل
ہوا گھوڑا دیکھو شہ کا سراسر

کہاں جاتا ہے تو مفسد ستمگر
ہوا لاچار تب خاقان مجہول
تلک اتنے میں آ قا قا دلاور
گرا دو ٹک برابر ہو زمیں پر
یزید نے دیکھکر یہہ حال خاقان
کہا مردانکو کر لشکر کو واپس
طبل کر بازگشتی کا وہ فجار
دیکھے شہ نے نکل گئے سب جدا سون
رہے اپنے مکان پر شاہ مسعود
مشیب قاقا کے تیں وہ شیر صفدر
بزان ہر روز آکر معرکے پر
ارے محمود اب شہ کی رضا نے
گلستان شجاعت کا تو دیر پھول
دیکھو عمر علی شہ کے برادر
چلے عمر علی شہ سون رضا لے
چلے پڑھ آیۃ نصر من اللہ
چلے منزل بمنزل شاہ گیانی

میرے اب ہاتھ سے جیتا نکلکر
لگا تب ڈالنے کو سر اوپر دھول
کیا تب دار یک خاقانکے اوپر
پڑا سب شور اس لشکر کے بھیتر
لگا تب پھوڑنے چھاتی وہ شیطان
ہٹ لشکر ہے حیران جنگ کر بس
پھرا لشکر دگر بار ہے سلی ار
چلے تب فتح کے ڈھولے طبل کون
اٹھے لئی استراحت بیچ آنود
سرانے کو لگے تعریف کر کر
یزید کے ساتھ وہ لڑتے تھے سرور
خبر عمر علی کون زود دلا دے
جوانمردی کی باتاں کل سے تو بول
چلے تھے روم کے لشکر کے اوپر
اپسکی فوجکو زودی نکالے
کہ سب لشکر کو لیکر اپنے ہمراہ
مقابل کوئی ہوا نیں وہ یکتائی

مجلس ہشتم

مجلس ہشتم ۸

روانہ ہونا لشکر کا

دمشق کی راہ سے کربا شجاعت | چلے کربلے کون حاصل سعادت
چلے سب منزلاں کو قطع کرتے | چلے شوق شہادت دلمیں دھرتے
سو آنزدیک اترے یک مکاں پر | رکھا یک میل کا بھی فرق لاکر
اٹھے اس روز شہ جنگ و جدلمیں | خدا شاہد پڑے تھے ان کھندلمیں
اتھا یک پہلوان حبشی سیہ فام | اسے قبول کر تھا زشت تر نام
برادر ہور سہ صد اسوار لیکر | لگے تب کاٹنے وہ شاہ صفدر
حنیف شہ ساتھ موذی جرہمیں تھا | یزید آ محل اوپر دیکھتا تھا
دیکھو اس روز کے لڑنمیں یکبار | شہنشاہ کا گرا ہے تین سو سوار
علی اکبر ہوئے اس روز گھایل | قراری دلکو انکے نیں تھی یک تل
مشیب فاقا نہایت ہو کے تہدم | ہوئے تھے ماندگی سے سست یکدم
تلک لشکر ہوا ناگاہ پیدا | ہوئے عمر علی شہ تب ہویدا
دیکھے کیا شیر نر غازی صحن پر | کھڑا ہے گرم ہو موذیاں کے سر پر
بہت زودی سوں آکر وہ برادر | اخی کے آ پڑے قدموں کے اوپر
کہے تمکو مبارک فتح سرور | ظفر کا جام آیا نوش کر کر
بزاں لیکر رضا شہ کی وہ عاقل | کھڑا امید انہیں ہو کر مقابل
کیا یک وار قیلو آکے فی الحال | کیا عاقل علی نے وار پامال
لیا اوسکی کمر زودی پکڑ کر | اٹھائے اور لائے آپکے سر پر

مجلس ہشتم

کہا تینتیس ہزار اسوار لے سات ... چلا آتا ہے اشتر ہوکے آفات
ہُووے گا مجھ کون حایل بات بھینز ... کریگا لہو سیتی سارا زمین سبز
سنا یہہ بات جب سردار بدکار ... اٹھا لے سات اپنا فوج اسوار
اٹھا بھی نام اوس کا دیکھ بہرام ... چلا لشکر کو لے اپنے سیہ فام
اٹھے ہشتاد اسکو خویش و فرزند ... کئے تھے جان و دل اس سات پیوند
کھڑے صف باندھکر وہ فوج مُرار ... کھڑے رہے ہیں مستعد ہوکر وہ مختار
کھڑے اشتر سُو باندھے صف برابر ... مقابل آکے موذی کے وہ صفدر
وہ سب خونریز تھے مردان دلاور ... دیکھے تب یکبیک زنگی کا لشکر
کھڑا بہرام تب میدانمین آکر ... سگہہ بیدم اچھلتا تھا صحن پر
تلک حارث نکل میدانمین آیا ... کھڑا بہرام کے وہ سامنے جا
کیا حارث کے اوپر وار بہرام ... دفع اسکو کیا حارث گل اندام
تران یکوار کر بہرام اوپر ... گرا وہ نحس فاجر تب زمین پر
تلک چہتا تھا وہ اٹھنے کو جاہل ... ہوا چپلوس احمد اسکو حایل
کیا یکوار تب حمقار کون کاٹ ... رکھا زنگبار کے سردار کو مار
دیکھا سردار کا تب حال زنگی ... اٹھائے سب نزگان ہو دو رنگی
اٹھے یکبار دن شہ ساتھ مل کر ... بغیر سردار کے مجہول لشکر
دلے اشتر سو فایق وہ سپاہی ... گویا فرش صحن پر وہ قمر ہی

بلایا پاس اپنے قیس حر کون
صراحی لا کے تب ساقی خمر کا
یزید نے ہاتھ مین پیالہ لیکر
منگایا خلعتان جو بیش قیمت
طبق بھر جوہر و یاقوت لا کر
برابر اسکے بھی لشکر دیا لی
یزید بیٹھا تھا آ محل اوپر
کھڑے صف باندھ تب شاہ دلاور
کھڑے تب قیس آ میدان بھیتر
کہا آؤ میرے پر تم دلاور
کھڑے شہ سامنے عمر علی تھے
کہے شہ نے کہ ای شیر خدا تون
کہے جا کر غزا لوتن شیر صفدر
قدم جو مارا زان وہ شاہ شہر
کیا تب قیس نے آواز شہ پر
ترنگ کون چھوڑ کر وہ شاہزادہ
لگے دو نون بھیتر تب وار ہونے

کیا تب حکم لا دو اب خمر کون
بھرا پیالہ تندھان الماس کا
پلایا اسکو شیرین بات کر کر
دیا تب قیس کو کر دل مین فرحتا
دیا تب قیس کو خوشحال کر کر
کیا قلعہ ستی باہر نہ یون شہ
کھڑا میدان مین تب قیس آکر
سپہ سالار تھے وہ ابن حیدرؓ
زمین سے پاؤن تھے آسمان لگ سر
جسے ہو موت پیاری اس مکار پر
رضا میدان مین جانیکو منگے تھے
مجھے میدان مین جانے رضا تون
بلا یہ آتشی کا دفع تون کر
کدایا تب ترنگ میدان کے اطراف
لگا وہ وار آ گھوڑے کے اوپر
زمین پر رہ کھڑا ہو کر پیادہ
دلیران تب لگے تھے ہوش کھونے

مجلس ہشتم

زمین پر تب پڑا وہ کھا کے زحمت / فرشتے نے کیا تب جیو کو غارت
پڑا الغیاز زمین پر تاڑ سا وہ / کھڑا میدان مین تب پہاڑ سا وہ
گیا جب قیس ہو دوزخ مینے جم / قبیلے کو ہوا اسکے بہت غم
اٹھے حارث کے سارے پاس فاجر / لگے سب نہاٹ کر جانیکو حاضر
یزید نے دیکھکر جب قیس کا حال / کہا لشکر پھرا دو زود فی الحال
ایمروان بازگشتی کا طبل ٹھوک / پھرا میدان سے اب دوڑ کر لوگ
ہوا تب بازگشتی کا نقارا / پھرا لشکر چلا تب خلق سارا
پھرے سارے یزیدی مصر کے سون / شہنشہ آئے تب اپنے مکانکون
سرانیکون لگے اشتر کو کئی بھانت / لگے تعریف کرنے انکی کئی بھانت
سدا اسد ہنت سے ہر روز جا کر / شہنشہ ہو عدو پر فتح یاور

اپنا محمود کر جلد لسون سامان
شتابی سون بلا طوغان و موغان

حکایت دو بھائی طوغان و موغان کی

گلستان شجاعت کھول گل گل / ثنا خوانی مین ہو مانند بلبل
حکایت بول طوغان کا برابر / دگر موغان کہ تھا اسکا برادر
دونون حبشیوں کے اوپر لئی کھرل ٹول / چلے اللہ لفضل یا لینا بول

مجلس ششم

مجلس ہشتم

قضائے آسمان پہنچی سراسر
پڑے ترکان وہ سب حبشی کے پھیر
اٹھے ہو تنہا مین وے سچ کر پکار
لگے تب گھیرنے صیاد ہو کر
ہو عزرائیل وہان آ عقب بیزار
اٹھا مولا علی کا ذکو امداد
گئے حبشی کے تب سردار کو ٹھا
رہیں جا دن نکل تب آشکارا
موا لشکر سو دو حصے برابر
رہے باقی وہ سب وہ تھکتے تھے
چلا افلاک انکا سب لٹا کر
گئے سب کام پورا شہ دلاور
چلے قطع منزل رات اور دن
دمشق کے آگے وہ اطراف تھیں
نزان دین روز دیگر یا لکارن
یزید نے فوجکو مرسول اسبار
کیا سلطان دین پر سب روانہ

یکایک آپڑا انکا نکات شکر
لگے تب مارنے سبکو کھنڈ لکر
سلائے تا قیامت لگ وہ خونخوار
لگے تب کاٹنے جلاد ہو کر
ہوئی تھی ماندگی اسپر نمودار
تھا قوت مرتضیٰ سون انکو امداد
نزان دو حصے لشکر کو ٹے مار
موا حبشی دگر لشکر بھی سارا
لگا تب بھاگنے باقی کا لشکر
سو ترکان پیٹھ لگ کر کاٹتے تھے
دگر خانہ خرابی انکی کر کر
چلے شہ کی طرف کا رخ بگڑ کر
نہ تھیں یک لمحہ وہ ہوتے تھے ساکن
رہے میں ایک شہ سون دو وہ آگر
کھڑے میدان مین آکر سواران
نکالا کوٹھے باہر وہ فجار
شہنشاہ ابن حیدر تھا یگانہ

گیا لشکر پھر اسارا نکل کر	پھرے تب پھر کے سوں شہ صفدر
موئے ہوذی ہزاران ہو گھایل	جو تھے باقی ہوئے در قلعہ داخل
گئے نامرد سارے کھا ہزیمت	لگے تب کھینچنے سب در دو زحمت
شہنشہ بھی چلے کوس فتح ٹھوک	چلے رسالہ اپنے ساتھ کے لوگ
رہے اپنے مکان ہیم جا اتر کر	سلامت سوں بچے پھر سب لوگ لشکر
ہزاران طوغان موغان و برادر	بڑے آشاہ کے دو نون جر پیر
اُٹھائے شاہ نے دو نو نکو فی الحال	گلے لائے اپس کے اونکو در حال
سر انپکو لگے طوغان کو تب	گئے موغانکی بھی تعریف شہ تب
بہت تعریف سوں کیتے نوازش	کھڑے کرتے تھے دو نو شہ سے پورش
ہزاران ہر رو زا و شاہ جہاندار	کرین شمشیر سوں ہوذ یانکو مسمار

اپنا محمود دونون اپنی کمر بند
حصنور میں کھڑا رہ ہو کے خورسند

مجلس نہم ۹ در بیان شہادت دست مبارک محمد حنیف رض

قلم کا سر کٹا در ماتم حال	لکھا تب مجلس نہم کا احوال
اپنا مجلس میں کر یارا یکہ مرقوم	شہادت ہاتھ کا سرور کے مفہوم
در دریائے غم سے رو دہان	ہر و سلک شہادت بیچ ہیہات

مجلس نہم

یو کرتے منور تھا ہوئی رات آخر
ہوا روشن منور اور سمان بہر
نکلنے کون لگی تب فوج در فوج
لے اپنے ساتھ پندرہ لاکھ اسوار
چلا بدکیش تب سارے حشم ساتھ
کھڑا مردان آ لڑنے مقابل
کمند انداز اور ہاتھی کو لیکر
یزید اپنے برابر لیکے مردان
لے اپنے ساتھ اد ہاتھی کا سب دل
کھڑا میدان میں گیدی سراسر
خبر پہنچی بزران سلطان عالم
بزران سب فوج کون تیار کر کر
چلا اسوار ہو سلطان زمانہ
دیکھو ثانی علی وہ ابن حیدر
دیکھے سرور بزران اپنی نظر کر
کہے خالق میرا ہے آج ناظر
و لے وہ روز تھا لئی نحس اور شوم

ہوا تب صبح جگ میں آ کے ظاہر
چلا سنگات لے مردان لشکر
گویا دریا اپر اٹھیں موج در موج
پیادے بھی چلا ادھ لیکے فجار
زبہر جنگ کرنے شاہ کے ساتھ
جگہ خالی نہ تھا میدان میں یکنگ
یزیدی آ کھڑا میدان کے ادپر
کھڑا میدان میں تھا مثل شیطان
کھڑا آ کر رہا میدان میں جا مل
سگل لشکر کی باندھا صف برابر
یزیدی آ کھڑے لڑنے کو باہم
چلے لے ساتھ اپنے شاہ صفدر
چلا اسرار وحدت کا خزانہ
شجاعت سے کھڑا میدان کے ادپر
پہنچی گھوڑے دگر سب فوج لشکر
مجھے حافظ وہی ہے اوچ ناصر
بڑا ایلغار تھا اس روز اور دھوم

مجلس نہم

مجلس نہم

شہنشاہ کو دیکھ فیلان نین گھبرا
کیا فیلان بھیر جب شیر کون فیند
دیکھے شہ نے ہتیون کا بہتسا ڈانٹ
ہزاران شہ پر لگے ہاتھی ہلانے
کیئے شہ اُنکا سارا مکر معلوم
دگر ہاتھیونکے پاوان قتل کر کر
پڑے شہ کے غضب کا ہاتھ جیر
دیکھے شہ نے لگے آپنکو دوسی
ہزاران سرور نرنگ کو گرم کر کر
لگے کرنے کون جب غصے سے وار ان
لگے فیلانکو کرنے صاف یکدھر
سٹے لئی کاٹکر ہتھیانکا انبار
نیر یدی زد دسون تب ہانک مارا
کہا جلدی سٹو تم اب کمندان
کمند انداز آسار سے ملے تب
لگے سٹنے کمندان خوار مردانہ
لگے تب جھیلنے سرور ہنر کر

پڑا ہاتھیونکا اگر سخت پھیرا
کہا تب خوب سپر آج یو صید
ہوا تب تنگ میدان بہت اڑچن
لگے جو پھیر سون ہوذی ڈنڈانے
لگے تب کاٹنے فیلانکے خرطوم
لگے تب مارنے شیر دلاور
اڑے سر تن ستی اُسکا زمین پر
لگے بھاگنے کو ہاتھی لا بیر یدی
غضب کے ہاتھ اوسٹنے تھے صفدر
سٹے سب مار کر فیلان ہزاران
نکالے سامنے سے سارا صفدر
ہوا تب ماندگی کا شہ پہ آثار
سنبھالو اسکو پکڑ بگا کنارا
کھڑے کیا دیکھتے ہو نا پسندان
لگے سٹنے کمندان شاہ پہ سب
ہزاران سون سٹے لیا لیا فجار
کمندان کاٹتے تھے شیر صفدر

مجلس نہم ۹

بہت لرزا کہ ناگاہ آمقابل
کرینگے کیا قہر ہمنا کے سر پر
چلا اس خوف سون قلعہ مین لیکر
دنجھو سرور کے خویشان اور برادر
کہے اولسون آخر آب چکے روز
کھڑے تھے خشک لب خاموش ہوکر
و لے لاچار تھے قلعہ مین جانے
یزید لے شاہ کو لیکر گیا جب
طبل شادیکا تب لاگے بجانے
سنایان اور خالو اور بجنتر
اتھے جو قید مین اہلِ حرم سب
موکل اُن اُپر ہر روز قایم
یزان پوچھے ہین اسکو کیا عجب ہے
لگا کہنے کو ناہنجار فجّار
سنو ز ہمیرا ہے گردش زمان سے
حنفشہ کون پکڑ کر قید لایا
یزید نے اسکون لایا ہے پکڑ کر

شہنشہ کے بدل ہوین مجبون حایل
پڑینگے برق سے آکر ہمن پر
بہت جلدی ستی داخل ہوا آخر
اٹھے اس درد و غم سون سارے مضطر
نہین دیکھے تھے ہمنے غمکون جانو
لہو ہوتا تھا بھی جوش اندر
شہنشہ کو چھوڑا موذیسے لانے
کہا ڈھو کو خوشحالی کا طبل اب
لگے عالم کے تین سارے سنانے
بجانے کون لگا او بیجیا خر
اُنھون باجے خوشحالی کے سینے
اپنا کم ظرف او ناپاک دایم
خوشحالی کا یہہ باجا کیا سبب ہے
تمنکو نہین ہے طالع اب دگار
نہین ہی تمکو کچھ امن و امان سے
قتل بازو کیا اور صید لایا
خوشحالی سے بجاتا ہے بجنتر

میرے لخت جگر دو نو برادر
اگر اچھنا تیرے اطراف اشراف
وے امر الٰہی ساتھ لاچار
قتل اونکو کیا ناحق تو خبردار
سنا جب شاہ سے کرہ وے سخن کو
کہا مروا انکو اب جلد ستی بول
کہو کیسے عذابان سے کرین ٹھار
جلا آتش بھیتر وہ راکھ کرنا
سنا جسوقت وہ کژدم گزیدی
کہا قلعہ کے باہر برج ہے ایک
وہان اُنکو لیجا کر آگ دینا
قسم بھی معویہ کی یاد کر کر
لیجاؤ اب اسے راکھو جتن کر
پیچھے لے کر چلے رکھنے کی خاطر
کیے شہ کو بزان صلوٰۃ پڑھنا
رکھے شہ کو بزان محبوس کر کر
دہن کے در کو تون پرداز کر کر

کہے معصوم وہ ساقی کوثر
نکر یا کچھ نظر تون انکے اطراف
کہے راضی وہ مظلومی مین غمخوار
میرے سو سمجیا کرتا ہے گفتار
لگا تب دیکھنے مروان رحمٰن کو
اُسے کیون مارنا سو مشورت کھول
لگا کہنے کو تب گیدی وہ مردار
پراگندہ گیون سے خاک کرنا
کیا ہے مشورت بہتہ خبث گیدی
کہے اس برحمن بھی کوہ یک نیک
بہت شدت ستی و تیاگ دینا
جلاؤن بعد سننے کے سراسر
خبرداری ستی لٹی مکر و فن کر
کیل جاگا رکھے تب شہ کو فاجر
محمد مصطفیٰ پر دھیان دھرنا
رہے تب شکر حق شہ کر سراسر
خبر کر شاہ کا لشکر مین لا کر

حکایت نامہ بھیجنا یزید پلید کا محمد حنیف کو

مشیب قاقا نے ساری حکایات
فراست سے کہے یاران سنتی بات

اگر جا دین اپنی سارے نکلکر
اپنے گھر کو ای یار و برادر

یزید پر چن جنکے سارونکو کٹے مار
نہین رکھنیکا کسکو وہ خفا کار

میری خاطر ہین یہہ آتا ہے یاران
اپنی حاضر ہین اور حاضر سواران

ہمین سب ہین ہمین ہے ایک سرور
نہین دالی کوئی ہمنا کے سر پر

کرو سردار کوئی ایک اپنے سر پر
دمشق اوپر چلو اب کوچ کرکر

مرینگے گر ہمین تو چیز ہین سب
وگرنا مرد ہم ناچیز ہین اب

شہنشاہ کو کٹے ہین قید بھیتر
رتن کھوئے ہین ہمنے خاک بھیتر

گنوائے ہین عضا ہم ہاتھ کا آج
کرو اسبا نکا کچھ دھر تمھین لاج

مشیب قاقا کو بولے سب برادر
تجھے سردار کیتے ہم مقرر

تفکر سے بران قاقا نے دے جواب
کہے اسبا نہین ہے بہت سالاب

کہے مولا علی کا تخم ہنوز
رکھا ہے حق تعالی تا بہ امروز

علی اکبر دیکھو ابن علی ہے
نسل مولا علی کا ہے بہی ہے

مجھے سردار ہونا نہین روا ہے
کہو یہہ جگ مین بھی کین تو ہوا ہے

دیکھو عمر علی سلطان گیانی
برادر شاہ کا ہے شاہ ثانی

کرو سردار تم شہ کون مقرر
دمشق اوپر چلو پھر جلد ہو کر

ارے محمود ہو خدمت سے مسرور
خبر زودی سے لا یاران ہین رنجور

مجلس نہم

ہمین

نہین ملنے کا تمکو وقت یہہ پھر — نہو فرصت تمن کو پھر ہمیشہ
یہہ تا ہو خوب ہے کرنا سر انجام — کرو سرعت ستی یہہ خوب ہے کام
قسم مولا کی کہتا ہون بچن یہہ — نہین پھر ہاتھ آنیکا رتن یہہ
پڑھے مجلس مین نامہ تب سراسر — ہوئے خوشحال خویشان و برادر
مشیب قافا اٹھے وین جلد سر ہو — پسر لطف علی کے جا اٹھے سو
کہے عمر علی کون حکم پاؤن — شہنشاہ کو اپنا مین جا لاؤن
اٹھے وین بعد از ان اشتر سوئی الحال — مشیب قافا سون تو نیک افعال
نہین یہہ کام ہے تمنا کون مفہوم — مجھے سارا کہے وہ کوہ معلوم
کیا ہون سیر اسکا مین نے بسیار — کہ سب دیکھا ہون انکو بینے اظہار
کنارا اور ہے سارا وہ جنگل — کیا ہون سیر سب غاران دنگل
رضا ہووے تو لیکر ساتھ لشکر — رہونگا چھپکے مین جا غار بھیتر
صبح ہوتیچ مین سلطان مانگو — شتابی لیکے آتا ہون مکان کو
چلے یون بول لشکر لے اپسکا — چلے اشتر پکڑ دامن ہو سکا
چلے یون بولکر ہے ساتھ لشکر — چلے فرحت سے اپنا دل قوی کر
گئے اس کھوہ مین وہ شاہ غمخوار — چھپے تب ساتھ لیکر اپنے اسوار
سو بعد از باپ کے حاضر للکار — کہا عمر علی کو اچھا ندار
رضا مطلوب اس کمتر کو اب ہے — جدل مرغوب اس احقر کو اب ہے

ندا یہ لی مین بہادر کا سنا کر [illegible]
[illegible]

مجلس نہم ۹

[illegible]

مجلس نہم

بیٹھے ہو تم دھنی اپنا گنوا کر
اپتا مجھ ہاتھ سوں آئے ہو مرنے
حنیفا بھی نہیں دنیا ہیں جیتا
سنو تم بات میری کان دھر کر
یزید کے پاؤں پڑنا کرکے بیعت
سنے جب گرگ سوں شیران نے گفتار
سو دیں طالب علی بضرب ہو کر
نزان دلمال نے یک وار مارا
ولے گھوڑیکو شہ کے مار ڈالا
دیکھو دلمال موذی سخت تر تھا
ہوا پیادہ زمیں پر سرو تمثال
نزان ہاتھی کو لا طالب علی پر
سٹا تب شاہ پر ہاتھی نے خرطوم
سٹے طالب علی یکوار بھی مار
خدا شاہد ہے کیتا بہت زودی
زمین اوپر جو تھے یک پہاڑ مانند
سو دیں جلدی سٹی اٹھکر دمس تنگ

نہیں کچھ فکر ہے تمنا کے دلیر
بہت شدت ستی عنت ہیں پڑنے
نہیں کچھ کام لایق اُسنے کیتا
چلو مجھ ساتھ تم آؤ نکل کر
چھوڑا تا ہوں تمن کو ہیں سلامت
ہوا تب تیز تر آتش کا گلزار
نہ لائے تاب و طاقت وہ غضنفر
وہ غازی نے سرک پکڑا کنارا
ہوا طالب علی تب لئی غصا لا
دگر طالب علی بھی بے جگر تھا
لگا پھرنے زمیں پر نیک افعال
کیا جیسا اوپایا مفسد خر
کئے طالب علی نے زود معلوم
سٹے تب کاٹکر خرطوم یک جار
چلایا ہاتھ شہ نے بہت جلدی
ٹرا زنگی بھی دیکھو تاڑ مانند
کھڑا پھر شاہ سوں کرنے لگا جنگ

مجلسِ نہم ۹

دیکھا دلکی ہوئی خواری نظر کر
اٹھا وُہ فکر کے دریا مین غوّاصا
منافق وُہ یزیدی مردم آزار
اٹھا وُہ فکر مین ملحد جفا گر
دیکھو فرزند علی کے آئے ہین سب
مجھے یہہ جواب کچھہ دستا نہین ہے
نہین مجھہ مین رہا ہے عقل اور بدُ
یہہ فرزندان علی کے مار کر سب
یزید سے جب سنے ارکان دولت
سیجا سلطان عالم گیر ہے تون
تو ہے عارف تجھے کیا جواب دینا
ستم سون لے بلو مین یہہ انگارا
حنیفہ کے سبب ہو کر تنگ یہہ
سمجھہ جیا اُسے آئے ہین یہہ سب
کہ ہین یہہ اسکی خاطر ہی وہ سب سیر
نہین رکھنا اُسے اب آگ دینا
حنیفا آگمین جاویگا جل کر

پڑا تھا ہول تب موذی کے دلپر
سو خلوت مین بلایا چند خواصا
اٹھا وُہ دُزد رحمی ظالم ستمگار
لگا کہنے وزیران ساتھہ لو نکر
بہت قوت ستی لڑتے ہین وُہ اب
میرے مین عیش کچھہ بستا نہین ہے
کہو اسبات کا مجھہ کون تردد
سینے پر سے نکالو خار یہہ اب
کہے تجھہ کو مبارک تاج حشمت
اپنا اسبا نکا اب فکر کر تون
حنیفہ کو شتابی آگ دینا
رکھا ہے باندھہ آتش کا شرارا
کرینگے تجھہ ستی ہر روز جنگ یہہ
حنیفا کون شتابی آگ دے اب
جلانا اسکو تا ہو وینگے سب بر
دنیا سے اوسکو اب کرنا روانا
کہ سب یہہ جاوینگے بعد از نکلکر

نتھا شہ پاس کوئی دینے دلاسا ۔ شریک کوئی درد کا نین تھا ذرا سا
زخم کا کچھ نتھا دارو نہ درمن ۔ اتھائی سخت بھاری شاہ کا تن
مقید شاہ تھے دن چار ساکن ۔ بہت محنت سون کھینچے آدر دن
مصیبت خاص لوگا نپر سے ہر دم ۔ خورش الکا سدا ہے درد اور غم
چلے تھے شاہ کون لیکر ستمگار ۔ چلے تھے لہو بھر جا میسون نجار
نپٹ وہ زخم کا تھا درد کاری ۔ لہو ہر روز بھی ہوتا تھا جاری
کیتک تھے نرم دل اس درد غم سون ۔ دیکھنت ردنے ایتھے شہ کے زخم سون
نپر بدکن شاہ کو لے گئے مقابل ۔ کھڑا کر سامنے شہ کو وہ جاہل
لگا کہنے کو وہ جاہل حرامی ۔ سراسر عقل مین تھی اُسکے خامی
لگا کرنے کیتین شوخی سون گفتار ۔ موافق اصل کے باتان پر ستار
کہا تب شاہ کون کہہ کیا خبر ہے ۔ کہو اب دلمین تجھہ کیا خیر و شر ہے
ہوا تجھہ زندگانی کا تماشا م ۔ ہوا لبریز تیری عمر کا جام
قضا نے مکھہ دکھایا تجھہ نورانی ۔ قضا پہنچی ہے تیری ناگہانی
تجھے آموت نے یاری دیا ہے ۔ تیری سب عمر کی خواری کیا ہے
تیری ہے عمر آخر آج کے دن ۔ تجھے کرتا ہون مین اب ہیچ ساکن
نپر بد سے تلخ یہہ باتان سنے جب ۔ نپٹ بیتاب ہوکر یون کہے تب
کہے سن اصل تیرا نیش کژدم ۔ کہ ہے ایذا دہندآزار مردم

مجلس نہم

بہت لکڑ و نکا تب انبار کر کر
بزان ہا ہو مست وہ بدکار فاجر
کیا تب حکم آتش کو جتاؤ
وے جب آگ ہیزم کو سراسر
جسے محفوظ کر رکھتا ہے ستار
نظر حق کے لطف کا جسکے اوپر
نہیں ہیزم کو آتش وہ بلگنی
دھوان تب دیکھ اشتر وہ بلکر
اٹھا لشکر کون وہ یکبار لیکر
اٹھے لشکر کون دے آئے لشنگ ہو
یزید تب گھبرا ہیبت زدہ ہو
کہا آیا کہاں سے وہ نکل کر
ہزیمت کھا کے بھاگا وہ جفاگر
گیا آتش کنے اشتر لے لشکر
کیا تب آگ کی وہ دھودھانی
گئے تب بلیں آتش نیست نابود
نکالا دین کا خورشید روشن

رکھا تب شاہ کے سب نیکے اوپر
کھڑا رہکر کیا سب کام آخر
کہ سب اطراف ہیزم کو دہکاؤ
دیکھو قادر کی قدرت نکو نظر کر
اسے آتش کا وہ کرتا ہے گلزار
عدو ہے اسکے آگے جون ہباو
ہوا دھوان ذرا بھی نہیں سلگتی
چلے لشکر ایسکا لے برابر
چلا پینتیس ہزار اسوار لیکر
بڑے لشکر کے اوپر بیدرنگ ہو
سینہ پھوٹا لگا تب بھاگنے وہ
نگہ پیدا زمین سے بھی یہ لشکر
ہوا داخل دمشق کے کوٹ بھیتر
شتابی آگ کن پہنچا وہ صفدر
کیا تب سرد آتش نعیر پانی
دیکھے فرحت سنی تب ار وہ مقصود
چمکنے کون لگا جنگل ہو گلشن

مجلس نہم

مجلس نہم

بہت کوشش کیا لے ہاتھ تلوار — دے تقدیر سو نہین ہوکے لاچار
چھوڑا نا اُس ہوا مین مجھ بسیر — رہا یک ہاتھ مین یا سے ہوکے شمشیر
دیکھو یون بولکر روتے تھے بسیار — نین تھے اشک سے مادام خونبار
نزاں یاران وہ سب شہ کو منلتے — دلا سکے وہ سب باتان سناتے
لگے کرنے کو تب رونیکا تدبیر — نین سون بھر رہے ہر حال اوپر
کہے شہ کون سنبھالو تم نہین کون — ہمارے لیے سنو تم اس بچن کون
سٹو تقدیر پر اپنا وہ سب کام — کرے گا حق تعالیٰ اسکا انجام
غرض یکرات جاردرہ و سرور — کئے آرام جا کر فرش اوپر
ولیکن دل اٹھائی قطع امید — دیکھے تب خواب مین دو جگ کے خورشید
دیکھے دیدار تب روشن جمالی — کھڑے ہین پاس آ دو جگ کے والی
دیکھے آتے ہین وہ ختم الرسالت — محمد مصطفےٰ شافع امت
دیکھے جد کا جمال پاک پر نور — ہوا تب دل انھونکا بہت مسرور
لگے سرور کو لاتے بعد حضرت — کہے تم پر پڑا ایسی درد محنت
دیکھے لئی زخم کاری ہاتھ اوپر — لگے کرنے کو دم شافع محشر
کہے اے شیر صفدر یل ہمسے — وہ سب رونیکا باعث کھول ہمسے
کہے مجھ سر اُپر دالی ہو تم آج — میری اب زندگی کی مجھکو ہے لاج
چھوڑا اینکو لگا زین العبا کو — سہا مین اسقدر جور و جفا کو

مجلس پنجم

خدا کے حکم سوں آرام ہوئیگا
وہ سب کچھ کام کا انجام ہوئیگا

کئے ہیں مجھ ستی بھی ایک گفتار
نزان تو تیں ہفتے مت نکل بھار

کئے ہیں تیں ہفتے وہ مقرر
زبان سے اپنی وہ ہادی رہبر

سنو یارو سبے یونکہ کہے ہیں
زبان تشریف سے فرما گئے ہیں

سنے جب خواب یاران شاہ سرور
سٹے جب فکر بھی آباد ہو کر

ہمہ با صدق دل کردند اقرار
مبارک باد با این خیر بسیار

اپنا کر حکم صادر سکو بیشک
نزت لاتے ہیں جا بازو مبارک

مشیب فاقا کہے مجھ دے اجازت
کروں حاصل میں بازو لا سعادت

نزان اشتر اٹھے بھی شیر صفدر
کہے مجھ کو رضا دے نیک جوہر

کہے جلدی سے کرنا حکم ارشاد
میں جا بازو کو لا کرتا ہوں دلشاد

کہ ہو تمہیں آشنا اسباب سوں لچ
نہیں یہہ کام کسکا مجھ سوا ہی

پھرا جلدی ستی چرخ فلک تب
جہاں تیں شمس کا آیا چمک جب

چلے اشتر نزان اسوار ہو کر
چلے لانے کو بازوئے غضنفر

کھڑے جا کر رہے جلد سوں اٹھا کر
گرائے تھے جہاں شہنے ہتھی مار

گرائے تھے جہاں فیلان یہ فیلان
پڑے تھے کوہ کے مانند ڈیلان

کئے تھے شاد نے ہاتھیونکو مسمار
پڑا تھا بیعد ہاتھیوں کا انبار

پڑے تھے دانت او خرطوم کہیں یہاں
قدم رکھنے جگا خالی نہ تھی وین

لگا تب سخت ہونے شاہ کا حال | لگے تب شکر سون کرنے مناجات
لگا ہر روز ہونے شہ کو آرام | بحق مصطفےٰ شافیع آنام
تماشا تم دیکھو کیا ہاتھ کا ہی | تعجب کچھ نہین اسباب کا ہی
دعا حضرت کی حق مقبول کر کر | دیا تب ہاتھ کون صحت میسر
کہ ہی قادر اُسے ساری ہے حکمت | کریگا تل کا پربت یہہ ہے قدرت
صدف مین آب نیسان لاکے قادر | کرے دُر بے بہا پیدا وہ نادر
درخت خشک کو دیتا ہے وُہ بار | ثمر لاتا ہی اسپر وہ جہاندار
عجب قدرت ہے اسکی دیکھہ معمور | دیا ہے چاند سورج کو عجب نور
دیکھو کرتا ہی وہ امروز فردا | کرے لحظے مین جیتے کا وہ مردا
چلاتا ہی دیکھو خشکی مین دریا | بچھاتا ہی زمین پر فرش ہر با
صفت کرنے مجھے کا ہے سکتا اب | یقین لاریب او بیعیب ہے رب
رسول اللہ کی خاطر ای برادر | ہوا تب ہاتھ شہ کا لئی قوی تر

حکایت

حکایت بول جلدی ہوکے شادان | یزیدی مفسد و مجہول نادان
نظر کرای اولو الابصار دیکھو | سٹو غفلت کو ہو ہشیار دیکھو
فلک نے کس سنی کیتا ہے یاری | مگر آخر کو لاسنتا ہی خواری

مجلس نہم ۹

مجلس پنجم

ہوا نازل مرض ہو دیپہ ایکدن ۔ گرانیکو اُسے دور ضمن ساکن
لگا ہر روز ہونے مرض افزود ۔ لگا کرنے بہانے اسکو نابود
پڑا تب فکر کے جھولیمین آکر ۔ خرابی کے پڑا در سطے مین آکر
رہا تب سلطنت کو بھول شاہی ۔ ہوئی تب جا لبرا اُسکے تباہی
دکھو آزار بھی حایل ہوا تب ۔ رہا اس درد مین بیمار ہو تب
ہوا بھاری کسے یہہ درد و غم ۔ لگا سر پھوڑنے آپکا ہر دم
یزیدی بھیجا تھا آل سفیان ۔ پڑا ہو فکر کے بھنور مین حیران
لگا ہر روز ہونے درد بھاری ۔ قضا کا درد تھا وہ سخت کاری
قضا نے منہہ دکھایا اُس الیس کا ۔ سٹا تب ہاتھ سے دامن ہو سکا
درد ہر روز اسکو لئی کٹھن تھا ۔ رمق باقی بدن مین آرہا تھا
لگا ہر روز ہونے سخت آزار ۔ لگا تب سوجنے وہ نحس مردار
ہوئے اُسنے مین دو ہفتے برابر ۔ گگئے تب تین ہفتے سب نکل کر
قلم کا ہاتھہ مین اب لیکے تلوار ۔ یزید کے سر سنی ابخز کو جھاڑ
ہوا تب شاہ کا بازو قوی تر ۔ اول تھے سخت وہ بازوے صفدر
لگا تب نور چہرے پر جھلکنے ۔ لگا تب شوق کا آتش سلگنے
دمشق اوپر لگے دیکھن کو ہر بار ۔ لگے تب دل بھینز لانیکو اخبار
ہوئی جب شاہ کو تب تندرستی ۔ ہوئی تھی دور ساری دل سے سستی

مجلس نہم

کہتیں شاہ ولایت شیر نر ہو
تمنکو کوٹ لینا کچھ نہیں بار
نزان اندازہ لینے سبھی اران
دیکھو بکرات مین پھیلے بہر پر
عدو کے رخ ادپر تب کھڑک کو نزل
چلے لے ساتھ اپنا سارا لشکر
کھڑے خندق کنے سارے وہ صفدر
نزان کر جست وہ شاہ کرامات
گئے جب کوٹ سے شاہ دلاور
گراۓ ہاتھ سے قلعہ کا در پھوڑ
بندھے خندق پہ پل وہ شاہ عالم
حنفا شہ جب ہوئے قلعہ مین داخل
اُٹھا ایک شور جب وہان یا علی تب
شہنشہ گرم ہو کر برق تمثال
عدو کے سر پہ ہو بادل گرجنے
لگے تب کھڑک بجنے سخت کاری
یزیدونکو لگے تھے کاٹنے کو

شجاعت کے صحن میں فتح در ہو
تمہارے ہاتھ سے مولا کی تلوار
اٹھے وہ لاکھ اور بتیس ہزاران
اوٹھے اد ساز کینے آپ پر رد
چلے اللہ یفعل ما یشا بول
رفاقت مین اٹھے شہ کے برابر
رہے شاہ کرامت وہ غضنفر
اوڑ رہے یک پلنے خندق کے عرصات
پھرا کر گرز مارے در کے اوپر
اوٹھا یک در کون لا خندق اپر جوڑ
چلے لشکر کو لے فی الحال باہم
اٹھے وہ نیند مین سب لوگ جاہل
دمشق مین آپڑی تھی کھلبلی تب
لگے کرنے کیتین موذیونکو پامال
چلے تھے تیغ کے مانند برسنے
مرگ نے آ دیا موذیونکو باری
کتنک میدان پر سے بھاگنے کو

سو چھوڑے جانے آزاد کر کر
عقوبت سے وہ جب بابل ہوا کر
خر بیدم بمن ہو کر بدر او
کیا یک جا لگا سازش کے بھیتر
تلک سلطانِ عالم ابن حیدر
رہا سب خلق باقی سو اطاعت
یزید کے گھر اپر وہ شاہ گیانی
ہوئے تب محل مین موذی کے داخل
کہے شہ نے کہاں ہے وہ ستمگر
لگے تب ڈھونڈنے سب لوگ لشکر
لگے تب دیکھنے ہر یک مکان پر
لگے تب دیکھنے زیر و زبر کر
بہت ڈھونڈے نہ وہین ہاتھ آیا
یکایک محل کے اوپر وہ صفدر
وہان بھی کچھ اثر دستا نہین ہے
کہے شہ نے مقرر بھاگ کر وہ
اٹھے یوں بولکہ ناگاہ محل پر

چلا روتا دیکھو فریاد کر کر
لگا ہر طرف کھانے دہول جا کر
چلا جنگل طرف تب فتنہ در او
جمع کرنے لگا وہاں بہت لشکر
لیا تب ماہیا کو ساتھ سرور
شہنشہ سوں گئے آنسے بعیت
چلائے بعد ازان کرنیکو فانی
برادر کا لگے ڈھونڈنے کو قاتل
دیکھو چھپ کر رہا ہوگا دبدکار
دلے پایا نہین ظالم ستمگر
کہ تا وہ ہاتھ آوے وہ ڈھکا نیر
لگے ڈھونڈنے کو ہر چند دق بھیتر
نہ اوسکا کچھ مکان جب شہ کو پایا
گئے تب دیکھنے موذی کو سرور
غرض وہ ہاتھ مین چڑھتا نہین ہے
گئے ہین سمت بصرے اور مصر کو
دیکھے سرور سنا پر تب نظر کر

بزان شمشیر ے شاہ دلاور — چلے تب دیکھنے اس چاہ بھیتر
دیکھے اس چاہ کو جوں مثل کژدم — خرابی سوں پڑا تھا جگہ سے ہو گم
سنگ بیدم ہوا اینہہ کو پسا را — ہُوا تھا دوزخی جل کر انگارا
شہنشہ نے جو دیکھے اس نظر کر — پڑا ہے چاہ مین وہ جان کھو کر
بزان یارانکے تین حیب لائے سرور — کرو یہہ پایخانہ تم مقرر
پڑی یہہ دھوم آکر اُس اُپر تب — بھرا اک روز مین سار البالب
یزیدیان نے جیا فاجر ستمگر — رہا جا دوزخی دوزخ کے بھیتر

اتیا محمود کر فرصت کون جاہل
نپھیجے ساتھہ کر اب شہ کو واصل

ظلم کے آسمان سون چاند کو کاڑ — سنا رادین کا اب کر نمودار
بزان نکلے شہنشاہِ زمانہ — چلے تب پوچھنے وہ قیدخانہ
چلے دہر عابدین کا شوق دلبر — امام الوقت وہ شاہِ غضنفر
موکل حبس خانہ کے ادب سات — قدم دیکھے شہنشاہِ کرامات
کہے سرور نے ای مجہول خناس — کہیلی اسبا بکی تو لا کے میرے پاس
موکل تب بجا لا کر ادب سات — کہے تب شاہ سون سب شہو کر بات
کہیلی اس قفل کی ظالم ستمگر — سدا رکھنا اتھا نارے سوں بند کر
شہنشہ نے یہہ سنکر ما جرے سب — پھر اگر زمارے در اُپر تب

مجلس نہم

حکایت

عجب تنزو زمین تھا ملکہ نورانی
درخشان تھی دیکھو نا درشانی
شرافت سما پرہ وہ ستارا
محمد مصطفیٰ کا وہ پیارا
اوّل توحید حق کا کر ادا
عذار حضرتکے پھون لخت نبی امام
سکے روزنیکون سب حضار کر آگاہ

مجلس نہم

حکایت یہان سنتی نادر نگارون
بزان ہمراہ لیکر شاہ یاران
حنیفہ شاہ تب تسلیم کیتے
شہنشہ ساتھہ دیکھے ماہ پیا تھا
عجب سا انکا عقیدت کیش تھا وہ
بلند کیتا خدا نے اسکا اقبال
اُسے سلطان عالم کر شفقت
لگے ہونے دمامے اور نقارے
لگی ہر ٹھار ہونیکو خوشحالی
لگے تب مال و زر کرنیکو خیرات
اُٹھے جو دوست سارے شاد ہوگئے
بیٹھا جو تخت پر والی کونین
امام الوقت جب بیٹھا تخت پر
بیٹھے جب تخت پر تھا جمعہ کا روز
میرے اب ساتھہ چل مسجد کے بھیتر
چلے لشکر کو لیکر اپنے ہمراہ
بزان زین العبا منبر کے اوپر

بساط سلطنت کو اب سنوارون
کھڑے صف باندھکر سب ذوی شندران
گویا لشکر کے تئین تعلیم دیتے
وزارت مین جسے بھی داعیہ تھا
حرم کیواسطے دلریش تھا وہ
اٹھا مجلس مین شہ کے سر مثالی
دئے زین العبا کی تب وزارت
لگے اڑنے نشانونکے فرارے
چڑھی تب شاہ کے چہرے پہ لالی
خدا نے وا کیتا باب حسنات
وہ سب دشمن دیکھو برباد ہوگئے
شہ مظلوم کا تھا نور عینین
گئے تب شکر سارے اُسوقت پر
حنفیہ شہ نے کہے باہ دل افروز
فصاحت ساتھہ پڑھہ خطبہ سراسر
ہوئے داخل سو مسجد بیچ ناگاہ
کھڑے رہے سرو جون گلشن کے بھیتر

حکایت عجیب حضرت حنفیہ کی

حسین ابن علی کے شیر صفدر
رسالت کے تھا گلشن کا وہ گل
ہوئے وہ شیر نر فرہاد مانند
دیکھے روشن ہوا جگین قمر یہہ
دیکھو سرور نپٹ خوشحال دل تھے
دے اول سنی تھے وہ دلاور
حنیف شہ نے یزید کو خوار کر کر
نزان سب ملک اور املاک لے ہاتھ
خزانہ ہاتھ مین لائے وہ تمام
لگا جب ہاتھ سارا لعل و گوہر
بھی بیندرا لاکھ تھا لشکر برابر
انھے زین العبا جیو کے جیو لے
لگے تب عیش کرنے شاہ جم جم
عزیزان اور برادر کر کے آرام
بر رنگ ہاتھی سبھو نکو دیکھ خلعت
وہ سب تقسیم کینے اور خزانہ
عزیزان ساتھ تھے سب یار خوشحال

چراغ بزم تھے اونیک اختر
کیا تیار اونکو مثل بلبل
لگے دینے کو جون شمشاد مانند
لگا جب رنگ رس لینے ثمر یہہ
نپٹ فرحت ستی شاہ زمن تھے
شہ مظلوم کی نسل غضنفر
گرائے خوار کر دو زخ کے بھیتر
تصرف بیچ لائے ذو الکرامات
اتھا جو سلطنت کا سارا احتشام
در و یاقوت و مرجان و جواہر
اطاعت مین وہ سب آیا تحکم
کئے ہین سلطنت اُنکے حوالے
دے زین العابدین کو ساتھ باہم
کھڑک سون کر کے پورا آپنا کام
لگے سب یاد کرنے عیش و دولت
دئے یارانکو سلطان زمانہ
اپین فرحت منے تھے فارغ البال

مجلس نہم ۹

مجلس نہم

برس ہمنا ہوئے ہین یتیم تم کن
پڑین تجھ مدعی سے ہر صبح شام
کبھی ہزار رہو شہ سون بھرے نین
برس ہنکو ہوئے ہین تین سارے
اتھا یک سٹھا رسب گلشن ہمارا
رفاقت مین اتھا انکھا رمل کر
اتیا ہمپر کریم کیون تم ہوا ہی
قدم سون دور کیون کرتے ہو سرور
نہ کر محروم ہمکو ذو الکرامت
سنے جب اس سخن کون شاہ صفدر
بھی مکہ اور مدینہ کا زیارت
نبی کا کرم ہی ہمنا کے سر پہ
سنے اسبا نکو سارے عزیزان
لگے رونیکون سارے درد و غم سون
پڑی یاران کے اوپر تب تباہی
بزرگ کے دجواب یاران باصداقت
اول تو کوچ کر سمت یمن کو

سعادت کا ملا تھا ہمکو گلشن
نہین یکروز پائے خواب و آرام
بغیر از حکم تو ہرگز پڑے نہین
جدل کر کروہ سب موذیانکو مارے
نہین کس دن ہوا تھا یہ ادارا
ہمن مین جو گلان بتے تھے کھلک
ہمارا قیم اسمین گم ہوا ہی
ہمین رنجور کیون کرتے ہو سرور
سعادت تجھ قدم سون ہے سعادت
کہے فانی ہی یہ دنیا سراسر
کرو حاصل رہو تم جا سلامت
علی مرتضی خاتون مادر
فراست مین وہ تھے سب باتمیزان
لگے کرنیکون زاری لئی الم سون
لگے رونے ہوا ہین مرغ و ماہی
کہے ای سرور والا شجاعت
جدھر ہم جاوین سب اپنے وطن کو

بزان مولا علی کے تہونے لبند — چلے بغداد کو اپنی کمر بند
جدا ہوکے ہر ایک اپنے مکان پر — چلے شہ یار اور انکے برادر
پہنچے پاس تب شاہ دلاور — رہے تھے تبض کر سب ملک کبد پر
دمشق کا ملک سارا ضبط کر کر — لگے کرنے کو شاہی وہ غضنفر
کیا سب حکم اور احکام جاری — ہوا شرع سے کرنے داری
بٹھائے تخت پر زین العبا کو — لگے تب راج کرنے خوش ادا سوں
لگے کرنے عدالت با شاہی — ہوا پر خوش تھے سب مرغ و ماہی

ارے محمود سنگم مت شاہ کا چھوڑ
سعادت سے قدم سوں اپنا دل جوڑ

زبان کی لا ترازو پر رتن تول — ختم مجلس کو کر صلوٰة کو بول

مجلس دسوین بیان مین زین العابدین رضؓ کے

قلم غواص ہو دریائے غم کا — دہم مجلس منے لا در الم کا
اپنا غنچہ دہن کا واز کر کر — حکایت یہان ستی آغاز کر کر
دیکھو زین العبا کے پاس یکدن — خبر پہنچی کہ آیا پاس دشمن
یزیدی آکے سب یکٹھا رہے پر — پڑا ہے بیحد و معدود لشکر
دیکھو لا کہان پڑے ہین آکے فاجر — اچھینگے وہ کروڑون ملکے یدر

مجلس دہم

شہنشہ بھی کئے جا استراحت
سحر اٹھ کر وہ سب ارکان دولت
جہان مین جابجا چوکی بٹھایا
ہاتو انتہ رات کا دار دبھایا
تم مشرق گیا مغرب مین سر دھر
ہی طالب بعد ازان تشریف لایا
کئے موذیانکے اوپر کھڑکی کین
کئے اب اٹ میرے انکون لوبین
پیہا فرزند ہون شاہ جہاندار
نکالون جھاڑ کر سارونکو یکبار

پھرا دین بعد ازان حجرہ فلک سب
دکھاتینو لگا جگ کا جھلک سب
موذن نے اذان بولا سو للکار
صبح کا وقت آیا تب ہوا دار
سورج نکلا جگ مگ تار سب تین
لگا پھرنے فلک پت جوا ہیکھین
شہنشہ بیت اٹھ غازی دلاور
سکے تب مستعد ہونیکو سر در

خورد سالی ستی ماننا پکا سکھہ
اپنا کچھہ دلکے بھیتر مت فکر کر
کہان قدرت کسے بھی ہے نظر کر
قسم مجھہ کو میرے دادار کا ہے
قسم ہے حیدر کرار کا مجھہ
کرون اونکی طرف مین یک اشارت
کرون معدوم جسکو اور فانی
تیرے دشمن کو کر کر ریزہ بالا
یزیدونکو کرون یکدم سرسے سمار
بہاؤن خونکے سیلان زمین پر
مبارک تجھکو دیوے تخت جم جم
سدا کر بادشاہی معدلت سات
صبا مین کاٹتا ہون جاکے یکدم
یزیدونکو تسنگ مین کرکے تمام
اکھاڑون ملک سو تین انکا بنیاد
مجھے تو بوجھہ مین نسل علی ہون
تصدق ہوکے اپنے خاندان پر

نہین دیکھا مگر ہیبت نج اور دکھہ
یزیدونکا بھی کچھہ اندیشہ منکر
سرو قد پر میرے دیکھے تعجب کر
قسم مجھہ کو دہی ابرار کا ہے
قسم ہے قاتل کفار کا مجھہ
وہ سب موذیانکے ہین یک پلین غارت
کرونگا کاٹ کر سب ہول لاثانی
کہ چھوڑون بھاڑ کر انکا قبالا
اکھاڑونگا جہان سے بیخ اشرار
تراون خنگ کون اس لہو کے بھیتر
مین حاضر ہون تیرے کن کچھہ نکر غم
عدو کی فکر کا دلپر نہ رکھہ بات
یزیدی جو جریدی ہین یاسر اسر
کرانا ہون وہ سب دوزخمین بسرام
یزیدانکو کرونگا جگ سے برباد
شجاعت سے جہان نہین جہبلی ہون
کھڑا ہون ہاتھہ مین لے اپنا سر

مجلس دہم

[illegible]

مجلس دہم

چمکتے تھے سلاح پوشان انور / شہنشاہ فوجین مانند حیدر

یزید و نیز چلے تھے با شجاعت / چلے تھے فوج لیکر با شہامت

گئے جب پہاڑ کے نزدیک یاران / اٹھے جس ٹھار موذی نابکاران

سنے آواز موذی کا نے طبل جب / ہوئے تب مستعد آئے نکل سب

دیکھو تھا بعید موذیون کا لشکر / لکھا لکھ آ کھڑا شہ کے برابر

شہنشاہ کی نظر جہان لگ چلی تھی / یزیدون سے زمین ساری بھری تھی

یکایک تب دیکھے شہ نے نظر کر / کھڑا مروان ہے لشکر کے بھیتر

کمند کون کھولکر ڈالے ہین اسپر / رکھے تب جیسا اسکون جکڑ کر

زبان سے تب کہے یون در فشانی / کہے اسکو کہ اے فرعون ثانی

تجھے چھوڑا تھا مین زندگی مین / رہیگا تا کہ جا تون بندگی مین

دلے یہ خوئے بد تیرا ستمگار / نہ ہووے دور طبیعت سے جفا کار

تو ہی خناس عالم فتنہ انگیز / کہ ہم پر بہت سا لشکر کیا خیز

ایتا رکھنا تجھے اب مصلحت نہین / ضرر ہے بہت تجھسون منفعت نہین

محرف دار مارا اسکے سر پر / ہوا ٹکڑے پڑا گر کر زمین پر

کیا دوزخ مین اسکو زود شاغل / یزید سے جا ہوا مروان واصل

بزان سب دو زخمی نے کرکے ہنکار / اٹھے للکار کر تب شہ غضب بار

بزان وہ قاتل فجار کیوار / اٹھے سب حیدری لغر بکے للکار

مجلس دہم

ترنگ جولان نہایت لہو مین کرکر ‏ نہین ڈر تھا کسی دشمن کا دلیر
کہ یہہ بندے ہیکر ہین یا تمھارے ‏ کھڑک سون آج سبکو مینے مارے
مگر ان کا کہو کرتار تون ہے ‏ ایا خالق انھونکا آج تون ہے
ایا انکا تون ہی پیدا کرنہار ‏ سمجھا نا نہین مجھے ہین انکا جبار
بنٹ بیرحم ہو صیاد مانند ‏ قتل کرتا ہی کیون جلاد مانند
سنا جب یہہ ندا اس نے وردہر گوش ‏ گیا سر سے نکلکر شاہ کے جوش
شہنشاہ نے ترنگا ہنا کھڑا کر ‏ سنے آواز تب حیران ہوکر
نا اشہ نے سنے اسمان سے تب ‏ خداوندا سچے رحمان سون جب
شہنشہ نے سنے آواز یہہ غیب ‏ یقین کر دلستی بولے ہین لاریب
بنٹ حیران ہو دلمین پشیمان ‏ کہے غفار تو ہے پاک سبحان
لگے کرنیکو توبہ جان و دل سات ‏ شدہ لرزندہ دل شاہ کرامات
نزان اس کوہ مین دیکھے نظر کر ‏ دیکھے یک غار شہ نے وہان سراسر
عجب تھا کوہ دیکھو نحس اور شوم ‏ رہے اس کوہ مین جا پاک معصوم
بہت لرزندہ دل ہوکر برابر ‏ کہے اس غار کے نزدیک جاکر
کہے ای غار تو از بہر یزدان ‏ مجھے تو لے اپنین کرکے پنہان
سنا جب شاہ سے اس غار نے قال ‏ ہوا وہ شق زیادہ غار درحال
نزان وہ مہر دین روپوش ہوکر ‏ رہے اس غار مین آرام پاکر

مجلس نہم

علی اکبر تون ہو جلد یون ہشیار
خبر زین العبا کو زو دلیجا
حنیفہ سون تجھے پیارے یہہ کام
امانت کر رکھا ہون میں سلامت
رہیگا یہہ بہت امن و امان سون
علی اکبر سنے یہہ بات دھر گوش
نزان ہشیار ہو وہ شیر صفدر
ہوا اُننے منے یہہ حکم کرتار
برابر غار وُہ ہو گئے زمین سے
زمین سے غار وُہ ہو گئے برابر
کیا وہ بیوفا جگ سون فراری
شہنشاہ ولایت کا ستارا
علی اکبر گئے کہنے ایسرور
نہیں معلوم یہہ چہرہ منور
اجل کے دام میں حکمت کا نخچیر
ہوا عزلت نشین او گنج اسرار
در یکتا دین کا ماہ درخشان

بجا اندر یہاں تے ہو خبردار
ہو واپس اب یہاں تے جلد زرجا
رہیگا وہ حضور میں صبح و شام
خوشی سے دل لیا ہے استراحت
ملاؤنگا اسے مہدی زمان سون
گئے تب بیخودی کے جام کو نوش
لگے تب دیکھنے اس غار بھیتر
ہوئے ملکہ نزان وُہ غار بیوار
حکم سے اس خداوند عالمین کے
علی اکبر کہے اللہ اکبر
گیا وہ غار میں جا کر قراری
جہان کو چھوڑ جا پکڑا کنارا
انا ہا رہمین رہے کیون آپ جا کر
ہمنکا ون کیون ہووےگا یہہ بیر
قضا سون یہہ چلا تھا کلک تقدیر
پکڑ گوشہ جہان تے ہو کے بیزار
ہوا کیون غار میں جا کر وہ پنہاں

سنے جب ماجرا شاہ جہان کا | درونا تب پھٹا سب خاندان کا
چلے زین العبا کے دلپہ امواج | لگا تب غم کا آنے دلپہ افواج
غضب کا آسمان ٹوٹکر پڑا تھا | پلٹ بٹیا ہمارے جو نین کون بجھ
لگے رونیکو سب مجلس کے حضار | گنوا کر دوست بیٹھے تھے سبھی کار
انھا سب خاندان کا حال بیمار | وہ سب آہ و فغان کرتا تھا بکارا
قبیلے کون ہوا تھا درد کاری | ٹرسے کرتے انھے سب آہ و زاری
کلیجے جل ہوئے تھے مثل اخگر | چلے تھے نین سون نہران انہر اسر
لگے رو رو شہنشاہ کو بلانے | گئے تھے نغمنان سبکو کھلانے
بہت تھا خانہ مین درد اور غم | انتھا سار دنیکے اوپر شہ کا ماتم
ہوا مین مرغ اور ماہی تھے گریان | فرشتونکے جگر تھے غم سون بریان
علی اکبر دیکھو دانائے عاقل | کئے تب صبر سون دل انکا مائل
بزان سب کو وصیت صبر کا کر | رہے تھے شاد ہو خلقی قضا پر
ولے اس درد مین تھے بیدل | نہیں آرام تھا کچھ دلکو یکتل
سدا روتے نین نینون سے تر تھی | انجھون سون شاخ نرگس بھی ہری تھی
نہیں کچھ چین دلکو نین تھا آرام | غرض روتے انھے وہ صبح اور شام
دیکھو زین العبا کو اور علی کو | وصیت صبر سون کر ھیلی کو
غرض تاثیر ہونے انکے دلپر | انھے مادام نینان اشک سون تر

مجلس دہم

جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلے الله علیه وآله واصحابه وسلم کے روضهٔ منوره سے مشرف ہوئے

کہی ای قبلۂ عالم پیمبر — شفیع المذنبین ساقی کوثر
حنیفہ نے زیارت کرکے آخر — مرخص ہو گئے یہان سے مسافر
کئے اتمام سارا مقصد دل — رہے جا غار مین حق ساتھ واصل
بچھڑ محبون گیا ہیرا برادر — جہان مین مین رہا تنہا پیمبر
لگے رور و حنیفہ شہ کو بلانے — محمد مصطفےٰ کو سب سنانے
بران زین العبا کو دے خلافت — کئے تفویض سارو نکی امامت
کئے تب بند وبست وہ شاہ عاقل — ہوا تب گھر طرف دل شہ کا مایل
وداع ہو کر چلے سب خاندان سون — چلے اکبر علی رو تے مکان کون
غرض کر کر چلے تھے قطع منزل — ہوئے تب شہر انبار مین داخل
حنیفہ شہ کی جگہہ ہو آپ قایم — ولے جھڑتے تھے نینان غم سون دایم
لگے کرنیکو شاہی کرو فر سون — سٹے دام عدالت باہنر سون
وہ سب عالم کو تب تسخیر کر کر — اطاعت سے رکھے نخچیر کر کر
سبھی بیعت مین آئے خاص اور عام — سخن سے شاہ کے ہو گئے وہ سب کام

مجلس دہم

الحمد لله والمنة جنگ نامہ محمد حنیفہ تصنیف کیا ہوا محمود کا [illegible] وقت مین کیا ہے [illegible] جناب فیض مآب قاضی [illegible] عبد الکریم ابن [illegible] مرحوم و مغفور قاضی نور محمد صاحب [illegible] کے اصلاح و تصحیح تام [illegible] مطبع کریمی واقع بمبئی مین تاریخ ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین زیب طبع سے مزین ہو کر مطبوع خلایق کی

کتبہ خادم [illegible] عبد [illegible] ابن [illegible] الدین عفی الله عنہ

...ہ بمبئی موجودہ بدوکان مہتمم نسخۂ ہذا حسب تفصیل

...لاالایمان در نعت رسول
آخر الزمان
رحمۃ للعالمین مولود شریف
خمسۂ قدسی در نعت
مجموعہ حمدیات و مناجات
دیوان لطف در نعت
قصاید نعتیہ و عشق مصطفیٰ
اعجاز غوثیہ در کرامات پیر دستگیر
تذکیر العارفین در احوال
سید الکاملین
محفل ستر ہویں جناب غوث
الاعظم رح
زین المجالس یعنی گیارہ مجالس
در مناقب غوث الاعظم
شہادت نامہ سیدنا علی رض
و خاتون جنت رض
گلزار احمدی در نعت و
قصاید نعتیہ و مرثیہ الوداع
ماہ رمضان وغیرہ
سودائے آنحضرت معہ
توشۂ عاقبت و قصاید
نعتیہ و مخمس و الوداع
رمضان وغیرہ
دیوان اشرف الاشعار
در نعت

باقیات الصالحات فی مولود
اشرف المخلوقات
مصباح المجالس در معجزات
آنحضرت صلعم
ہشت بہشت یعنے ۱۲ مجالس
معہ ۹ رسالہ دیپک ہرن
آرام دل و راحت جان وغیرہ
مجموعہ مولود دایہ حلیمہ
مجموعہ بیت و یک رسالہ
معجزہ شق القمر
مجموعہ ہرنی دائی حلیمہ وغیرہ
نسیم جنت معہ خیابان فردوس
گلشن فردوس یعنے مجموعہ
چہار مولود مع بہار جنت
و بوستان مع گلستان
بیخزان در وصف سنت رسالہ وغیرہ
مولود غلام امام شہید
توصیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیوان سنی در نعت
کشتی نامہ رسول اکرم و
ابو جہل
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ و وفات نامہ وغیرہ
جامع المعجزات مسمی بہ کلام المبین
شادی نامہ خاتون جنت
شادی نامہ حضرت خدیجۃ
الکبری رض

اعجاز احمد منظوم یعنی دوازدہ
مجالس بیان آنحضرت از
روز ولادت تا وفات
مجموعہ سی رسالہ کرشمہ
سوداگر عجم
مولی نامہ حلیہ شریف معجزہ
و خواب وغیرہ
دیوان قابل در نعت
مجموعہ نجم الضیا در نعت
مظاہر الاعجاز و احوال
فرزندان جابر رض
اسرار احمدی در ہجرت
و وفات و جنگ وغیرہ
گلشن قدس یعنی قصاید نعتیہ
روضۃ القادری
گلدستہ تجلیات سراپائے
رسول اکرم
گلزار قادری و قصیدہ
در مناقب غوث الاعظم و
چند آئین
آداب خلفائی راشدین
حافظ الاسلام در مولود و
معجزات بنظم و نثر
گلشن حافظ قصاید
گلستان نعت و بوستان
نعت معہ قصاید و
معجزات
مجموعہ مناقب

روضۂ روحانی
قصاید شرف الانام فی
ثنای محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ریاض حافظ
عروس المجالس
معجزہ ہرنی
مخزن حافظ
مولود احمدیہ

کتب تصوف و حکایات
اردو مطبوعہ بمبئی

مجموعہ رموز العارفین
باغ ارم ترجمہ مثنوی مع لامار دم
حکایات الصالحین
ریاض العارفین
پنچھی نامہ منطق الطیر
گنج خوبی ترجمہ اخلاق المحسنے
گلزار ابراہیم مجلد
مثنوی صراط المستقیم
سراج الفقر یعنے رسالہ
چار پیر چودہ خانوادہ
تذکرۃ الاولیا بزبان ہندی
زہر طبع
مقاصد الصالحین